سنن و فرائض کی طرح علم نحو کو بھی سیکھو (عمر بن الخطاب رض)

نحو میر اردو

مع تمرین و تعلیق

مؤلف

مفتی محمد جاوید قاسمی سہارنپوری

سابق معین المدرسین دار العلوم دیوبند

واستاذ حدیث جامعہ بدر العلوم گڑھی دولت

ناشر

مکتبہ دار الفکر دیوبند

سنن وفرائض کی طرح علم نحو کو بھی سیکھو (عمر بن الخطابؓ)

تصحیح واضافہ شدہ جدید اڈیشن

نحو میر اردو

مع تمرین وتعلیق

مؤلف

مفتی محمد جاوید قاسمی سہارنپوری

سابق معین المدرسین دارالعلوم دیوبند

واستاذ حدیث جامعہ بدرالعلوم گڑھی دولت

ناشر

مکتبہ دارالفکر دیوبند

موبائل: 09012740658

تفصیلات

نام کتاب	:	نحو میر اردو مع تمرین و تعلیق
مؤلف	:	مفتی محمد جاوید قاسمی سہارنپوری
		09012740658
طبع اول	:	۱۴۳۴ھ = مطابق ۲۰۱۳ء
طبع سوم بعد تصحیح و اضافات	:	محرم ۱۴۳۸ھ = مطابق ۲۰۱۶ء
تعداد	:	گیارہ سو
قیمت	:	40 روپیہ
ناشر	:	مکتبہ دار الفکر دیوبند

خصوصیات

(۱) عام فہم اردو زبان میں ''نحو میر'' کی ترجمانی

(۲) غیر معرف اصطلاحات کی سہل اور جامع تعریفات

(۳) حسب ضرورت جابجا تشریحی اضافے

(۴) قواعد کو سمجھانے کے لئے ہر سبق کے بعد آسان تمرینات

(۵) ''اسماء اعداد'' کی بحث کا اضافہ

(۶) اجراء کے اہم و نفع بخش طریقے

(۷) ترکیب نحوی کے ضروری اصول و قواعد

فہرست مضامین

حروف غیر عاملہ کا بیان

مستثنیٰ کا بیان

اسمائے اعداد کا بیان

تقریظ

حضرت اقدس الحاج مولانا محمد ایوب صاحب دامت برکاتہم

ناظم مدرسہ ثانویہ دارالعلوم دیوبند

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم . أمابعد !

فارسی زبان چوں کہ اہل مدارس نے نصاب سے یا تو مکمل طور پر نکال دی، یا برائے نام پڑھا رہے ہیں؛ جس کی وجہ سے ''نحومیر'' جیسی کتاب کا ترجمہ بھی طلبہ پر دشوار ہورہا ہے۔

جناب مولانا محمد جاوید صاحب قاسمی سابق معین المدرسین دارالعلوم دیوبند نے ''نحومیر اردو مع تمرین وتعلیق'' کے نام سے ''نحومیر'' کی سلیس اردو زبان میں ترجمانی فرمائی ہے۔ احقر نے کتاب کے اکثر حصے کا مطالعہ کیا ہے، فارسی سے ناواقف طلبہ کے لئے ان شاء اللہ مفید ثابت ہوگی۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی محنت کو قبول فرمائے اور کتاب کا نفع عام فرمائے۔ (آمین)

محمد ایوب

استاذ دارالعلوم دیوبند

۲۳ / رجب ۱۴۳۴ھ

تصدیق

نمونۂ اسلاف حضرت الحاج مولانا محمد کامل صاحب نور اللہ مرقدہ

سابق مہتمم جامعہ بدر العلوم گڑھی دولت، ضلع شاملی (یو۔ پی)

ہمارے ''درسِ نظامی'' میں سب سے پہلے علم نحو کی جو کتاب پڑھائی جاتی ہے وہ ''نحو میر'' ہے جو فارسی زبان میں ہے، زمانۂ ماضی میں جب طالب علم اس کتاب کو پڑھنا شروع کرتا تو اس وقت اس کو فارسی زبان سے کافی حد تک واقفیت ہوتی تھی، اس لئے طالب علم کو کتاب کے ترجمے اور اس کے مطلب کو سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی تھی؛ مگر اب فارسی سکھانے کا پہلے جیسا اہتمام نہیں رہا؛ بلکہ بیش تر مدارس میں فارسی پر توجہ ختم کردی گئی، جس کی بناء پر اب طلبہ کے لئے نحو میر کا ترجمہ کرنا اور اس کو سمجھنا انتہائی دشوار ہوگیا، اس لئے شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ نحو میر پر بھی ''علم الصیغہ اردو'' کے طرز پر تجربات کی روشنی میں، کچھ مفید اضافوں کے ساتھ کام کیا جائے، تاکہ یہ ابتدائی طلبہ کی استعداد سازی میں معین ومددگار ثابت ہو۔

زیر نظر کتاب ''نحو میر اردو مع تمرین وتعلیق'' اس سلسلے کی ایک مفید کڑی ہے، جو جناب مفتی محمد جاوید صاحب قاسمی کی قابل تحسین کاوش ہے، موصوف دار العلوم دیوبند کے ایک جید الاستعداد فاضل ہونے کے علاوہ، دار العلوم کے ''شعبۂ تدریب المعلمین'' سے وابستہ ہوکر دار العلوم میں تدریسی خدمات بھی انجام دے چکے ہیں، اور اب جامعہ بدر العلوم گڑھی دولت میں بحسن وخوبی تدریسی خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں، ماشاء اللہ موصوف دیگر علوم کے ساتھ علم نحو میں بھی خصوصی ذوق اور مہارت رکھتے ہیں، اس سے پہلے بھی ''درسِ ہدایۃ النحو'' کے نام سے ''ہدایۃ النحو'' کی شرح تحریر فرما چکے ہیں، جو علمی حلقوں میں کافی مقبول ہورہی ہے۔ موصوف نے اپنے تجربات کی روشنی میں ''نحو میر'' پر جو کام کیا ہے وہ لائق تحسین ہے، اور ایک اشد ضرورت کی تکمیل کے لئے کامیاب کوشش ہے، بندہ نے کتاب کے چیدہ چیدہ مقامات کا مطالعہ کیا، واقعی ایک عمدہ اور گراں قدر علمی محنت ہے۔

اگر اس ''اردو نحو میر'' کو فارسی نحو میر کی جگہ درس نظامی میں شامل کرلیا جائے تو انشاء اللہ مفید ثمرات مرتب ہوں گے اور امید ہے کہ یہ کتاب متعلمین ومعلمین دونوں کے لئے نفع بخش ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس علمی کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور علمی طبقوں میں مقبول بنائے۔ (آمین)

محمد کامل غفرلہ

۱۲/ جمادی الثانیہ ۱۴۳۴ھ

پیش لفظ

''نحو میر'' علم نحو کا ایک مختصر مگر نہایت مفید رسالہ ہے، جو حسنِ ترتیب اور اپنے مصنف کے کمالِ خلوص کی وجہ سے عرصۂ دراز سے مقبولِ خاص وعام اور ہمارے مدارسِ اسلامیہ کے نصابِ تعلیم کا اہم حصہ بنا ہوا ہے۔

مگر اس میں دو رائے نہیں کہ علمی تنزلی اور قحطِ رجال کے اس دور میں، جب کہ فارسی زبان کا ٹمٹماتا ہوا چراغ کسی ہوا کے جھونکے کا منتظر ہے، عموماً ''نحو میر'' پڑھنے پڑھانے والوں کو دو قسم کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے:

اول یہ کہ: ہندو پاک میں اب فارسی زبان کی جگہ دوسری زبانوں نے لے لی ہے، جس کی وجہ سے اب طلبہ کو دوہری محنت کرنی پڑتی ہے، پہلے وہ فارسی سے اردو ترجمہ یاد کرتے ہیں، پھر اس کو زبانی رٹتے ہیں، اور اس کے باوجود بھی وہ ''نحو میر'' کو کما حقہ سمجھ نہیں پاتے۔

دوم یہ کہ: ''نحو میر'' میں بڑی مقدار ایسی اصطلاحات کی ہے جن کی صاحبِ نحو میر نے تعریف نہیں لکھی، ان کی تعریفات لکھوا کر یاد کرائی جاتی ہیں، اس طرح جو وقت مشق وتمرین میں لگنا چاہئے تھا اُس کا بیش تر حصہ لکھوانے میں صرف ہو جاتا ہے۔

اس لئے کافی دنوں سے خود بندہ بھی اور دیگر احباب بھی شدت سے یہ ضرورت محسوس کر رہے تھے کہ ''نحو میر'' کی سلیس اردو زبان میں ترجمانی کے ساتھ، جن اصطلاحات کی صاحب نحو میر نے تعریف نہیں لکھی ان کی آسان اور جامع تعریف لکھ دی جائے، تا کہ ''نحو میر'' کے پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔

زیرِ نظر کتاب میں اسی ضرورت کی تکمیل کی کوشش کی گئی ہے، بندہ اس میں کہاں تک کامیاب ہوسکا ہے، اس کا فیصلہ قارئین کی دیدہ وری کرے گی۔ دعا ہے کہ پروردگارِ عالم اس حقیر کاوش کو قبولیت عامہ عطا فرمائے اور بندہ کے لئے سعادتِ دنیوی واخروی کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

محمد جاوید قاسمی سہارن پوری
۴؍ جمادی الثانیہ ۱۴۳۴ھ بروز منگل

ہدایات برائے معلمین

۱-سبق یاد کرانے سے قبل طلبہ سے ایک مرتبہ سبق پڑھوا کر سن لیا جائے، تاکہ طلبہ الفاظ کے تلفظ میں غلطی کرنے سے محفوظ رہیں۔

۲-کوشش یہ رہے کہ سبق رات ہی کو سن لیا جائے، سبق میں غلطی تو درکنار، اٹک کو بھی روا نہ رکھا جائے۔

۳- گھنٹے کے وقت کو چار حصوں میں تقسیم کرلیا جائے، پہلے حصے میں باقی ماندہ طلبہ کا سبق سنا جائے، دوسرے حصے میں جو سبق سنا ہے اس کو آسان اور مختصر انداز میں سمجھا کر اس کی تمرین کرائی جائے، تیسرے حصے میں آموختہ سن کر اجراء کرایا جائے اور چوتھے حصے میں آگے سبق پڑھایا جائے۔

۴-سبق اسی وقت سمجھایا جائے جب کہ تمام طلبہ سبق اچھی طرح یاد کر کے سنا دیں۔ سبق سنانے سے پہلے سمجھانے کی صورت میں طلبہ سبق کو اچھی طرح سمجھ نہیں پاتے۔

۵-سبق کو سمجھانے میں طول بیانی اختیار کرنے کے بجائے، اختصار کا پہلو اپناتے ہوئے زیادہ سے زیادہ زور مشق وتمرین پر صرف کیا جائے، اسباق کے بعد جو تمرین دی گئی ہے اس کو مکمل طور پر حل کرانے کے ساتھ، اسی طرز کے اردو جملے لکھوا کر طلبہ کو ان کی عربی بنا کر لانے کا مکلّف کیا جائے، تاکہ یہیں سے طلبہ میں انشاء کا ذوق بھی پیدا ہو جائے۔

۶- ہر سبق کے بعد جو تمرین دی گئی ہے، پہلے اُس کا ترجمہ کرایا جائے، پھر ترکیب کرائی جائے، اس کے بعد متعلقہ سبق میں جو اصطلاحات اور قواعد آئے ہیں اُن کی مکمل شناخت کرائی جائے۔ مشکل تراکیب کے لئے ''درسِ ہدایۃ النحو'' کی مراجعت کرلی جائے۔

۷- آموختہ کی مقدار کم ہونے کی صورت میں ہر روز پورا آموختہ سنا جائے، اور جب مقدار زیادہ ہو جائے تو حسب موقع اس کو دو یا زیادہ حصوں میں تقسیم کر کے سنا جائے، کوشش یہ رہے کہ ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ پورا آموختہ ضرور نکل جائے۔

۸-آموختہ سننے کے بعد اس انداز سے اجراء کرایا جائے کہ طالبِ علم نہ صرف پڑھی ہوئی ایک ایک اصطلاح کی شناخت کرے، بلکہ متعلقہ مثال پر ہر اصطلاح کی تعریف فٹ کر کے اس کی وجہ شناخت بھی بیان کرے۔

۹- اجراء وتمرین کے لئے ایک اچھے طالب علم کے ساتھ دو تین متوسط اور کمزور طلبہ کو جوڑ کر مختلف جماعتیں بنادی جائیں، اور ان کو اس کا مکلّف بنایا جائے کہ وہ سب مل کر اجراء وتمرین کریں اور جو اچھے طلبہ

ہیں وہ اجراء وتمرین میں اپنے کمزور ساتھیوں کا تعاون کریں۔

۱۰- ذیل میں نمونے کے طور پر اجراء کے دو طریقے لکھے جاتے ہیں:

پہلا طریقہ:

جو طلبہ ذہین ہوں، اُن سے اس طرح اجراء کرایا جائے:

يَدْخُلُ أَطِبَّاءُ بَارِعُوْنَ فِي الْعِيَادَةِ الطِّبِّيَّةِ : (ماہر ڈاکٹر کلینک میں داخل ہو رہے ہیں)

ترکیب: **يَدْخُلُ** فعل، **أَطِبَّاءُ** موصوف، **بَارِعُوْنَ** شبہ فعل، **هُمْ** ضمیر مستتر فاعل، **بَارِعُوْن** شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت سے مل کر مرکب توصیفی ہو کر فاعل، **فِـي** حرف جر، **الْعِيَادَة** موصوف، **الطِّبِّيَّة** صفت، موصوف صفت سے مل کر مرکب توصیفی ہو کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جملہ کا اجراء:

يَـدْخُلُ أَطِبَّاءُ بَارِعُوْنَ : لفظ کی دونوں قسموں: موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لئے کہ یہ معنی دار ہے۔ لفظ موضوع کی دونوں قسموں: مفرد اور مرکب میں سے مرکب ہے؛ اس لئے کہ دو کلموں سے زیادہ سے مل کر بنا ہے۔ مرکب کی دونوں قسموں: مرکب مفید اور مرکب غیر مفید میں سے مرکب مفید ہے؛ اس لئے کہ جب کہنے والا اِسے کہہ کر خاموش ہوتا ہے تو سننے والے کو ایک خبر معلوم ہوتی ہے۔ مرکب مفید کا دوسرا نام جملہ ہے، جملے کی دونوں قسموں: جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ میں سے جملہ خبریہ ہے؛ اس لئے کہ اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکتا ہے۔ جملہ خبریہ کی دونوں قسموں: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ میں سے جملہ فعلیہ ہے؛ اس لئے کہ اس کا پہلا جز فعل ہے۔ اس میں **يَـدْخُلُ** مسند ہے؛ اس لئے کہ اس کی اسناد **أَطِبَّاء** کی طرف کی گئی ہے۔ اور **أَطِبَّاء** مسند الیہ ہے؛ اس لئے کہ اس کی طرف **يدخلُ** فعل کی اسناد کی گئی ہے۔

فعل کا اجراء:

يَـدْخُلُ: لفظ کی دونوں قسموں: موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لئے کہ یہ معنی دار ہے۔ لفظ موضوع کی دونوں قسموں: مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے؛ اس لئے کہ یہ اکیلا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔ مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے، کلمہ کی تینوں قسموں: اسم، فعل اور حرف میں سے فعل ہے؛ اس لئے کہ اس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو رہے ہیں اور تینوں زمانوں (ماضی، حال اور مستقبل) میں سے زمانۂ حال اس میں پایا جا رہا ہے۔

علاماتِ فعل: "**قَدْ** کا شروع میں ہونا، سین کا شروع میں ہونا، **سَوْفَ** کا شروع میں ہونا، حرف جازم کا شروع

میں ہونا، ضمیر مرفوع متصل بارز کا آخر میں ہونا، تائے تانیث ساکنہ کا آخر میں ہونا، امر ہونا اور نہی ہونا'' میں سے اس میں کوئی علامت نہیں پائی جارہی ہے؛ لیکن یہاں فعل کی تمام علامتیں بیان نہیں کی گئیں، فعل کی اور بھی علامتیں ہیں، مثلاً: ماضی اور مضارع کی گردان کا آنا اور ایسا مسند ہونا جو مسند الیہ نہ بن سکے، وہ اس میں پائی جارہی ہیں۔

کلماتِ عرب کی دونوں قسموں: معرب اور مبنی میں سے معرب ہے؛ اس لئے کہ اس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدل جاتا ہے، اور یہ فعل مضارع نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہے۔

وجوہ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چاروں قسموں...... میں سے فعل مضارع صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع ہے؛ اس لئے کہ اس کے آخر میں حرف علت نہیں ہے اور یہ تثنیہ، جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہے، اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ کے ساتھ، حالت نصبی میں فتحہ کے ساتھ اور حالت جزمی میں سکون کے ساتھ ہوتا ہے، یہاں یہ حالت رفعی میں ہے؛ اس لئے کہ یہ عامل ناصب اور جازم سے خالی ہے۔

عامل اور معمول میں سے عامل بھی ہے اور معمول بھی؛ معمول تو اس لئے کہ فعل مضارع کا عامل ناصب و جازم سے خالی ہونا: عامل معنوی اس میں عمل کررہا ہے۔ اور عامل اس لئے کہ اس کی وجہ سے أَطِبَّـاءُ معرب پر رفع آیا ہے۔ عامل کی دونوں قسموں: عامل لفظی اور عامل معنوی میں سے عامل لفظی ہے؛ اس لئے کہ یہ لفظاً کلام میں موجود ہے۔ عامل لفظی کی تینوں قسموں: حروف عاملہ، افعال اور اسمائے عاملہ میں سے فعل ہے، فعل کی دونوں قسموں: فعل ناقص اور فعل تام میں سے فعل تام ہے؛ اس لئے کہ یہ صرف فاعل پر پورا ہو جاتا ہے، یعنی فاعل کی صفت بیان کرنے کا محتاج نہیں۔ پھر فعل کی دونوں قسموں: فعل لازم اور فعل متعدی میں سے فعل متعدی ہے؛ اس لئے کہ یہ صرف فاعل پر پورا نہیں ہوتا؛ بلکہ اسے مفعول بہ کی ضرورت ہے۔ فعل متعدی کی چاروں قسموں میں سے متعدی بیک مفعول ہے؛ اس لئے کہ اسے صرف ایک مفعول بہ کی ضرورت ہے، یہ اپنے فاعل کو رفع اور آٹھ اسموں: مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے، یہاں اس نے اپنے فاعل کو رفع دیا ہے۔

اسم کا اجراء:

بَارِعُوْنَ: لفظ کی دونوں قسموں: موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لئے کہ یہ معنی دار ہے۔ لفظ موضوع کی دونوں قسموں: مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے؛ اس لئے کہ یہ اکیلا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔ مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے، کلمہ کی تینوں قسموں: اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے؛ اس لئے کہ اس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہورہے ہیں اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جارہا ہے۔

علاماتِ اسم: ''الف لام یا حرف جر کا شروع میں ہونا، تنوین کا آخر میں ہونا، مسند الیہ ہونا، مضاف ہونا، مصغر ہونا، منسوب ہونا، تثنیہ ہونا، جمع ہونا، موصوف ہونا، تائے تانیث متحرکہ کا آخر میں ہونا'' میں سے اس میں جمع ہونا پایا جا رہا ہے۔

کلمات عرب کی دونوں قسموں: معرب اور مبنی میں سے معرب ہے؛ اس لئے کہ اس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدل جاتا ہے۔ اسم کی دونوں قسموں: اسم متمکن اور اسم غیر متمکن میں سے اسم متمکن ہے؛ اس لئے کہ یہ اپنے علاوہ کے ساتھ مرکب ہے اس طور پر کہ یہاں ''یدخلُ'' فعل عامل موجود ہے اور یہ مبنی الاصل سے مشابہت نہیں رکھتا۔

عموم وخصوص کے اعتبار سے اسم کی دونوں قسموں: معرفہ اور نکرہ میں سے نکرہ ہے؛ اس لئے کہ یہ غیر متعین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ جنس کے اعتبار سے اسم کی دونوں قسموں: مذکر اور مؤنث میں سے مذکر ہے اس لئے کہ اس میں کوئی علامتِ تانیث نہیں ہے۔

تعدد کے اعتبار سے اسم کی تینوں قسموں: واحد، تثنیہ اور جمع میں سے جمع ہے؛ اس لئے کہ یہ دو سے زیادہ پر دلالت کرتا ہے اور اس کے واحد میں لفظی تبدیلی کی گئی ہے۔ لفظ کے اعتبار سے جمع کی دونوں قسموں: جمع تکسیر اور جمع تصحیح میں سے جمع تصحیح ہے؛ اس لئے کہ اس میں واحد کا وزن سلامت ہے یعنی اس کے واحد کے حروف کی ترتیب اور حرکات وسکنات میں کوئی لفظی یا تقدیری تغیر نہیں ہوا ہے۔ جمع تصحیح کا دوسرا نام جمع سالم ہے، جمع سالم کی دونوں قسموں: جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم میں سے جمع مذکر سالم ہے؛ اس لئے کہ اس کے واحد کے آخر میں واوَ ماقبل مضموم اور نونِ مکسور زیادہ کیا گیا ہے۔ معنی کے اعتبار سے جمع کی دونوں قسموں: جمع قلت اور جمع کثرت میں سے جمع قلت ہے؛ اس لئے کہ یہ دس یا دس سے کم پر بولی جاتی ہے۔ جمع قلت کے چھ اوزان: أَفْعُلٌ، أَفْعَالٌ، أَفْعِلَةٌ، فِعْلَةٌ اور دو جمع سالم بغیر الف لام میں سے جمع مذکر سالم بغیر الف لام کے ہے۔

وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ قسموں...... میں سے جمع مذکر سالم ہے؛ اس لئے کہ یہ دو سے زیادہ سے پر دلالت کرتا ہے اور اس کے واحد کے آخر میں واوَ ماقبل مضموم اور نونِ مکسور زیادہ کیا گیا ہے۔ اس کا اعراب حالت رفعی میں واوَ ماقبل مضموم کے ساتھ اور حالت نصبی اور حالت جری میں یائے ماقبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہاں یہ حالت رفعی میں ہے؛ اس لئے کہ یہ اپنے سے پہلے لفظ ''أَطِبّاءُ'' مرفوع سے تابع واقع ہے؛ تابع اس لئے کہ یہ اپنے سے پہلے لفظ کے ایک ہی وجہ سے اعراب میں موافق ہے۔ تابع کی پانچوں قسموں: صفت، تاکید، بدل، عطف بحرف اور عطف بیان میں سے صفت ہے؛ اس لئے کہ یہ ایسے معنی پر دلالت کرتا ہے جو اس کے متبوع یعنی موصوف میں پائے جا رہے ہیں۔ یہ اپنے متبوع کے ساتھ دس چیزوں: تعریف وتنکیر، تذکیر وتانیث، افراد،

تثنیہ، جمع، رفع، نصب اور جر میں سے بیک وقت چار چیزوں: یعنی تنکیر، تذکیر، جمع اور رفع میں موافق ہے۔
عامل اور معمول میں سے یہ عامل بھی ہے اور معمول بھی، معمول تو اس لئے کہ یَدْخُلُ فعل اس میں عمل کر رہا ہے، اور عامل اس لئے کہ یہ اپنے مابعد میں عمل کر رہا ہے، عامل کی دونوں قسموں: عامل لفظی اور عامل معنوی میں سے عامل لفظی ہے؛ اس لئے کہ یہ کلام میں لفظاً موجود ہے، عامل لفظی کی تینوں قسموں: حروف عاملہ، افعال اور اسمائے عاملہ میں سے اسمائے عاملہ میں سے ہے، اسمائے عاملہ کی گیارہ قسموں: اسمائے شرطیہ بمعنی إِنْ، اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی، اسمائے افعال بمعنی امر حاضر، اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، مصدر، اسم مضاف، اسم تام اور اسمائے کنایہ از عدد میں سے اسم فاعل ہے؛ اس لئے کہ یہ مصدر معروف سے نکلا ہے اور ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھ معنیٔ مصدری بطور حدوث یعنی تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانے میں قائم ہیں، یہ (چوں کہ لازم ہے، اس لئے) اپنے فاعل کو رفع، اور سات اسموں: مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، حال، تمیز اور مستثنٰی کو نصب دیتا ہے، بشرطیکہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو، اور اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، ہمزۂ استفہام اور حرف نفی میں سے کوئی ایک ہو جس پر یہ اعتماد کئے ہوئے ہو، یہاں اس نے اپنے فاعل ضمیر مستتر کو رفع دیا ہے؛ کیوں کہ یہاں اس کے عمل کرنے کی دونوں شرطیں پائی جا رہی ہیں، یہ حال کے معنی میں ہے اور اس سے پہلے أَطِبَّاء موصوف ہے جس پر یہ اعتماد کئے ہوئے ہے۔

حرف کا اجراء:

فِــــیْ : لفظ کی دونوں قسموں: موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لئے کہ یہ معنی دار ہے۔ لفظ موضوع کی دونوں قسموں: مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے؛ اس لئے کہ یہ اکیلا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔ مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے، کلمہ کی تینوں قسموں: اسم، فعل اور حرف میں سے حرف ہے؛ اس لئے کہ اس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم نہیں ہو رہے ہیں۔
علامت حرف: "اسم اور فعل کی علامتوں میں سے کسی علامت کا نہ ہونا" اس میں پائی جا رہی ہے۔
کلمات عرب کی دونوں قسموں: معرب اور مبنی میں سے مبنی ہے؛ اس لئے کہ یہ حرف مبنی الاصل ہے۔
عامل اور معمول میں سے عامل ہے؛ اس لئے کہ اس کی وجہ سے معرب پر جر آیا ہے۔ عامل کی دونوں قسموں: عامل لفظی اور عامل معنوی میں سے عامل لفظی ہے؛ اس لئے کہ یہ کلام میں لفظاً موجود ہے۔ عامل لفظی کی تینوں قسموں: حروف عاملہ، افعال اور اسمائے عاملہ میں سے حروف عاملہ میں سے ہے۔ حروف عاملہ کی دونوں قسموں: حروف عاملہ در اسم اور حروف عاملہ در فعل میں سے حروف عاملہ در اسم میں سے ہے؛ اس لئے کہ یہ اسم میں عمل کرتا ہے۔ حروف عاملہ در اسم کی پانچوں قسموں: حروف جر، حروف مشبہ بالفعل، ما و لا مشابہ بلیس، لائے نفی جنس اور حروف

نداء میں سے حرف جر ہے؛ اس لئے کہ یہ یہاں فعل کا اپنے مابعد اسم کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لئے لایا گیا ہے، یہ اسم پر داخل ہو کر اس کو جر دیتا ہے، یہاں اس نے **الْعِيَادَةِ الطِّبِّيَّة** پر داخل ہو کر اس کو جر دیا ہے۔

دوسرا طریقہ:

جو طلبہ متوسط یا کمزور ذہن کے ہوں، ان پر مذکورہ بالا طریقۂ اجراء کا بوجھ نہ ڈالا جائے؛ بلکہ ان سے اس انداز سے اجراء کرایا جائے کہ استاذ سوال کرے اور طلبہ جواب دیں؛ مثلاً:

س: أَطِبَّاءُ بَارِعُونَ لفظ کی کونسی قسم ہے؟

ج: موضوع ہے۔

س: آپ نے کیسے پہچان لیا کہ یہ موضوع ہے؟

ج: اس لئے کہ یہ معنی دار ہے، اس کے معنی ہیں: 'بہت سے ماہر ڈاکٹر'۔

س: یہ لفظ موضوع کی کونسی قسم ہے؟

ج: مرکب ہے۔

س: کیسے پہچان لیا کہ یہ مرکب ہے؟

ج: اس لئے کہ یہ دو کلموں سے مل کر بنا ہے۔

س: مرکب کی کونسی قسم ہے؟

ج: مرکب غیر مفید ہے۔

س: کیسے پہچان لیا کہ یہ مرکب غیر مفید ہے؟

ج: اس لئے کہ جب کہنے والا اسے کہہ کر خاموش ہوتا ہے، تو سننے والے کو اس سے کوئی خبر یا طلب معلوم نہیں ہوتی۔

س: مرکب غیر مفید کی کونسی قسم ہے؟

ج: مرکب توصیفی ہے۔

س: کیسے پہچان لیا کہ یہ مرکب توصیفی ہے؟

ج: اس لئے کہ یہ ایسے دو اسموں سے مل کر بنا ہے جن میں سے دوسرا اسم پہلے اسم کی حالت بیان کر رہا ہے۔ اس میں أَطِبَّاءُ موصوف ہے؛ اس لئے کہ اس کی حالت بیان کی جا رہی ہے۔ اور بَارِعُونَ صفت ہے؛ اس لئے کہ یہ اپنے سے پہلے اسم کی حالت بیان کر رہا ہے۔

اسی انداز سے مرکب مفید (جملہ)، اسم، فعل اور حرف وغیرہ کا اجراء کرایا جائے۔

صاحب نحومیر کے مختصر حالات

آپ کا نام علی بن محمد، کنیت ابوالحسن، لقب زین الدین ہے، میر سید شریف جرجانی سے مشہور ہیں۔۲۲/شعبان ۷۴۰ھ کوشہر جرجان میں پیدا ہوئے۔

آپ کم عمری ہی میں علوم ادبیہ کی تکمیل کرنے کے ساتھ،نحو میں متعدد کتابیں بھی لکھ چکے تھے، وافیہ شرح کافیہ بچپن ہی میں لکھی۔علم عقائد ومنطق قطب الدین رازی کے شاگردِ خاص مبارک شاہ منطقی سے،علوم نقلیہ شیخ اکمل الدین بابرتی حنفی صاحبِ ''عنایہ'' وغیرہ سے اور علمِ تصوف وسلوک خواجہ علاء الدین محمد عطار بخاری خلیفہ شیخ بہاء الدین نقشبندی سے حاصل کئے۔ میر صاحب خود فرماتے ہیں: ''عطار بخاری کی صحبت سے پہلے میں نے خدا کو جیسا پہچاننا چاہئے تھا نہیں پہچانا''۔

میر صاحب نے شیراز کے بڑے مدرسے دارالشفاء میں دس سال پڑھایا، پھر وہاں سے سمرقند جا کر درس وتدریس میں مشغول رہے۔آخر میں پھر شیراز آ گئے تھے۔

آپ کی تصانیف پچاس سے زائد ہیں،جن میں شرحِ مواقف،نحومیر،صرف میر،صغری کبری اور میر قطبی اکثر مدارس میں داخلِ درس ہیں۔فن مناظرہ میں بھی شریفیہ کے نام سے آپ کا ایک رسالہ ہے۔

۶/ربیع الاول ۸۱٦ھ کو بدھ کے دن بعمر ۷٦ سال شیراز میں آپ کی وفات ہوئی۔ ''مشہورِ دارین'' سے تاریخ وفات نکلتی ہے۔

[حالات المصنفین وظفر المحصلین]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبق (۱)

الـحَـمْـدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے، اور بہترین انجام پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ اور دُرود وسلام نازل ہو اللہ کی مخلوق کے سب سے بہتر: محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی اولاد اور آپ کے تمام صحابہ پر۔

حمد وصلاۃ کے بعد! جان لیجئے [اللہ تعالیٰ آپ کی دونوں جہان میں رہنمائی فرمائے] کہ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جو لکھا گیا ہے ''علم نحو'' میں، جو مبتدی طالب علم کو عربی زبان کے مفردات یاد کرنے، اشتقاق کو پہچان لینے اور ''علم صرف'' کے اہم اہم مسائل کو ضبط کر لینے کے بعد، آسانی سے عربی ترکیب کے طریقہ کی راہ دکھاتا ہے اور جلدی ہی معرب ومبنی کو پہچاننے اور صحیح عبارت پڑھنے کا ملکہ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد سے۔

علم نحو کی تعریف: علم نحو: وہ علم ہے جس سے اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کا طریقہ اور معرب ومبنی ہونے کے اعتبار سے ہر کلمے کے آخری حرف کی حالت معلوم ہو۔

علم نحو کا موضوع: کلمہ اور کلام ہے۔

غرض وغایت: اِس علم کی یہ ہے کہ انسان عربی زبان بولنے اور لکھنے میں لفظی غلطی سے محفوظ رہے۔

سبق (۲)

جو بات انسان کے منہ سے نکلتی ہے اُس کو ''لفظ'' کہتے ہیں۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں: موضوع اور مہمل۔

موضوع: وہ لفظ ہے جس کے کوئی معنی ہوں؛ جیسے: دَفْتَرٌ (کاپی)۔

مہمل: وہ لفظ ہے جس کے کوئی معنی نہ ہوں؛ جیسے: دیز (زید کا الٹا)۔

جان لیجئے کہ عربی زبان میں استعمال ہونے والے لفظ (یعنی لفظِ موضوع) کی دو قسمیں ہیں: (۱) مفرد (۲) مرکب۔

مفرد: وہ اکیلا لفظ ہے جو ایک معنی پر دلالت کرے، اور اُس کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل اور حرف۔

اسم: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہوں، اور تینوں زمانوں (ماضی، حال اور مستقبل) میں سے کوئی زمانہ اُس میں نہ پایا جا رہا ہو؛ جیسے: رَجُلٌ (مرد)۔

فعل: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہوں، اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اُس میں پایا جا رہا ہو؛ جیسے: ضَرَبَ (مارا)۔

حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم نہ ہوں؛ جیسے: هَلْ (کیا)۔ جیسا کہ آپ کو "علم صرف" میں معلوم ہو گیا ہوگا۔

تمرین

مندرجہ ذیل الفاظ میں موضوع، مہمل، مفرد، اسم، فعل اور حرف کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

اَلسَّمَاءُ، يَلْعَبُ، عَلٰى، اَلْحَدِيْقَةُ، الْمَطَرُ، اِنْقَطَعَ، جَسَقٌ، فِيْ، مِرْسَامٌ، سَبُّوْرَةٌ، نَصَرَ، ضَرَبَ.

سبق (۳)

مرکب اور اس کی اقسام

مرکب: وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کر بنے۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں: (۱) مرکبِ مفید (۲) مرکبِ غیر مفید۔

مرکبِ مفید: وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا اُسے کہہ کر خاموش ہو تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو؛ خبر کی مثال؛ جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ (زید جاننے والا ہے)۔ طلب کی مثال:

جیسے: اِضْرِبْ (مارتو)۔اِس کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ جملہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ۔

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے۔ جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو؛ جیسے: زَیْدٌ عالِمٌ (زید جاننے والا ہے)۔اس کا پہلا جز مسند الیہ ہوتا ہے، اُس کو مبتدا کہتے ہیں؛ اور دوسر جز امسند ہوتا ہے، اُس کو خبر کہتے ہیں۔

سبق (۴)

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو؛ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا)۔اِس کا پہلا جز مسند ہوتا ہے، اُس کو فعل کہتے ہیں؛ اور دوسرا جز مسند الیہ ہوتا ہے، اُس کو فاعل کہتے ہیں۔

جان لیجئے کہ مسند حکم ہے اور مسند الیہ وہ اسم ہے جس پر حکم لگایا جائے، اسم مسند بھی ہو سکتا ہے اور مسند الیہ بھی، اور فعل مسند ہوتا ہے، مسند الیہ نہیں ہو سکتا، اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔

اِسناد: دو کلموں میں سے ایک کی دوسرے کی طرف اِس طرح نسبت کرنا کہ مخاطب کو پوری بات معلوم ہو۔

مسند الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی اسناد کی جائے؛ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ اور ضَرَبَ زَیْدٌ میں زید مسند الیہ ہے۔

مسند: وہ اسم یا فعل ہے جس کی کسی اسم کی طرف اسناد کی جائے، جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ اور ضَرَبَ زَیْدٌ میں عَالِمٌ اور ضَرَبَ مسند ہیں۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کریں، نیز جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی شناخت کرنے کے بعد مسند اور مسند الیہ کی تعیین کریں۔

اَلتِّلْمِیْذُ وَاقِفٌ، دِیُوْبَنْدُ مَدِیْنَۃٌ، أَخَذَ تِلْمِیْذٌ ، کَتَبَ الْوَلَدُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلٌ، رَشِیْدَۃُ لَاعِبَۃٌ، خَرَجَ الْوَلَدُ، البِنْتُ ذَھَبَتْ، اَللّٰہُ غَنِيٌّ .

سبق (۵)

جملہ انشائیہ اور اس کی قسمیں

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے۔ اور اُس کی چند (یعنی دس) قسمیں ہیں: (۱) امر (۲) نہی (۳) استفہام (۴) تمنی (۵) ترجی (۶) عُقود (۷) نداء (۸) عرض (۹) قسم (۱۰) فعلِ تعجب۔

امر: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے کرنے کو طلب کیا جائے؛ جیسے: اِضْرِبْ (مارتو)، لِيَضْرِبْ زَيْدٌ (چاہئے کہ مارے زید)۔

نہی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے نہ کرنے کو طلب کیا جائے؛ جیسے: لَا تَضْرِبْ (مت مارتو)۔

استفہام: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی شئ کے متعلق سوال کیا جائے؛ جیسے: هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ (کیا زید نے مارا؟)۔

تمنی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی محبوب شئ کے حاصل ہونے کی آرزو کی جائے جیسے: لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ (کاش زید حاضر ہوتا)۔

ترجّی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی ممکن شئ کے حاصل ہونے کی امید کی جائے؛ جیسے: لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ (امید ہے کہ عمرو غائب ہوگا)۔

سبق (۶)

عُقود: وہ جملے انشائیہ ہیں جو کسی معاملے کو ثابت کرنے کے لئے بولے جائیں؛ جیسے: بِعْتُ (میں نے بیچا)، اِشْتَرَيْتُ (میں نے خریدا)۔ اگر یہ خرید و فروخت کے بعد بولے جائیں گے تو جملہ خبریہ ہوں گے۔

نداء: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں حرفِ نداء کے ذریعہ کسی کو پکارا جائے؛ جیسے: يَا اللّٰهُ (اے اللہ)۔

عرض: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ مخاطب سے نرمی کے ساتھ کسی کام کو طلب کیا

جائے؛ جیسے: أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا (کیا آپ ہمارے پاس نہیں آتے کہ خیر کو پہنچیں)۔
قسم: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں حرفِ قسم اور مُقسم بہ کے ذریعہ اپنی بات کو پختہ کیا جائے؛
جیسے: وَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْدًا (خدا کی قسم! ضرور بالضرور ماروں گا میں زید کو)۔
حرفِ قسم: وہ حرف ہے جس کے ذریعہ قسم کھائی جائے۔
مُقسم بہ: وہ اسم ہے جس کی قسم کھائی جائے؛ جیسے: وَاللّٰهِ میں واو کے ذریعہ اللہ کی قسم کھائی گئی ہے؛ لہٰذا واو کو حرفِ قسم اور اللہ کو مقسم بہ کہیں گے۔
فعلِ تعجب: وہ جملہ انشائیہ ہے جو حیرت ظاہر کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو؛ جیسے: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (کیا ہی اچھا ہے زید)، أَحْسِنْ بِزَيْدٍ (کس قدر حسین ہے زید)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں میں جملہ خبریہ، جملہ انشائیہ کی شناخت کرنے کے ساتھ جملہ انشائیہ کی قسم متعین کریں:

اِقْرَأْ دَرْسَكَ، لَا تَقْرَأْ الْقِصَّةَ، هَلْ تِلْكَ حَقِيبَةٌ ؟، لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ، لَعَلَّ الطَّالِبَ يَنْجَحُ، أَنَا تَزَوَّجْتُ حَلِيمَةَ، (جب کہ نکاح کرنے کے ارادہ سے کہے)، مَا أَجْمَلَ كِتَابَكَ يَا حَامِدُ، وَاللّٰهِ لَأَجْتَهِدَنَّ فِي الدُّرُوسِ، أَلَا تَجْتَهِدُ فِي الدُّرُوسِ فَتَنْجَحَ فِي الْإِمْتِحَانِ، الْمَطَارُ جَذَّابٌ .

سبق (۷)

مرکبِ غیر مفید اور اُس کی قسمیں

مرکبِ غیر مفید: وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا اُسے کہہ کر خاموش ہو تو سننے والے کو، کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں: (۱) مرکبِ اضافی (۲) مرکبِ بنائی (۳) مرکبِ منع صرف۔ اور ایک چوتھی قسم اور ہے: مرکبِ توصیفی۔
مرکبِ اضافی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں ایک اسم کی اضافت (یعنی نسبت)

دوسرے اسم کی طرف کی جائے؛ جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام)۔مرکب اضافی کے پہلے جز کو مضاف کہتے ہیں اور دوسرے جز کو مضاف الیہ؛ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، اور مضاف پر عامل کے اعتبار سے اعراب آتا ہے۔

اضافت: ایک اسم کی دوسرے اسم کی طرف اس طرح نسبت کرنا کہ پہلا اسم دوسرے اسم کو جر دے۔

مضاف: وہ اسم ہے جس کی کسی دوسرے اسم کی طرف اضافت کی جائے۔

مضاف الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم کی اضافت کی جائے؛ جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ میں غُلام مضاف ہے اور زید مضاف الیہ۔

تمرین

مندرجہ ذیل مثالوں کا ترجمہ اور ترکیب کرنے کے بعد، مضاف اور مضاف الیہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

حَقِیْبَةُ التِّلْمِیْذِ، نَافِذَةُ الْفَصْلِ ، سَاحَةُ الْمَلْعَبِ، سَیَّارَةُ الطَّبِیْبِ، زَهْرَةُ الْفُلِّ، بَابُ الْجُنَیْنَةِ مَفْتُوحٌ، یَوْمُ الْإِجَازَةِ قَرِیْبٌ، قَلَمُ الطَّالِبَةِ جَمِیْلٌ .

سبق (۸)

مرکب بنائی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل ہو؛ جیسے: أَحَدَ عَشَرَ (گیارہ) سے تِسْعَةَ عَشَرَ (اُنیس) تک کے اعداد، یہ اصل میں أَحَدٌ وَّعَشَرٌ اور تِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ تھے، واؤ کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ملا کر ایک کر دیا۔ اِس کے دونوں جز مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں، سوائے إِثْنَا عَشَرَ کے؛ اس لئے کہ اِس کا پہلا جز معرب ہے۔

أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ (اُنیس) تک کے اعداد مرکب بنائی ہیں، ان کے علاوہ اور بہت سے کلمات مرکب بنائی کے ساتھ لاحق کئے جاتے ہیں؛ جیسے: صَبَاحَ مَسَاءَ (صبح وشام) لَیْلَ نَهَارَ (رات دِن)، حِیْنَ حِیْنَ (وقت بوقت)، بَیْتَ بَیْتَ (گھر گھر)۔

مرکب منع صرف: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں بغیر اضافت و اسناد کے دو کلموں کو ملا کر

ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا کلمہ کسی حرف کو شامل نہ ہو، نیز اُس کے دونوں جزؤں میں سے کوئی جز حرف نہ ہو؛ جیسے: **بَعْلَبَكُّ** اور **حَضَرَمَوْتُ** . اکثر علماء کے مذہب کے مطابق اِس کا پہلا جز مبنی بر فتحہ ہوتا ہے اور دوسرا جز معرب غیر منصرف ہوتا ہے۔

سبق (۹)

مرکب توصیفی: وہ مرکب غیر مفید ہے جو دو اسموں سے مل کر بنے اور دوسرا اسم پہلے اسم یا اس کے متعلق کی حالت بیان کرے؛ جیسے: **الرَّجُلُ العَالِمُ** (عالم مرد)۔ مرکبِ توصیفی کے پہلے جز کو موصوف کہتے ہیں اور دوسرے جز کو صفت۔

موصوف: وہ اسم ہے جس کی حالت بیان کی جائے۔

صفت: وہ اسم ہے جو اپنے سے پہلے اسم یا اس کے متعلق کی حالت بیان کرے؛ جیسے: **الرَّجُلُ العَالِمُ** میں **الرجل** موصوف ہے اور **العالم** صفت۔[1]

جان لیجئے کہ مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جز ہوتا ہے؛ جیسے: **غُلَامُ زَيْدٍ قَائِمٌ** (زید کا غلام کھڑا ہے)، **عِنْدِیْ أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا** (میرے پاس گیارہ درہم ہیں)، **جاءَ بَعْلَبَكُّ** (بَعلبک آیا)، **جَاءَ نِی الرَّجُلُ العَالِمُ** (میرے پاس عالم مرد آیا)۔

جان لیجئے کہ کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا، خواہ دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوں؛ جیسے: **ضَرَبَ زَيْدٌ** (زید نے مارا) اور **زَيْدٌ قَائِمٌ** (زید کھڑا ہے)۔ یا ایک کلمہ لفظوں میں موجود ہو اور دوسرا کلمہ پوشیدہ ہو؛ جیسے: **اِضْرِبْ** (مارتو)، اس میں أنت ضمیر پوشیدہ ہے، اور جملہ میں اِس سے زیادہ کلمات بھی ہوتے ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

---

[1] مرکبِ غیر مفید کی اور بھی اقسام ہیں؛ مثلاً: (۱) مرکبِ تمیزی یعنی جو ممیّز اور تمیز سے مرکب ہو؛ (۲) مرکبِ موصولی یعنی جو اسم موصول اور صلہ سے مرکب ہو؛ (۳) مرکبِ عطفی یعنی جو معطوف اور معطوف علیہ سے مرکب ہو؛ (۴) مرکبِ بدلی یعنی جو مبدل منہ اور بدل سے مرکب ہو؛ (۵) مرکبِ عطف بیانی یعنی جو مبیّن اور عطف بیان سے مرکب ہو؛ (۶) مرکبِ تاکیدی یعنی جو مؤکد اور تاکید سے مرکب ہو؛ (۷) مرکبِ حالی یعنی جو ذوالحال اور حال سے مرکب ہو؛ (۸) مرکبِ استثنائی یعنی جو مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ سے مرکب ہو؛ (۹) مرکبِ جاری یعنی جو حرف جر اور مجرور سے مرکب ہو۔

جان لیجئے کہ جب جملہ کے کلمات زیادہ ہوں تو اسم، فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے الگ کرنا چاہیئے، اور غور کرنا چاہیئے کہ معرب ہے یا مبنی، عامل ہے یا معمول، اور جاننا چاہئے کہ کلمات کا تعلق ایک کا دوسرے کے ساتھ کس طرح کا ہے، تاکہ مسند اور مسند الیہ ظاہر ہو جائیں اور جملہ کے معنی اچھی طرح معلوم ہو جائیں۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرکے، مرکب بنائی، مرکب منع صرف اور مرکب توصیفی کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں، نیز بتائیں کہ مرکب غیر مفید جملے کا کونسا جز بن رہا ہے:

خَالِدٌ فَلَّاحٌ نَشِيطٌ ، قَدِمَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ طَالِبًا، هٰذا قَلَمٌ ثَمِيْنٌ ، مَظَفَّرَ نَغَرُ مَدِيْنَةٌ كَبِيْرَةٌ ، مُحَمَّدَ نَاصِرُ طَالِبٌ مُجْتَهِدٌ، يَعْبُدُ حَامِدٌ لَيْلَ نَهَارَ .

سبق (۱۰)

علاماتِ اسم

علاماتِ اسم: یہ ہیں کہ: الف لام یا حرف جر اُس کے شروع میں ہو؛ جیسے: **اَلْحَمْدُ** اور **بِزَيْدٍ** . یا تنوین[۱] اُس کے آخر میں ہو؛ جیسے: **زيدٌ** . یا مسند الیہ ہو؛ جیسے: **زَيْدٌ قَائِمٌ** میں زید۔ یا مضاف ہو؛ جیسے: **غُلَامُ زَيْدٍ** میں غلام۔ یا **مُصَغَّر** ہو؛ جیسے: **قُرَيْشٌ** . یا منسوب ہو؛ جیسے: **بَغْدَادِيٌّ** . یا تثنیہ ہو؛ جیسے: **رَجُلَانِ** . یا جمع ہو؛ جیسے: **رِجَالٌ** . یا موصوف ہو؛ جیسے: **جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ** میں **رَجُلٌ** . یا تائے تانیث متحرکہ اُس کے ساتھ ملی ہوئی ہو؛ جیسے: **ضَارِبَةٌ** .[۲]

مصغَّر: وہ اسم ہے جو کسی چیز کی حقارت یا چھوٹائی یا محبت وغیرہ پر دلالت کرنے کے لئے،

---

[۱] تنوین سے یہاں تنوین تمکن، تنوین تنکیر، تنوین عوض اور تنوین مقابلہ مراد ہے، تنوین ترنم مراد نہیں؛ کیوں کہ وہ اسم، فعل اور حرف تینوں پر آتی ہے۔ تنوین کی ان تمام اقسام کی تعریف آگے آرہی ہے، دیکھئے: ص: ۸۵

[۲] اسم کی اِن کے علاوہ اور بھی علامتیں ہیں: مثلاً: صفت ہونا، مضاف الیہ ہونا، حرف جر یا اضافت یا کسی مجرور سے تابع واقع ہونے کی وجہ سے آخر میں جر کا لاحق ہونا، مفعول بہ ہونا، مفعول فیہ ہونا، مفعول مطلق ہونا، مفعول لہ ہونا، مفعول معہ ہونا، حال ہونا، تمیز ہونا، مستثنیٰ ہونا، مذکر ہونا، مؤنث ہونا وغیرہ۔ دیکھئے: درسِ ہدایۃ النحو (ص ۲۳-۲۴)

فُعَيْلٌ، یا **فُعَيْعِلٌ**، یا **فُعَيْعِيْلٌ** کے وزن پر لایا گیا ہو؛ جیسے: **رَجُلٌ** سے **رُجَيْلٌ** (چھوٹا مرد)، **جَعْفَرٌ** سے **جُعَيْفِرٌ** (چھوٹی نہر)، **قِرْطَاسٌ** سے **قُرَيْطِيْسٌ** (چھوٹا کاغذ)۔

منسوب: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یائے مشدد ماقبل مکسور زیادہ کردی گئی ہو، اُس اسم سے نسبت اور تعلق ظاہر کرنے کے لئے؛ جیسے: دِيُوْبَنْدِيٌّ (دیوبند کا رہنے والا)۔

نوٹ: فعل تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا، فعل کے جو صیغے تثنیہ یا جمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں؛ جیسے: ضَرَبا (اُن دو مردوں نے مارا) فعل ایک ہی ہے، مارنے والے دو ہیں۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، علامتِ اسم متعین کریں:

اَلْوَلَدُ جَالِسٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ، اَلْمَرْأَةُ الْعَالِمَةُ قَادِمَةٌ، طُلَّابُ الْمَدْرَسَةِ مُجْتَهِدُوْنَ، ذٰلِكَ كُتَيِّبٌ، اِبْنُ عَبْدِ الْبَرِّ مَالِكِيٌّ، حَضَرَ الطَّبِيْبَانِ، تِلْكَ هُرَيْرَةٌ.

سبق (۱۱)

علاماتِ فعل وحرف

علاماتِ فعل: یہ ہیں کہ: **قَدْ** اُس کے شروع میں ہو؛ جیسے: **قَدْ ضَرَبَ**. یا سین شروع میں ہو؛ جیسے: **سَيَضْرِبُ**. یا **سَوْفَ** شروع میں ہو؛ جیسے: **سَوْفَ يَضْرِبُ**. یا حرفِ جازم شروع میں ہو[۱]؛ جیسے: **لَمْ يَضْرِبْ**. یا ضمیر مرفوع متصل بارز اُس کے ساتھ ملی ہوئی ہو[۲]؛ جیسے: **ضَرَبْتَ، ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُ**. یا تائے تانیث ساکنہ اُس کے آخر میں ہو؛ جیسے: **ضَرَبَتْ**. یا امر ہو؛ جیسے: **اِضْرِبْ**. یا نہی ہو؛ جیسے: **لَا تَضْرِبْ**.[۳]

---

۱ صرف "حرف جازم" کا شروع میں آنا فعل کی علامت نہیں؛ بلکہ عامل جازم کا شروع میں آنا فعل کی علامت ہے، خواہ وہ حرف جازم ہو یا اسم جازم۔ حروف جازمہ یہ ہیں: لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، لائے نہی اور اِنْ شرطیہ۔ اسمائے جازمہ یہ ہیں: مَنْ، مَا، مَهْمَا، اِذْمَا، حَيْثُمَا، اَيْنَ، مَتٰى، اَيٌّ اور اَنّٰى. دیکھئے: جامع الغموض (۴/ ۷)، النحو الوافی (۱/ ۵۴)

۲ فعل ماضی میں دس ضمائر بارزہ مرفوعہ آتی ہیں: الف، واوَ، نَ، تَ، تُمَا، تُمْ، تِ، تُنَّ، تُ، نَا. اور فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی میں چار ضمائر بارزہ مرفوعہ آتی ہیں: الف، واوَ، یاء اور نَ ۔

۳ فعل کی باقی علامات یہ ہیں: ایسا مسند ہونا جو مسند الیہ نہ بن سکے، ماضی ومضارع کی گردان کا آنا، نونِ تاکید کا آخر میں ملا ہوا ہونا۔

علامتِ حرف: یہ ہے کہ اسم اور فعل کی علامتوں میں سے کوئی علامت اُس میں نہ ہو۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، علامتِ فعل وحرف متعین کریں:

سَيَحْضُرُ الطَّالِبُ ، قَالَتْ فَاطِمَةُ، لَمَّا يَجْلِسُ المُعَلِّمُ ، قَدْنَجَحَ الطَّالِبَانِ، سَوْفَ يَقْدَمُ الْعَمِيْدُ ، لَا تَقْطِفْ زَهْرَةً، ذَهَبْتُ إِلَى الْمَكْتَبَةِ .

سبق (۱۲)

معرب اور مبنی

جان لیجئے کہ تمام کلماتِ عرب کی دو قسمیں ہیں: (۱) معرب (۲) مبنی۔

معرب: وہ کلمہ ہے جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدل جائے؛ جیسے: جَاءَ نِی زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا اور مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں جاء عامل ہے، زید معرب ہے، ضمہ اعراب ہے اور دال محلِ اعراب ہے[1]

عامل: وہ شئی ہے جس کی وجہ سے معرب پر رفع، نصب، جر یا جزم آئے؛ جیسے: جَاءَ نِی زَيْدٌ میں جاءَ، رَأَيْتُ زَيْدًا میں رَأىٰ، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں باء اور لَمْ يَضْرِبْ زَيْدٌ میں لَمْ .

اعراب: وہ حرکت یا حرفِ علت ساکن ہے جس کے ذریعہ معرب کا آخر بدلتا ہے؛ جیسے: جاءَ نی زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيدًا اور مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں زید معرب کا آخر ضمہ، فتحہ اور کسرے کے ذریعہ بدل رہا ہے، اور جَاءَ نی أَخُوكَ، رَأَيْتُ أَخَاكَ اور مَرَرْتُ بِأَخِيكَ میں أَخٌ معرب کا آخر واؤ ساکن، الف ساکن اور یاء ساکن کے ذریعہ بدل رہا ہے؛ لہٰذا اِن کو اعراب کہیں گے۔

محل اعراب: معرب کا آخری حرف ہے؛ جیسے: جَاءَ نِيْ زيدٌ میں زید کا آخری حرف دال۔

مبنی: وہ کلمہ ہے جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے؛ جیسے: جَاءَ نِی هٰؤُ لَاءِ، رَأَيْتُ هٰؤُ لَاءِ اور مَــرَرْتُ بِهٰؤُ لَاءِ میں هٰؤُ لَاءِ؛ اس لئے کہ یہ حالتِ رفعی، حالتِ نصبی اور حالت

[1] یہاں مصنف نے معرب اور مبنی کی تعریف حکم سے اس لیے کی ہے تا کہ معرب کی تعریف اسم معرب اور فعل معرب دونوں کو، اور مبنی کی تعریف اسم مبنی، فعل مبنی اور حرف مبنی سب کو شامل ہو جائے۔

جری میں برابر (یعنی ایک حالت پر) ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کرنے کے بعد، معرب مبنی، عامل اور اعراب کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

مَاجِدٌ لَنْ يَّذْهَبَ إِلَى الْمَلْعَبِ ، وَجَدَ عَلَى الْمَكْتَبِ رِسَالَةً، قَرُبَتْ سُعَادُ مِنَ الْبَابِ ، حَامِدٌ لَايَغِيْبُ عَنِ الدَّرْسِ ، لَنْ أَتْرُكَ الْاِجْتِهَادَ .

سبق (۱۳)

جان لیجئے کہ تمام حروف مبنی ہیں، افعال میں سے فعل ماضی، امر حاضر معروف اور فعل مضارع بھی نونِ جمع مؤنث اور نونِ تاکید کے ساتھ مبنی ہے۔[۱] جان لیجئے کہ اسم غیر متمکن مبنی ہے اور اسم متمکن معرب ہے، بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو، اور فعل مضارع معرب ہے بشرطیکہ نونِ جمع مؤنث اور نونِ تاکید سے خالی ہو، پس کلام عرب میں اِن دو قسموں سے زیادہ معرب نہیں ہیں، باقی تمام مبنی ہیں۔

اسم غیر متمکن: وہ اسم ہے جو عامل کے ساتھ مرکب نہ ہو، یا مبنی الاصل سے مشابہت رکھتا ہو؛ جیسے: جَاءَ هٰذَا میں هٰذَا، اور تنہا زید، عمرو، بکر وغیرہ۔ اِس کا دوسرا نام اسم مبنی ہے۔

مبنی الاصل: وہ کلمہ ہے جو اپنی اصل کے اعتبار سے مبنی ہو، کسی دوسرے کی مشابہت کی وجہ سے مبنی نہ ہو۔ مبنی الاصل تین چیزیں ہیں: (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف بعض کے نزدیک جملہ بھی مبنی الاصل ہے۔

---

۱ نونِ تاکید کے آخر میں آجانے سے فعل مضارع کے تمام صیغے مبنی نہیں ہوتے؛ بلکہ اس میں تھوڑی تفصیل ہے: دو صیغے (جمع مؤنث غائب وحاضر) ہمیشہ مبنی ہوتے ہیں، خواہ آخر میں نون تاکید ہو یا نہ ہو؛ سات صیغے (چار تثنیہ، دو جمع مذکر غائب وحاضر اور ایک واحد مؤنث حاضر) ہمیشہ معرب ہوتے ہیں، خواہ آخر میں نون تاکید ہو یا نہ ہو؛ اور پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم) کی دو حالتیں ہیں: اگر ان کے آخر میں نونِ تاکید ہو تو یہ مبنی ہوں گے، ورنہ معرب ہوں گے۔ (شرح شذور الذہب ص ۴۵)

۲ هٰذا اسم اشارہ اسم غیر متمکن ہے؛ اس لیے کہ یہ احتیاج میں حرف مبنی الاصل سے مشابہت رکھتا ہے، جس طرح حرف اپنے معنی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج ہوتا ہے، اسی طرح اسم اشارہ اپنے معنی کی تعیین میں مشار الیہ کا محتاج ہوتا ہے۔

اسم متمکن: وہ اسم ہے جو اپنے علاوہ کے ساتھ مرکب ہو اِس طور پر کہ وہاں عامل موجود ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو؛ جیسے: جَاءَ زَيْدٌ میں زید۔ اِس کا دوسرا نام اسم معرب ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، اسم متمکن اور اسم غیر متمکن کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

البَقَّالُ يَبِيعُ، يَخْرُجُ التِّلْمِيذُ، حَدِيقَةُ الْحَيْوَانَاتِ جَيِّدَةٌ، الطَّالِبَاتُ يَكْتُبْنَ، لَتَحْضُرَنَّ الْمُعَلِّمَاتُ، هُنَّ طَبِيبَاتٌ، ذٰلِكَ بَابٌ .

سبق (۱۴)

اسم غیر متمکن کی اقسام

اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں: (۱) مضمرات (۲) اسماء اشارہ (۳) اسماء موصولہ (۴) اسماء افعال (۵) اسماء اصوات (۶) اسماء ظروفِ مبنیہ (۷) اسماء کنایہ (۸) مرکب بنائی۔

۱۔ **مضمرات**: مضمر کی جمع ہے، ضمیر کو مضمر کہتے ہیں۔

ضمیر: وہ اسم غیر متمکن ہے جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو، جس کا ذکر لفظاً یا معنًی یا حکماً ہو چکا ہو؛ جیسے: أَنَا (میں)، أَنْتَ (تو)، هُوَ (وہ)، ضَرَبْتُ (میں نے مارا)، إِيَّايَ (خاص مجھ کو)، ضَرَبَنِيْ (اس نے مجھ کو مارا) اور لِيْ (میرے لئے)۔

ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) مرفوع متصل (۲) مرفوع منفصل (۳) منصوب متصل (۴) منصوب منفصل (۵) مجرور متصل۔ یہ کل ستر ضمیریں ہیں۔

ضمیر مرفوع متصل: وہ ضمیر مرفوع ہے جو عاملِ رافع فعل سے ملی ہوئی ہو۔ یہ چودہ ہیں: تُ، نَا، تَ، تُمَا، تُمْ، تِ تُمَا، تُنَّ، هُوَ، اَلِفُ، واؤ، هِيَ، الف، نَ، یہ ضمیریں فعل کے آخر میں آتی ہیں اور ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہیں؛ جیسے: ضَرَبْتُ، ضَرَبْنَا، ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُمْ، ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُنَّ، ضَرَبَ، ضَرَبَا، ضَرَبُوْا، ضَرَبَتْ، ضَرَبَتَا، ضَرَبْنَ .

سبق (۱۵)

ضمیر مرفوع منفصل: وہ ضمیر مرفوع ہے جو عاملِ رافع سے ملی ہوئی نہ ہو۔ یہ چودہ ہیں: أَنَا نَحْنُ، أَنْتَ، أَنْتُمَا، أَنْتُمْ، أَنْتِ، أَنْتُمَا، أَنْتُنَّ، هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنّ، یہ ضمیریں ترکیب میں مبتدا، خبر، فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہیں؛ جیسے: أَنَا مُسْلِمٌ (میں مسلمان ہوں) كَأَنَّه' هُوَ (گویا کہ وہ وہ ہے)، مَا ضَرَبَکَ إِلاَّ أَنَا (نہیں مارا تجھ کو مگر میں نے)، مَاضُرِبَ إِلاَّ أَنَا (نہیں مارا گیا مگر میں ہی)۔

ضمیر منصوب متصل: وہ ضمیر منصوب ہے، جو عامل ناصب سے ملی ہوئی ہو۔ یہ چودہ ہیں: یَ، نَا، کَ، کُمَا، کُمْ، کِ، کُمَا، کُنَّ، هُ، هُمَا، هُمْ، هَا، هُمَا، هُنَّ؛ جیسے: ضَرَبَنِيْ ضَرَبَنَا، ضَرَبَکَ، ضَرَبَکُمَا، ضَرَبَکُمْ، ضَرَبَکِ، ضَرَبَکُمَا، ضَرَبَکُنَّ، ضَرَبَه'، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُمْ، ضَرَبَهَا، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُنَّ. یہ ضمیریں فعل سے مل کر ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہیں، یا اپنے اسم کو نصب دینے والے حروف (یعنی حروف مشبہ بالفعل) سے مل کر اُن حروف کا اسم واقع ہوتی ہیں؛ جیسے: ضَرَبَنِيْ (اس نے مجھ کو مارا) اور إِنَّنِيْ میں ی .

سبق (۱۶)

ضمیر منصوب منفصل: وہ ضمیر منصوب ہے جو عاملِ ناصب یعنی فعل سے ملی ہوئی نہ ہو۔ یہ چودہ ہیں: إِيَّایَ، إِيَّانَا، إِيَّاکَ، إِيَّاکُمَا، إِيَّاکُمْ، إِيَّاکِ، إِيَّاکُمَا، إِيَّاکُنَّ، إِيَّاهُ، إِيَّاهُمَا إِيَّاهُمْ، إِيَّاهَا، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُنَّ . یہ ضمیریں اکثر فعل سے پہلے آتی ہیں اور ترکیب میں مفعولِ بہ مقدم واقع ہوتی ہیں؛ جیسے: إِيَّاکَ ضَرَبْتُ (تجھ ہی کو میں نے مارا)۔

ضمیر مجرور متصل: وہ ضمیر مجرور ہے جو عاملِ جار سے ملی ہوئی ہو؛ یہ چودہ ہیں: یَ، نَا، کَ، کُمَا، کُمْ، کِ، کُمَا، کُنَّ، هُ، هُمَا، هُمْ، هَا، هُمَا، هُنَّ. یہ ضمیریں اگر اسم کے بعد آئیں تو ترکیب میں مضاف الیہ واقع ہوتی ہیں؛ جیسے: قَلَمِيْ، قَلَمُنَا، قَلَمُکَ، قَلَمُکُمَا، قَلَمُکُمْ، قَلَمُکِ، قَلَمُکُمَا، قَلَمُکُنَّ، قَلَمُه'، قَلَمُهُمَا، قَلَمُهُمْ، قَلَمُهَا،

قَلَمُهُمَا، قَلَمُهُنَّ .

اور اگر حرفِ جر کے بعد آئیں تو ترکیب میں مجرور واقع ہوتی ہیں: جیسے: لِیْ ، لَنَا، لَکَ، لَکُمَا، لَکُمْ ، لَکِ، لَکُمَا، لَکُنَّ، لَہٗ، لَهُمَا، لَهُمْ، لَهَا، لَهُمَا، لَهُنَّ .

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، ضمیر مرفوع متصل و منفصل، ضمیر منصوب متصل و منفصل اور ضمیر مجرور متصل کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

(۱) أَنَامُوَظَّفَةٌ، أَنْتِ دَعَوْتِ ، نَحْنُ مُمَرِّضَاتٌ، حَامِدٌ لَعِبَ ، هُمَا تِلْمِيْذَان .

(۲) إِيَّاکَ نَضْرِبُ، اِمْتِحَانِیْ سَهْلٌ، ضَرَبَنِیْ وَالِدِیْ، فِيْهَا مَكْتَبَةٌ عَامِرَةٌ، عِبَادَتُهٗ وَاجِبَةٌ عَلَيْنَا ، مَحَمَّدٌ نَبِيُّنَا ، إِيَّاهُ نَخْدِمُ، لَاتُخْرِجُوْهُنَّ .

سبق (۱۷)

۲-اسم اشارہ: وہ اسم غیر متمکن ہے جو کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ اسمائے اشارہ یہ ہیں: ذَا (واحد مذکر کے لئے)، ذَانِ اور ذَيْنِ (تثنیہ مذکر کے لئے) تَـا، تِیْ، تِهٗ، تِهِیْ، ذِهٗ، ذِهِیْ (واحد مؤنث کے لئے)، تَانِ اور تَيْنِ (تثنیہ مؤنث کے لئے)، اُولَآءِ مد کے ساتھ اور اُولٰی بغیر مد کے (جمع مذکر و مؤنث کے لئے)۔[۱]

مُشار الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف اشارہ کیا جائے؛ جیسے: هٰذَا الْقَلَمُ (یہ قلم) میں القلم .

فائدہ: مشار الیہ کے مذکور اور جامد ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو مُبدل منہ اور مشار الیہ کو بدل کہیں گے؛ جیسے: هٰـذَا الْـقَلَمُ نَفِيْسٌ (یہ قلم عمدہ ہے)؛ اور مشتق ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو موصوف اور مشار الیہ کو صفت کہیں گے؛ جیسے: هٰذَا الْعَالِمُ جَيِّدٌ (یہ عالم اچھا ہے)؛ اور مشار الیہ کے مذکور نہ ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو مبتدا اور مابعد کو خبر کہیں گے؛ جیسے: هٰـذَا

[۱] کبھی اسم اشارہ پر "ہائے تنبیہ" داخل کر دی جاتی ہے؛ جیسے: هٰذا، هٰذَانِ، هٰؤُلَاءِ وغیرہ۔ کبھی آخر میں "حرف خطاب" داخل کر دیتے ہیں؛ جیسے: ذَاکَ وغیرہ۔ کبھی "ہائے تنبیہ" کے عوض آخر میں حرف خطاب سے پہلے "لام" زیادہ کر دیتے ہیں؛ جیسے: ذٰلِکَ وغیرہ۔

رَجُلٌ (یہ ایک مرد ہے)۔

فائدہ: مشار الیہ ہمیشہ مُعرَّف باللام ہوتا ہے اور اسم اشارہ کے بعد آتا ہے، البتہ اگر مشارٌ الیہ مرکبِ اضافی ہو تو مشار الیہ پہلے آتا ہے اور اسم اشارہ بعد میں؛ جیسے: **غُلامُ زیدٍ هٰذَا عَالِمٌ** (زید کا یہ غلام عالم ہے)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، اسم اشارہ اور مشار الیہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

هٰذِهٖ مَكْتَبَةٌ، هٰذَا مِرْسَامٌ، ذٰلِكَ دَفْتَرٌ، تِلْكَ مِحْبَرَةٌ، هٰذَا الْكِتَابُ جَمِيْلٌ، ذٰلِكَ الْمُدَرِّسُ عَطُوْفٌ، هٰؤُلَاءِ مُعَلِّمَاتٌ، أُولٰئِكَ مُهَنْدِسُوْنَ.

سبق (۱۸)

۳- اسم موصول: وہ اسم غیر متمکن ہے جو بغیر صلہ کے جملہ کا جزِ تام نہ بن سکے۔

اسماء موصولہ یہ ہیں: **اَلَّذِیْ** (واحد مذکر کے لئے)، **اَلَّذَانِ، اَلَّذَیْنِ** (تثنیہ مذکر کے لئے) **اَلَّذِیْنَ** (جمع مذکر کے لئے)، **اَلَّتِی** (واحد مؤنث کے لئے)، **اَللَّتَانِ، اَللَّتَیْنِ** (تثنیہ مؤنث کے لئے)، **اَللَّاتِیْ، اَللَّوَاتِی** (جمع مؤنث کے لئے)، **مَا** (غیر ذوی العقول کے لئے)، **مَنْ** (ذوی العقول کے لئے)[1] **أَیٌّ، أَیَّةٌ**، الف لام بمعنی **الَّذِیْ** اسم فاعل اور اسم مفعول میں؛ جیسے: **الضَّارِبُ والمضْرُوبُ، ذُوْ**[2] بمعنی **الَّذِیْ** بنی طے کی لغت میں؛ جیسے: **جَاءَ نِیْ ذُوْ ضَرَبَکَ** (آیا میرے پاس وہ شخص جس نے تجھے مارا)۔

صلہ: وہ جملہ خبریہ یا شبہ جملہ ہے جو اسم موصول کے بعد اُس کے معنی پورا کرنے کے لئے لایا جائے[3]۔ صلہ میں اسم موصول کی طرف لوٹنے والی ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے؛ جیسے: **جَاءَ**

[1] کبھی مجازاً ''مَا'' ذوی العقول کے لئے اور ''مَنْ'' غیر ذوی العقول کے لئے استعمال کر لیا جاتا ہے۔

[2] ذُو دو طرح کا ہوتا ہے: (۱) ذُو بمعنی صاحب، یہ معرب ہے اور اسم جنس کی طرف مضاف ہوتا ہے؛ جیسے: **هُوَ رَجُلٌ ذُو عِلْمٍ.** (۲) ذُو بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول، یہ مبنی ہے، اس کے بعد جملہ خبریہ آتا ہے؛ جیسے: **جَاءَ نِیْ ذُوْ ضَرَبَکَ.**

[3] الف لام بمعنی الّذِی اسم موصول کا صلہ شبہ جملہ ہوتا ہے، اور باقی تمام اسمائے موصولہ کا صلہ ہمیشہ جملہ خبریہ ہوتا ہے۔

الَّذِیْ أَبُوْہُ عَالِمٌ میں أبوہُ عالمٌ (آیا وہ شخص جس کا باپ عالم ہے)۔

صدرِ صلہ: وہ اسم یا فعل ہے جو صلہ کے شروع میں ہو؛ خواہ مسند ہو یا مسند الیہ؛ جیسے: جَاءَ الَّذِیْ أَبُوْہُ عَالِمٌ میں أَبُوْہُ صدرِ صلہ ہے۔

جان لیجئے کہ أَیٌّ اور أَیَّةٌ معرب ہیں، البتہ اگر أیٌّ اور أَیَّةٌ مضاف ہوں اور صدرِ صلہ مبتدا ضمیر محذوف منوی (یعنی لفظوں سے حذف، دل میں موجود) ہو، تو یہ اسم موصول مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں؛ جیسے: أَزْجُرُ أَیُّهُمْ آخِذٌ مَالَکَ (میں ڈانٹوں گا اُن میں سے اُس شخص کو جو لینے والا ہے تمہارے مال کو)، اِس کی اصل: أَیُّهُمْ هُوَ آخِذٌ مَالَکَ ہے۔[1]

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، اسم موصول، صلہ اور أَیٌّ اور أَیَّةٌ کے معرب ومبنی ہونے کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

قَدِمَ الَّذِیْ أَخُوْہُ جُنْدِیٌّ، حَضَرَتِ الطَّالِبَةُ الَّتِیْ أَبُوْهَا طَبِیْبٌ، أَحْفَظُ مَا أَقْرَأُ، دَعَا الْمُعَلِّمُ الَّذِیْنَ لَمْ یَحْفَظُوْا الدُّرُوْسَ، لَا تَصْحَبْ مَنْ لَّا یَجْتَهِدُ، أَضْرِبُ أَیُّهُمْ هُوَ مُهْمِلٌ، یَنْجَحُ فِی الْاِمْتِحَانِ أَیُّنَا مُجْتَهِدٌ، حَضَرَ ذُوْ نَصَرَکَ، نَظَرْتُ إِلٰی ذِیْ عِلْمٍ .

سبق (۱۹)

۴- اسمِ فعل: وہ اسم غیر متمکن ہے جو فعل کے معنی میں ہو اور فعل کی علامتوں کو قبول نہ کرتا ہو۔ اسماء افعال کی دو قسمیں ہیں: (۱) اسماء افعال بمعنی امر حاضر (۲) اسماء افعال بمعنی فعل ماضی۔

اسماء افعال بمعنی امر حاضر: وہ اسماء ہیں جو امر حاضر کے معنی میں ہوں؛ جیسے: رُوَیْدَ بمعنی أَمْهِلْ امر حاضر (چھوڑ)، بَلْهَ بمعنی اُتْرُکْ امر حاضر (چھوڑ)، حَیَّهَلْ بمعنی أَقْبِلْ امر حاضر (متوجہ ہو)، هَلُمَّ بمعنی جِئْ بِهٖ امر حاضر (لاؤ)، دُوْنَکَ بمعنی خُذْ امر حاضر (پکڑ)۔

اسماء افعال بمعنی فعل ماضی: وہ اسماء ہیں جو فعل ماضی کے معنی میں ہوں؛ جیسے: هَیْهَاتَ

---

[1] "أيٌّ" اور "أَیَّةٌ" کے مبنی ہونے کے لئے چار شرطیں ہیں: (۱) مضاف ہوں (۲) اِن کا صدرِ صلہ مبتدا ہو (۳) مبتدا ضمیر ہو، اسم ظاہر نہ ہو (۴) وہ ضمیر محذوف منوی یعنی لفظوں سے حذف اور دل میں موجود ہو۔ اگر ان چاروں شرطوں میں سے کوئی شرط نہیں پائی گئی، تو یہ معرب ہوں گے۔

بمعنی بَعُدَ فعل ماضی (وہ دور ہوا)، شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ فعل ماضی (وہ جدا ہوا)، سَرْعَانَ بمعنی سَرِعَ فعل ماضی (اُس نے جلدی)۔

۵- اسم صوت: وہ اسم غیر متمکن ہے جس کے ذریعہ کسی چیز کی آواز نقل کی جائے، یا کسی چوپائے کو آواز دی جائے؛ اوّل کی مثال؛ جیسے: اُحْ اُحْ (کھانسی کی آواز)، اُفْ اُفْ (درد کی آواز)، بَخْ بَخْ (خوشی کی آواز)، غَاقِ غَاقِ (کوّے کی آواز)۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: نَخْ نَخْ (اونٹ کو بٹھانے کے لئے)۔

سبق (۲۰)

۶- اسم ظرف: وہ اسم غیر متمکن ہے جو کسی کام کے وقت یا جگہ پر دلالت کرے۔ اسم ظرف کی دو قسمیں ہیں: (۱) ظرفِ زمان (۲) ظرفِ مکان۔

ظرفِ زمان: وہ اسم ہے جو کسی کام کے وقت پر دلالت کرے؛ جیسے: إِذْ، إِذَا، مَتٰی، کَیْفَ أَیَّانَ، أَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ؛ اور عَوْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ جب کہ مضاف ہوں اور اِن کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو۔

ظرفِ مکان: وہ اسم ہے جو کسی کام کی جگہ پر دلالت کرے؛ جیسے: حَیْثُ؛ اور قُدَّامُ، تَحْتُ، فَوْقُ جب کہ مضاف ہوں اور اِن کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو۔[1]

[1] مطلب یہ ہے کہ عَوْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ، قُدَّامُ، تَحْتُ اور فَوْقُ ہمیشہ مبنی نہیں ہوتے؛ بلکہ صرف اُس وقت مبنی ہوتے ہیں جب کہ اِن کا مضاف الیہ محذوف منوی (یعنی لفظوں سے حذف اور دل میں موجود) ہو۔ پس اگر ان کا مضاف الیہ لفظوں میں مذکور ہو، یا لفظوں سے بھی حذف ہو اور متکلم کے دل سے بھی، تو اس صورت میں یہ معرب ہوں گے۔

فائدہ: کَیْفَ، مُذْ اور مُنْذُ کے علاوہ جتنے اسمائے ظروف یہاں بیان کئے گئے ہیں وہ سب ترکیب میں مفعولِ فیہ واقع ہوتے ہیں۔ "کَیْفَ" ظرف نہیں؛ بلکہ قائم مقام ظرف ہے؛ اسی لئے یہ ترکیب میں مفعول فیہ نہیں ہوتا؛ بلکہ خبر مقدم، مفعول بہ، مفعول مطلق یا حال وغیرہ ہوتا ہے۔

"مُذْ" اور "مُنْذُ" کے بعد اگر فعل ماضی یا جملہ اسمیہ ہو، تو یہ ترکیب میں اپنے مابعد جملے کی طرف مضاف ہو کر، اُس فعل یا شبہ فعل کے مفعول فیہ ہوتے ہیں جو ان سے پہلے واقع ہو۔ اور اگر ان کے بعد اسم مفرد یا مرکب غیر مفید ہو، تو یہ مبتدا ہوتے ہیں اور وہ اسم مفرد اور مرکب غیر مفید اِن کی خبر ہوتا ہے، پھر مبتدا خبر سے مل کر یہ مستقل جملہ ہوتے ہیں، اور یہ جملہ اپنے سے پہلے جملے کی تفسیر کرتا ہے۔

۷- اسم کنایہ: وہ اسم غیر متمکن ہے جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ یہ چار ہیں: کَمْ، کَذَا، کَیْتَ اور ذَیْتَ .

کَمْ اور کَذَا: مبہم عدد پر بولے جاتے ہیں؛ جیسے: کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَکَ ؟ (کتنے درہم ہیں تیرے پاس؟)، کَذَا دِرْهَمًا عِنْدِیْ (اتنے درہم ہیں میرے پاس)۔

کَیْتَ اور ذَیْتَ: مبہم بات پر بولے جاتے ہیں؛ جیسے: قَالَ زَیْدٌ ذَیْتَ وَذَیْتَ (زید نے ایسا ویسا کہا)۔ کَیْتَ اور ذَیْتَ ترکیب میں مفعولِ بہ واقع ہوتے ہیں؛ لہٰذا قَالَ زَیْدٌ ذَیْتَ و ذَیْتَ کی ترکیب ہوگی: قَالَ فعل، زید فاعل، ذیتَ و ذیتَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۸- مرکبِ بنائی: جیسے: أَحَدَعَشَرَ . اس کی تعریف [سبق (۸) میں] گذر چکی ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، ظرفِ زمان ومکان اور اسم کنایہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

مَتَی امْتِحَانُکَ ؟ اِمْتِحَانِیْ بَعْدَ شَهْرٍ، فَرِحْنَا بَعْدُ (أی بعدَ النَّجَاحِ)، جَلَسْتُ فَوْقَ السَّقْفِ، اِجْلِسْ حَیْثُ جَلَسَ نَبِیْلٌ، مَا ضَرَبْتُه قَطُّ، مَشَیْتُ خَلْفَکَ، مَلَکْتُ کَذَا دِرْهَمًا، کَمْ کِتَابًا فِیْ حَقِیْبَتِکَ، قَالَ حَامِدٌ کَیْتَ وَکَیْتَ مَارَأَیْتُ بَکْرًا مُذْ یَومُ السَّبْتِ .

سبق (۲۱)

معرفہ اور نکرہ

جان لیجئے کہ عموم وخصوص کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) معرفہ (۲) نکرہ۔

معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی متعین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ معرفہ کی سات قسمیں ہیں: (۱) مضمرات (۲) اعلام (۳) اسماء اشارہ (۴) اسماء موصولہ، اِن دونوں قسموں کو مبہمات کہتے ہیں (۵) معرفہ بنداء (۶) معرفہ بالف ولام (۷) مضاف اِلی المعرفہ۔

اعلام: علم کی جمع ہے، علم وہ اسم ہے جو کسی متعین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو اور اُس وضع میں وہ کسی دوسرے کو شامل نہ ہو؛ جیسے: زید، عمرو غیرہ۔

معرفہ بنداء: وہ اسم ہے جو حرفِ نداء کے ذریعہ پکارے جانے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہو؛ جیسے: یَا رَجُلُ (اے مرد)۔

معرفہ بالف ولام: وہ اسم ہے جس کو الف لام داخل کر کے معرفہ بنالیا گیا ہو؛ جیسے: رَجُلٌ (کوئی مرد) نکرہ سے الرَّجُلُ (مرد)۔

مضاف الی المعرفہ: وہ اسم ہے جو مضمرات، اعلام، اسمائے اشارہ، اسمائے موصولہ اور معرفہ بالف ولام میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو؛ جیسے: غُلَامُہٗ (اُس کا غلام)، غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام)، غُلَامُ هٰذا (اِس کا غلام)، غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ (اُس شخص کا غلام جو میرے پاس ہے)، غُلَامُ الرَّجُلِ (مرد کا غلام)۔

نکرہ: وہ اسم ہے جو کسی غیر متعین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو؛ جیسے: رَجُلٌ (کوئی مرد)، فَرَسٌ (کوئی گھوڑا)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، معرفہ، نکرہ اور اقسامِ معرفہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

أَنَا يُوْسُفُ، هٰذَا أَخِيْ، لَقِيْتُ الَّذِيْ نَجَحَ فِيْ الْإِمْتِحَانِ، اَلصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّيْنِ، تِلْكَ سَيَّارَةٌ، البَيْتُ صَغِيْرٌ، يُوْبِيْ وِلَايَةٌ، كَرَاتِشِيْ مَدِيْنَةٌ، عُمَرُ صَحَابِيٌّ.

سبق (۲۲)

مذکر ومؤنث

جان لیجئے کہ جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) مذکر (۲) مؤنث۔

مذکر: وہ اسم ہے جس میں علامتِ تانیث نہ ہو؛ جیسے: رَجُلٌ (مرد)۔

مؤنث: وہ اسم ہے جس میں علامتِ تانیث ہو؛ جیسے: اِمْرَأَةٌ (عورت)۔

علامتِ تانیث چار ہیں: (۱) تاء لفظی (۲) الف مقصورہ (۳) الف ممدودہ (۴) تاء مقدرہ۔
تاء لفظی: وہ تاء ہے جو لفظوں میں موجود ہو؛ جیسے: طَلْحَةُ .
الف مقصورہ: وہ الف ہے جس کو ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھا جائے؛ جیسے: حُبلٰی (حاملہ عورت)۔
الف ممدودہ: وہ ہمزہ ہے جس سے پہلے الف زائدہ ہو؛ جیسے: حَمْرَاءُ (لال عورت)۔
تاء مقدرہ: وہ تاء ہے جو پوشیدہ ہو؛ جیسے: أَرْضٌ، یہ اصل میں أَرْضَةٌ تھا؛ أُرَيْضَةٌ کی دلیل سے؛ اس لئے کہ تصغیر اسماء کو اُن کی اصل کی طرف لے جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اِس کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔
علامت کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: (۱) مؤنثِ قیاسی (۲) مؤنثِ سماعی۔
مؤنثِ قیاسی: وہ مؤنث ہے جس میں علامتِ تانیث لفظوں میں موجود ہو؛ جیسے: اِمْرَأَةٌ .
مؤنثِ سماعی: وہ مؤنث ہے جس میں علامتِ تانیث لفظوں میں موجود نہ ہو، محض اہلِ عرب سے سننے کی وجہ سے اُس کو مؤنث مان لیا گیا ہو؛ جیسے: عَيْنٌ اور أَرْضٌ .
جان لیجئے کہ ذات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: (۱) مؤنثِ حقیقی (۲) مؤنثِ لفظی۔
مؤنث حقیقی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں کوئی جان دار مذکر ہو؛ جیسے: اِمْرَأَةٌ (عورت) اِس کے مقابلے میں رَجُلٌ (مرد) ہے، اور نَاقَةٌ (اونٹنی) اِس کے مقابلے میں جَمَلٌ (اونٹ) ہے۔
مؤنثِ لفظی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں کوئی جان دار مذکر نہ ہو؛ جیسے: ظُلْمَةٌ (تاریکی) اور قُوَّةٌ (طاقت)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، مذکر، مؤنث اور اقسامِ مؤنث کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ، الشَّيْخَانِ أَفْضَلُ الصَّحَابَةِ، الوَلَدُ غَائِبٌ، هِيَ بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ، سَلْمٰى طَالِبَةٌ، دِهْلِيْ عَاصِمَةٌ، رَاشِدٌ طَبِيْبٌ، حَنْظَلَةُ صَحَابِيٌّ .

سبق (۲۳)

واحد، تثنیہ، جمع

جان لیجئے کہ تعدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: (۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع۔

واحد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے؛ جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد)۔

تثنیہ: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے اور اُس کے واحد کے آخر میں الف، یا یائے ماقبل مفتوح اور نونِ مکسور زیادہ کر دیا گیا ہو؛ جیسے: رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ (دو مرد)۔

جمع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اُس کے واحد میں کوئی تبدیلی کی گئی ہو، خواہ تبدیلی لفظاً ہو؛ جیسے: رَجُلٌ سے رِجَالٌ (بہت سے مرد)، یا تقدیراً ہو؛ جیسے: فُلُكٌ (کشتیاں)؛ کیوں کہ اِس کا واحد بھی فُلُكٌ ہے قُفُلٌ کے وزن پر، اور اِس کی جمع بھی فُلُكٌ ہے أُسْدٌ کے وزن پر۔

جان لیجئے کہ لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع تکسیر (۲) جمع تصحیح۔

جمع تکسیر: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے؛ یعنی اُس کے واحد کے حروف کی ترتیب، یا حرکات وسکنات میں کوئی لفظی یا تقدیری تبدیلی ہوئی ہو، جیسے: رِجَالٌ، مَسَاجِدُ، فُلُكٌ اور أُسُدٌ . اِس کا دوسرا نام جمع مُکسّر ہے۔

جمع تکسیر کے اوزان ثلاثی میں سماع سے تعلق رکھتے ہیں، قاعدے کو اُن میں دخل نہیں ہے، البتہ رباعی اور خماسی میں جمع تکسیر "فَعَالِلُ" کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: جَعْفَرٌ کی جمع: جَعَافِرُ اور جَحْمَرِشٌ کی جمع: جَحَامِرُ پانچویں حرف کے حذف کے ساتھ۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، واحد، تثنیہ اور جمع کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

خَالِدٌ طِفْلٌ، هُمَا تِلْمِيْذَانِ، نَحْنُ أَطِبَّاءُ، هُنَّ مُمَرِّضَاتٌ، ذٰلِكَ طَبُّشُوْرٌ، نَحْنُ فَلَّاحَانِ، هُمْ مُعَلِّمُوْنَ، نَحْنُ تَلَامِيْذُ، هُمَا بِنْتَانِ .

سبق (۲۴)

جمع تصحیح: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت رہے، یعنی اُس کے واحد کے حروف کی ترتیب یا حرکات وسکنات میں کوئی لفظی یا تقدیری تبدیلی نہ ہوئی ہو؛ جیسے: مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمَاتٌ اِس کا دوسرا نام جمع سالم ہے۔ اور اُس کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم۔

جمع مذکر سالم: وہ جمع ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اُس کے واحد کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم، یا یاء ماقبل مکسور اور نونِ مفتوح زیادہ کر دیا گیا ہو؛ جیسے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ.

جمع مؤنث سالم: وہ جمع ہے جس کے واحد کے آخر میں الف اور (لمبی) تاء زیادہ کر دی گئی ہو؛ جیسے: مُسْلِمَاتٌ .

جان لیجئے کہ معنی کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع قلّت (۲) جمع کثرت۔

جمع قلت: وہ جمع ہے جو دس یا دس سے کم پر بولی جائے۔ اور اس کے چھ اوزان ہیں: (۱) أَفْعُلٌ ؛ جیسے: أَكْلُبٌ، كَلْبٌ کی جمع بمعنی کُتّے ۔ (۲) أَفْعَالٌ ؛ جیسے: أَقْوَالٌ، قَوْلٌ کی جمع بمعنی باتیں۔ (۳) أَفْعِلَةٌ؛ جیسے: أَعْوِنَةٌ، عَوَانٌ کی جمع بمعنی بہت سے میانہ سال۔ (۴) فِعْلَةٌ؛ جیسے: غِلْمَةٌ، غُلَام کی جمع بمعنی بہت سے غلام۔ اور دو جمع سالم بغیر الف لام کے (۱) جمع مذکر سالم بغیر الف لام کے؛ جیسے: مُسْلِمُونَ . (۲) جمع مؤنث سالم بغیر الف لام کے؛ جیسے: مُسْلِمَاتٌ .

جمع کثرت: وہ جمع ہے جو دس سے زیادہ پر بولی جائے، اور اُس کے اوزان اِن چھ اوزان کے علاوہ ہیں؛ جیسے: مَسَاجِدُ وغیرہ۔[1]

فائدہ: اسم جمع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اُس کا اُس کے لفظ اور معنی کے اعتبار سے کوئی واحد نہ ہو؛ جیسے: قَوْمٌ ، رَهْطٌ .

---

[1] نوٹ: رضی کی رائے یہ ہے (اور یہی راجح بھی ہے) کہ: جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم، خواہ الف لام کے ساتھ ہوں یا بغیر الف لام کے، جمع قلت اور جمع کثرت دونوں کے معنی میں استعمال ہوتی ہیں۔

فائدہ: کبھی جمع قلت جمع کثرت کے معنی میں بھی استعمال ہو جاتی ہے؛ جیسے: أصحابٌ (بمعنی صحابہ)۔

تنبیہ: محققین کی تحقیق کے مطابق جمع قلت اور جمع کثرت میں اس اعتبار سے کوئی فرق نہیں کہ یہ دونوں کم سے کم تین پر بولی جاتی ہیں؛ لیکن اس اعتبار سے فرق ہے کہ جمع قلت زیادہ سے زیادہ دس پر بولی جا سکتی ہے، جب کہ جمع کثرت کی زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد وانتہاء نہیں، تین سے زائد خواہ دس ہوں یا دس سے زائد، سب پر جمع کثرت بولی جا سکتی ہے۔

اسم جنس: وہ اسم ہے جو قلیل وکثیر (ایک اور ایک سے زائد) سب پر بولا جائے؛ اس کا عموماً واحد ہوتا ہے جس کے آخر میں تاء، یا یائے نسبتی ہوتی ہے؛ جیسے: شَجَرٌ اور شَجَرَةٌ، رُوْمٌ اور رُوْمِیٌّ.

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، جمع تکسیر، جمع سالم، جمع قلت اور جمع کثرت کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

هُمْ مُجْتَهِدُوْنَ، نَحْنُ مُمَرِّضَاتٌ، طُلَّابُ الْمَدْرَسَةِ بَارِعُوْنَ، فِي الْحَدِيْقَةِ أَزْهَارٌ بَاسِمَةٌ، عَلَى الْأَشْجَارِ طُيُوْرٌ مُخْتَلِفَةٌ، هٰذِهٖ شَبَابِيْكُ، تِلْكَ كُتُبٌ، مَحَلُّ النَّظَّارَاتِ بَعِيْدٌ، تَرٰى أَعْيُنَهُمْ، هٰذَا كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ، الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ.

سبق (۲۵)

اعراب کی قسمیں

کیفیت کے اعتبار سے اعراب کی چار قسمیں ہیں: (۱) اعراب لفظی (۲) اعراب تقدیری (۳) اعراب محلی (۴) اعراب حکائی۔

اعراب لفظی: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں موجود ہو؛ جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا اور مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں زید پر اعراب لفظی ہے۔

اعراب تقدیری: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو؛ بلکہ پوشیدہ ہو؛ جیسے: جَاءَنِيْ مُوْسٰى، رَأَيْتُ مُوْسٰى اور مَرَرْتُ بِمُوْسٰى میں موسیٰ پر اعراب تقدیری ہے۔

اعراب محلی: وہ اعراب ہے جو اسم مبنی پر آتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اسم مبنی ایسی جگہ واقع ہے کہ اگر اِس کی جگہ کوئی اسم معرب ہوتا تو لفظاً یا تقدیراً اُس پر اعراب آجاتا؛ جیسے: جَاءَ هٰؤُلَاءِ میں هٰؤُلَاءِ پر اعراب محلی ہے۔

اعراب حکائی: وہ اعراب ہے جو اُس کلمہ پر آتا ہے جسے کسی کلام سے اٹھا کر دوسرے کلام میں، اُسی حالت کے ساتھ ذکر کیا جائے جو اُس کی پہلے کلام میں تھی؛ جیسے: نَحْوُ زَيْدٌ فِيْ قَامَ زَيْدٌ میں پہلے زید پر اعراب حکائی ہے۔

اعراب کے اعتبار سے اسم کی تین حالتیں ہیں: حالتِ رفعی، حالت نصبی اور حالتِ جری۔
حالتِ رفعی: اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسم مرفوع واقع ہو، یعنی یا تو مرفوعات میں سے ہو یا کسی مرفوع سے تابع واقع ہو۔
حالتِ نصبی: اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسم منصوب واقع ہو، یعنی یا تو منصوبات میں سے ہو یا کسی منصوب سے تابع واقع ہو۔
حالتِ جری: اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسم مجرور واقع ہو، یعنی یا تو مجرورات میں سے ہو یا کسی مجرور سے تابع واقع ہو۔ اسم کے اعراب تین ہیں: رفع، نصب اور جر۔

سبق (۲۶)

وجوہِ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی قسمیں

وجوہِ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ قسمیں ہیں:

۱- مفرد منصرف صحیح: مفرد منصرف صحیح: وہ اسم ہے جو تثنیہ، جمع اور غیر منصرف نہ ہو اور اس کا آخری حرف حرفِ علت نہ ہو؛ جیسے: زَیْدٌ، اِس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: جَاءَ نِی زَیْدٌ، رَأیْتُ زیدًا، مَرَرْتُ بِزَیدٍ .

۲- مفرد منصرف قائم مقام صحیح: مفرد منصرف قائم مقام صحیح: وہ اسم ہے جو تثنیہ، جمع اور غیر منصرف نہ ہو اور اُس کے آخر میں واؤ یا یاء ما قبل ساکن ہو؛ جیسے: دَلْوٌ (ڈول) اور ظَبْیٌ (ہرن) اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ کے ساتھ، حالت نصبی میں فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: جَاءَ نِیْ ظَبْیٌ، رَأَیْتُ ظَبْیًا، مَرَرْتُ بِظَبْیٍ .

۳- جمع مکسر منصرف: جمع مکسر منصرف: وہ جمع مکسر ہے جو منصرف ہو؛ جیسے: رِجَالٌ، اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: جَاءَ نِی رِجَالٌ، رَأیْتُ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ .

۴- جمع مؤنث سالم: جمع مؤنث سالم: وہ جمع ہے جس کے آخر میں الف اور تاء زائد ہو،

خواہ اُس کا واحد مذکر ہو؛ جیسے: مَرْفُوْعٌ کی جمع: مَرْفُوْعات . یا اُس کا واحد مؤنث ہو؛ جیسے: مُسْلِمَۃٌ کی جمع مُسْلِمَات . اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ کے ساتھ اور حالتِ نصبی و جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: هُنَّ مُسْلِماتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِماتٍ، مررتُ بمُسْلِماتٍ .

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، مفرد منصرف صحیح، مفرد منصرف قائم مقام صحیح، جمع مکسر منصرف اور جمع مؤنث سالم کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

ذٰلِکَ الْوَرَقُ أَبْيَضُ، تِلْكَ الْأَوْرَاقُ بَيْضَاءُ، أُولٰئِكَ مُعَلِّمَاتٌ، خَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُ، هٰذَا جِرْوُ ذِئْبٍ، هٰؤُلَاءِ بَنَاتٌ، أُولٰئِكَ الْأَطِبَّاءُ رُحَمَاءُ، هٰذَا الْقَصْرُ جَدِيْدٌ.

سبق (۲۷)

۵- **غیر منصرف:** غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا ایسا ایک سبب پایا جائے جو دو سببوں کے قائم مقام ہو۔ اسبابِ منع صرف نو ہیں: عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزنِ فعل اور الف ونون زائدتان؛ جیسے: عُمَرُ ،أَحْمَرُ، طَلْحَةُ، زَيْنَبُ، إِبْرَاهِيْمُ، مَسَاجِدُ، مَعْدِيْكَرِبُ، أَحْمَدُ اور عِمْرَانُ .

اس کا اعراب: حالتِ رفعی میں ضمہ کے ساتھ اور حالتِ نصبی وجری میں فتحہ کے ساتھ ہوتا ہے[۱]؛ جیسے: جَاءَ عُمَرُ، رَأَيْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ .

عدل: اسم کا بغیر کسی قاعدۂ صرفیہ کے، اپنے اصلی صیغے سے نکل کر دوسرے صیغے کی طرف چلا جانا اس طرح کہ مادّہ کے حروف باقی رہیں۔[۲]

عدل کے چھ اوزان ہیں: (۱) فَعَلُ ؛ جیسے : سَحَرُ (رات کا آخری حصہ)۔(۲) فَعَالُ ؛ جیسے: قَطَامُ (ایک عورت کا نام)۔(۳) فُعَالُ؛ جیسے: ثُلَاثُ (تین تین)۔(۴) مَفْعَلُ؛ جیسے:

[۱] اگر غیر منصرف کے آخر میں الف مقصورہ یا یائے ماقبل مکسور ہو، تو اِس صورت میں اُس کا اعراب تقدیری ہوگا۔

[۲] عدل کی دو قسمیں ہیں: عدلِ تحقیقی، عدلِ تقدیری۔ عدلِ تحقیقی: وہ عدل ہے جس میں اصل یعنی معدول عنہ پر اہل عرب کے غیر منصرف پڑھنے کے علاوہ کوئی واقعی دلیل موجود ہو؛ جیسے: ثُلَاثُ . عدل تقدیری: وہ عدل ہے جس میں معدول عنہ پر اہل عرب کے غیر منصرف پڑھنے کے علاوہ کوئی واقعی دلیل موجود نہ ہو؛ جیسے: عمرُ .

مَثْلَثُ (تین تین)۔(۵)فُعَلُ؛ جیسے: اُخَرُ (دوسرے)۔(۶) فَعْلُ؛ جیسے:أَمْسُ (گذشتہ کل)۔ بعض کے نزدیک أَفْعَلُ اور إِفْعِلْ بھی عدل کے اوزان ہیں،اول کی مثال؛ جیسے: آخَرُ (دوسرا)۔ ثانی کی مثال؛ جیسے:اِصْمِتْ (خالی جگہ کا علم)۔

عدل بغیر کسی شرط کے غیر منصرف کا سبب بنتا ہے اور وزن فعل کے ساتھ جمع نہیں ہوتا،البتہ علمیت اور وصف کے ساتھ جمع ہوسکتا ہے۔

سبق (۲۸)

وصف: اسم کا ایسی ذاتِ مبہم پر دلالت کرنا جس میں اُس کی کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو۔ وصف کی دو قسمیں ہیں: (۱) وصفِ اصلی (۲) وصفِ عارضی۔

وصفِ اصلی: ایسا وصف ہے جو کلمہ کے وضع کیے جانے کے وقت ہی اُس میں موجود ہو، بعد میں باقی رہا ہو یا نہ رہا ہو؛ جیسے: أَسْوَدُ (کالا)، یہ ہر سیاہ چیز کے لئے وضع کیا گیا تھا، بعد میں چل کر کالے سانپ کا نام ہوگیا۔

وصفِ عارضی: ایسا وصف ہے جو کلمہ کے وضع کیے جانے کے وقت تو اُس میں موجود نہ ہو؛ لیکن استعمال یعنی ترکیب میں کلمہ کے اندر معنیٔ وصفی پیدا ہوگئے ہوں؛ جیسے: مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ أَرْبَعٍ (میں چار عورتوں کے پاس سے گذرا)، "أَرْبَعٌ" پانچ اور تین کے درمیان والے عدد یعنی چار کے لئے وضع کیا گیا تھا؛ لیکن یہاں استعمال یعنی ترکیب میں اِس کو "نِسْوَةٌ" کی صفت بنالیا گیا ہے۔

وصف کی اِن دونوں قسموں میں سے وصفِ اصلی غیر منصرف کا سبب ہوتا ہے۔

تانیث: اسم میں علامتِ تانیث لفظی یا تقدیری کا ہونا۔ تانیث کی چار قسمیں ہیں: (۱) تانیث بالتاء (۲) تانیثِ معنوی (۳) تانیث بالف مقصورہ (۴) تانیث بالف ممدودہ[1]۔ تانیث

---

[1] تانیث بالتاء: اسم کے آخر میں علامتِ تانیث "تاء" کا لفظوں میں موجود ہونا؛ جیسے: فَاطِمَةُ.

تانیث معنوی: اسم کے آخر میں علامت تانیث "تاء" کا مقدر ہونا؛ جیسے: أَرْضٌ، اس کی اصل أَرْضَةٌ ہے۔ یا ایسے چوتھے حرف کا آخر میں ہونا جو تائے تانیث کے قائم مقام ہو؛ جیسے: زَيْنَبُ. یا مؤنث حقیقی کا علم ہونا؛ جیسے: هِنْدٌ.

تانیث بالف مقصورہ: اسم کے آخر میں علامتِ تانیث "الف مقصورہ" کا ہونا؛ جیسے: حُبْلٰى.

تانیث بالف ممدودہ: اسم کے آخر میں علامتِ تانیث "الف ممدودہ" کا ہونا؛ جیسے: حَمْرَاءُ.

کی چاروں قسمیں غیر منصرف کا سبب ہوتی ہیں۔ تانیث بالف مقصورہ اور تانیث بالف ممدودہ بغیر کسی شرط کے غیر منصرف کا سبب بنتی ہیں، اور تانیث بالتاء اور تانیثِ معنوی کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ اسم علم ہو؛ جیسے: طَلْحَةُ اور زَيْنَبُ .

معرفہ: اسم کا معرفہ ہونا۔ معرفہ کی ساتوں قسموں میں سے غیر منصرف کا سبب صرف علم ہوتا ہے؛ جیسے: طَلْحَةُ .

سبق (۲۹)

عجمہ: عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان کا لفظ ہونا۔ عجمہ کے غیر منصرف کا سبب بننے کی دو شرطیں ہیں: (۱) عجمی زبان میں علم ہو؛ جیسے: إِسْمَاعِيْلُ اور قَالُوْنُ . (۲) دو باتوں میں سے ایک بات ہو: یا تو اُس میں تین حروف سے زائد ہوں؛ جیسے: إِبْرَاهِيْمُ . یا تین حروف ہوں اور درمیانی حرف متحرک ہو؛ جیسے: شَتَرُ (دیارِ بکر کے ایک قلعہ کا نام)۔

جمع: اسم کا اپنے واحد میں لفظی یا تقدیری تغیر کی وجہ سے، دو سے زیادہ پر دلالت کرنا۔

جمع کے غیر منصرف کا سبب بننے کی دو شرطیں ہیں (۱) جمع منتہی الجموع ہو، جمع منتہی الجموع: وہ جمع تکسیر ہے جس میں الفِ جمع کے بعد دو حرف ہوں، یا تین حرف ہوں اور درمیانی حرف ساکن ہو؛ جیسے: مَسَاجِدُ : مَسْجِدٌ کی جمع، دَوَابُّ :دَابَّةٌ کی جمع بمعنی جانور، مَصَابِيْحُ : مِصْبَاحٌ کی جمع بمعنی چراغ۔ (۲) اُس کے آخر میں "تاء بشکلِ ہاء" نہ ہو، اگر "تاء بشکلِ ہاء" ہوگی تو کلمہ منصرف ہوگا؛ جیسے: صَيَاقِلَةٌ: صَيْقَلَةٌ کی جمع (بمعنی تلواریں تیز کرنے والا)۔

ترکیب: دو یا دو سے زائد کلموں کا ایک ہونا، اِس طرح کہ دوسرا کلمہ کسی حرف کو شامل نہ ہو، نیز اُس کے دونوں جزؤوں میں سے کوئی جز حرف نہ ہو۔ ترکیب کے غیر منصرف کا سبب بننے کی دو شرطیں ہیں: (۱) ترکیبِ اضافی یا اسنادی نہ ہو (۲) علم ہو؛ جیسے: بَعْلَبَكُّ .

سبق (۳۰)

وزنِ فعل: اسم کا فعل کے وزن پر ہونا۔ وزنِ فعل کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ دو باتوں میں سے ایک بات ہو، یا تو وہ وزن فعل کے ساتھ خاص ہو؛ مثلاً "بابِ تفعیل"

کی ماضی معروف: فَعَّلَ؛ جیسے: شَمَّرَ (حجاج بن یوسف کے گھوڑے کا نام)؛ اور ثلاثی مجرد کی ماضی مجہول: فُعِلَ ؛ جیسے: دُئِلَ (ایک قبیلہ کا نام)۔ یا اُس کے شروع میں حروف ''اَتَیْنَ'' میں سے کوئی حرف زائد ہو، اور آخر میں ''تاء بشکل ہاء'' نہ آتی ہو؛ جیسے: أَحْمَدُ، یَشْکُرُ، تَغْلِبُ اور نَرْجِسُ .

الف ونون زائدتان: اسم کے آخر میں الف ونون کا زائد ہونا۔ اگر اسم ذات کے آخر میں ہوں تو الف ونون زائدتان کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ اسم علم ہو؛ جیسے: عُثْمَانُ . اور اگر اسم صفت کے آخر میں ہوں تو الف ونون زائدتان کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ اُس کی مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ آتی ہو؛ جیسے: سَکْرَانُ (بمعنی مدہوش) اس کی مؤنث سَکْرٰی ہے۔

اسم ذات: وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے اور اُس کی کسی صفت کا لحاظ نہ کیا گیا ہو؛ جیسے: عِمْرَانُ .

اسم صفت: وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے اور اُس کی کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو؛ جیسے: سَکْرَانُ .

ہر وہ اسم غیر منصرف جس پر الف ولام داخل ہو یا وہ مضاف ہو، تو حالتِ جری میں اُس پر کسرہ آجاتا ہے، تنوین نہیں آتی؛ جیسے: فِي الْمَسَاجِدِ، فِيْ مَسَاجِدِکُمْ .

فائدہ: تانیث بالف مقصورہ، تانیث بالف ممدودہ اور جمع منتہی الجموع میں سے ہر ایک تنہا دو سببوں کے قائم مقام ہوتا ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، غیر منصرف کی شناخت، اسباب منع صرف کی تعیین اور ان کی شرائط کی نشاندہی کرنے کے ساتھ، غیر منصرف کا اعراب بیان کریں:

عُمَرُ صَحَابِيٌّ، هٰذَا حَقْلٌ أَخْضَرُ ، صَفِيَّةُ صَحَابِيَّةٌ، سُعَادُ قَارِئَةٌ، هَمَلَايَا جَبَلٌ، سُعْدٰی طَالِبَةٌ نَشِيْطَةٌ، الشَّجَرَةُ خَضْرَاءُ، أُولٰئِکَ الرِّجَالُ أَذْکِيَاءُ، تِلْکَ حَدَائِقُ، هٰذِهِ شَبَابِيْکُ ، أَحْمَدَ آبَادُ مَدِيْنَةٌ، نُوْرُ عَالَمْ أَدِيْبٌ بَارِعٌ، أَرْشَدُ أَکْبَرُ مِنْ أَحْمَدَ، سَلْمَانُ الفَارِسِيُّ صَحَابِيٌّ، سَعْدَانُ اِسْمُ نَبْتٍ، بَاکِسْتَانُ دَوْلَةٌ .

سبق (۳۱)

۶- اسماء ستہ مکبَّرہ: اسماء ستہ مکبرہ: وہ چھ اسم ہیں جو حالت تصغیر میں نہ ہوں، تثنیہ اور جمع نہ ہوں، اور یاء متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہوں۔ وہ چھ اسم یہ ہیں: أبٌ (باپ)، أَخٌ (بھائی)، حَمٌ (دیور)، هَنٌ (شرم گاہ)، فَمٌ (مُنہ) اور ذُو مَالٍ میں ذُو (مال والا)۔ اِن کا اعراب حالتِ رفعی میں واؤ کے ساتھ، حالت نصبی میں الف کے ساتھ اور حالتِ جری میں یاء کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: جاءَ نِي أبُوکَ، رَأَيْتُ أَبَاکَ، مَرَرْتُ بِأبِيکَ .

۷- تثنیہ: (تعریف گذر چکی)؛ جیسے: رَجُلَانِ (دو مرد)، اس کا اعراب حالتِ رفعی میں الف کے ساتھ، اور حالتِ نصبی وجری میں یائے ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: جَاءَ نِيْ رَجُلَانِ ، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ .

۸- كِلَا اور كِلْتَا: جب کہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں، ان کا اعراب حالتِ رفعی میں الف کے ساتھ، اور حالتِ نصبی وجری میں یائے ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: جَاءَ نِي كِلاَ هُمَا و كِلْتَا هُمَا، رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا وَ كِلْتَيْهِمَا، مَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا وَ كِلْتَيْهِمَا .

كِلَا اور كِلْتَا اگر اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو اِن کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے؛ جیسے: جَاءَ نِي كِلَا الرَّجُلَيْنِ، رَأَيْتُ كِلَا الرَّجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِكِلَا الرَّجُلَيْنِ .

۹- اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ: اِن کا اعراب حالتِ رفعی میں الف کے ساتھ، اور حالتِ نصبی وجری میں یائے ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: جَاءَ نِي إِثْنَانِ وَ إِثْنَتَانِ، رأيتُ اِثْنَيْنِ واِثْنَتَيْنِ، مَرَرْتُ بِإِثْنَيْنِ و إِثْنَتَيْنِ .

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، اسماء ستہ مکبرہ، تثنیہ، كِلَا، كِلْتَا اور إِثْنَانِ، إِثْنَتَان کی شناخت کرنے کے ساتھ، ان میں سے ہر ایک کا اعراب بھی بیان کریں:

آدَمُ أَبُونَا، خَالِدٌ أَخُونَا، أَمَامَ الْبُسْتَانِيِّ طِفْلَتَانِ صَغِيرَتَانِ ، هٰذِهِ حَقِيبَةُ ذَيْنِکَ الطَّالِبَيْنِ، رَجعَ الْإِثْنَانِ، أَكْرِمْنَا الْإِثْنَتَيْنِ، حَضَرَ الْمُعَلِّمَانِ كِلَاهُمَا ،هٰذَا طَعَامٌ ذُوْمِلْحٍ، طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِيْ الْإِثْنَيْنِ .

سبق (۳۲)

۱۰- جمع مذکر سالم: جمع مذکر سالم وہ جمع ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اُس کے واحد کے آخر میں واوٴ ماقبل مضموم یا یائے ماقبل مکسور اور نونِ مفتوح زیادہ کردیا گیا ہو؛ جیسے: مُسْلِمُوْن، مُسْلِمِیْنَ . اس کا اعراب حالتِ رفعی میں واوٴ ماقبل مضموم کے ساتھ اور حالتِ نصبی وجری میں یائے ماقبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: جَاءَ نِی مُسْلِمُوْنَ، رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ .

۱۱- أُولُوْ: اِس کا اعراب حالتِ رفعی میں واوٴ ماقبل مضموم کے ساتھ اور حالتِ نصبی وجری میں یائے ماقبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: جَاءَ نِی أُولُوْمَالٍ، رَأَیْتُ أُولِی مَالٍ، مَرَرْتُ بِأُوْلِی مَالٍ .

۱۲- عِشْرُوْنَ: (بیس) سے تِسْعُوْنَ (نوّے) تک کی دہائیاں، ان کا اعراب حالتِ رفعی میں واوٴ ماقبل مضموم کے ساتھ، اور حالتِ نصبی وجری میں یائے ماقبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے جیسے: جَاءَ نِیْ عِشْرُوْنَ رَجُلًا، رَأَیْتُ عِشْرِیْنَ رَجُلًا، مَرَرْتُ بِعِشْرِیْنَ رَجُلًا .

۱۳- اسم مقصور: اسم مقصور: وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو، خواہ وہ الف باقی رہے؛ جیسے: مُوسٰی، یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوجائے؛ جیسے: عَصًا، اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری کے ساتھ اور حالتِ جری میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: جَاءَ نِی مُوْسٰی، رَأَیْتُ مُوسٰی، مَرَرْتُ بِمُوسٰی .

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، جمع مذکر سالم، کِلَا، کِلْتَا، أُولُوْ، عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ اور اسم مقصور کی شناخت کرنے کے ساتھ، ہر ایک کا اعراب بھی بیان کریں:

أُولٰئِکَ أَصْدِقَاءُ مُحْتَرَمُوْنَ، الْمُسْلِمُوْنَ الصَّالِحُوْنَ فِی الْجَنَّةِ، اللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ، یَتَذَکَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ، اِسْمُه یَحْیٰی، وَاعَدْنَا مُوْسٰی ثَلَاثِیْنَ لَیْلَةً، هُمْ أُولُو عَقْلٍ، کَشَفَ الدُّجٰی، عِنْدِیْ سِتُّوْنَ رُوْبِیَةً .

سبق (۳۴)

۱۴- غیر جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم: غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم: وہ اسم ہے جو تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے علاوہ ہو اور یاء متکلم کی طرف مضاف ہو؛ جیسے: غُلَامِیْ (میرا غلام)۔ اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری کے ساتھ اور حالتِ جری میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: جَاءَ نِی غُلَامِیْ، رَأَیْتُ غُلَامِیْ، مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ.

۱۵- اسم منقوص: اسم منقوص: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یائے لازمہ ماقبل مکسور ہو، خواہ وہ یاء باقی رہے؛ جیسے: اَلْقَاضِیْ، یا اِجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے؛ جیسے: قَاضٍ، اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ جری میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: جَاءَ نِی الْقَاضِیْ، رَأَیْتُ الْقَاضِیَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ.

۱۶- جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم: جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم: وہ جمع مذکر سالم ہے جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو؛ اس کا اعراب حالتِ رفعی میں واؤ تقدیری کے ساتھ اور حالتِ نصبی وجری میں یائے ماقبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: جَاءَ نِیْ مُسْلِمِیَّ، یہ اصل میں مُسْلِمُوْنَ یَ تھا، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا، واؤ اور یاء جمع ہو گئے، پہلا ساکن تھا؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا، مُسْلِمُیَّ ہو گیا، پھر یاء کی مناسبت سے میم کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا، مُسْلِمِیَّ ہو گیا، رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ.

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کریں، نیز غیر جمع مذکر سالم مضاف بہ یاء متکلم، اسم منقوص اور جمع مذکر سالم مضاف بہ یاء متکلم کی شناخت کرنے کے ساتھ، ہر ایک کا اعراب بھی بیان کریں:

هٰذَا كِتَابِیْ، اُدْخُلِیْ فِیْ جَنَّتِیْ، اَلدَّاعِیْ مَجَلَّةٌ، دِهْلِیْ عَاصِمَةٌ، كَرَاتِشِیْ مَدِیْنَةٌ، لَقِیْتُ مُكْرِمِیَّ، اَلْمَعَاصِیْ مُهْلِكَةٌ، هٰؤُلَاءِ مُعَلِّمِیَّ، هٰذَا صِرَاطِیْ.

سبق (۳۴)

وجوہِ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارِع کی قسمیں

فعل مضارِع کی اعراب کے اعتبار سے تین حالتیں ہیں: حالتِ رفعی، حالتِ نصبی اور حالتِ جزمی۔

حالتِ رفعی: وہ حالت ہے جس میں فعل مضارع مرفوع واقع ہو، یہ اُس وقت ہوتا ہے جب کہ فعل مضارع عاملِ ناصب و جازم سے خالی ہو؛ جیسے: يَضْرِبُ .

حالتِ نصبی: وہ حالت ہے جس میں فعل مضارع منصوب واقع ہو، یہ اُس وقت ہوتا ہے جب کہ فعل مضارع پر عاملِ ناصب: "أَنْ"، "لَنْ" وغیرہ داخل ہوں؛ جیسے: لَنْ يَّضْرِبَ .

حالتِ جزمی: وہ حالت ہے جس میں فعل مضارع مجزوم واقع ہو؛ یہ اُس وقت ہوتا ہے جب کہ فعل مضارع پر عاملِ جازم: "لَمْ"، "لَمَّا" وغیرہ داخل ہوں؛ جیسے: لَمْ يَضْرِبْ .

جان لیجئے کہ فعل مضارع کے اعراب تین ہیں: رفع، نصب اور جزم[1]۔

وجوہِ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چار قسمیں ہیں[2]:

۱- فعل مضارِع صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع: وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو، اور تثنیہ، جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیر بارز مرفوع: الف، واؤ اور یاء سے خالی ہو؛ جیسے: يَضْرِبُ. اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جزمی میں سکون کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: هُوَ يَضْرِبُ، لَنْ يَّضْرِبَ، لَمْ يَضْرِبْ .

---

[1] رفع دو شکل میں آتا ہے: (۱) ضمہ کی شکل میں، فعل مضارع کی پہلی تین قسموں میں۔ (۲) نونِ اعرابی کی شکل میں، فعل مضارع کی چوتھی قسم میں۔ نصب بھی دو شکل میں آتا ہے: (۱) فتحہ کی شکل میں، فعل مضارع کی پہلی تین قسموں میں۔ (۲) نونِ اعرابی کو حذف کرنے کی شکل میں، فعل مضارع کی چوتھی قسم میں۔ جزم تین شکل میں آتا ہے: (۱) سکون کی شکل میں، فعل مضارع کی پہلی قسم میں۔ (۲) حرفِ علت کو حذف کرنے کی شکل میں، فعل مضارع کی دوسری اور تیسری قسم میں۔ (۳) نونِ اعرابی کو حذف کرنے کی شکل میں، فعل مضارع کی چوتھی قسم میں۔

[2] پہلی تین اقسام کا تعلق صرف واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم سے ہے، جب کہ چوتھی قسم چاروں تثنیہ، جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر کے صیغوں سے تعلق رکھتی ہے۔

سبق (۳۵)

۲-فعل مضارِع مفرد معتل واوی ویائی: وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں حرف علت: واؤ یا یاء ہو، اور تثنیہ، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیر بارز مرفوع: الف، واؤ اور یاء سے خالی ہو؛ جیسے: **یَغْزُوْ** اور **یَرْمِیْ** . اِس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ جزمی میں لام کلمے کے حذف کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: **ھُوَ یَغْزُوْ و یَرْمِیْ، لَنْ یَّغْزُوَ، لَنْ یَّرْمِیَ، لَمْ یَغْزُ، لَمْ یَرْمِ .**

۳-فعل مضارِع مفرد معتل الفی: وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں حرفِ علت الف ہو اور تثنیہ، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیر بارز مرفوع: الف، واؤ اور یاء سے خالی ہو؛ جیسے: **یَرْضٰی** . اِس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری کے ساتھ اور حالتِ جزمی میں لام کلمہ کے حذف کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: **ھُوَ یَرْضٰی لَنْ یَّرْضٰی، لَمْ یَرْضَ .**

سبق (۳۶)

۴-فعل مضارع صحیح یا معتل باضمائر بارزہ مرفوعہ: وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں نونِ اعرابی کے ساتھ تثنیہ، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمائرِ بارزہ مرفوعہ (الف، واؤ اور یاء) میں سے کوئی ایک ہو؛ جیسے: **یَضْرِبَانِ، یَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبُوْنَ** اور **تَضْرِبِیْنَ** اِس کا اعراب حالتِ رفعی میں نونِ اعرابی کو باقی رکھنے کے ساتھ اور حالتِ نصبی وجزمی میں نونِ اعرابی کو حذف کرنے کے ساتھ ہوتا ہے۔

تثنیہ کی حالتِ رفعی کی مثال: **ھُمَا یَضْرِبَانِ و یَغْزُوَانِ ویَرْمِیَانِ ویَرْضَیَانِ** . جمع مذکر کی حالتِ رفعی کی مثال: **ھُمْ یَضْرِبُوْنَ، ویَغْزُوْنَ، ویَرْمُونَ، ویَرْضَوْنَ** . واحد مؤنث حاضر کی حالتِ رفعی کی مثال: **أَنْتِ تَضْرِبِیْنَ، وتَغْزِیْنَ، وتَرْمِیْنَ، وتَرْضَیْنَ .**

تثنیہ کی حالتِ نصبی کی مثال: **لَنْ یَّضْرِبَا، لَنْ یَّغْزُوَا، لَنْ یَّرْمِیَا، لَنْ یَّرْضَیَا** . حالتِ جزمی کی مثال: **لَمْ یَضْرِبَا، لَمْ یَغْزُوَا، لَمْ یرمِیا ،لَمْ یَرْضَیَا .**

جمع مذکر کی حالتِ نصبی کی مثال: لَنْ یَّضْرِبُوْا، لَنْ یَّغْزُوْا، لَنْ یَّرْمُوْا، لَنْ یَّرْضَوْا . حالتِ جزمی کی مثال: لَمْ یَضْرِبُوْا، لَمْ یَغْزُوْا، لَمْ یَرْمُوْا، لَمْ یَرْضَوْا.

واحد مؤنث حاضر کی حالتِ نصبی کی مثال: لَنْ تَضْرِبِیْ، لَنْ تَغْزِیْ، لَنْ تَرْمِیْ، لَنْ تَرْضَیْ . حالتِ جزمی کی مثال: لَمْ تَضْرِبِیْ، لَمْ تَغْزِیْ ، لَمْ تَرْمِیْ ، لَمْ تَرْضَیْ .

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، وجوہِ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چاروں قسموں کی شناخت کرنے کے ساتھ، ہر قسم کا اعراب بھی بیان کریں:

لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ، یُرِیْدَانِ أَنْ یُّخْرِجَاکُمْ، لَا تَحْزَنِیْ ، نَبْلُوْکُمْ، لَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَهُوْدُ، نَحْنُ لَا نَغْضَبُ وَلَا نَحْزَنُ ، أَنْتَ تَجْرِیْ وَرَاءَ السَّارِقِ، لَا تَصُمِ الْیَوْمَ، أَنْتِ تَجْرِیْنَ وَرَاءَ الْقِطَّةِ، هُوَ یَخْشَی اللّٰهَ .

سبق (۳۷)

عواملِ نحو کا بیان

جان لیجئے کہ عواملِ اعراب کی دو قسمیں ہیں: عاملِ لفظی اور عاملِ معنوی۔

عامل لفظی: وہ عامل ہے جو لفظاً یا تقدیراً کلام میں موجود ہو؛ جیسے: جَاءَ زَیدٌ میں جَاءَ .

عامل معنوی: وہ عامل ہے جو لفظاً یا تقدیراً کلام میں موجود نہ ہو؛ جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ میں ابتداء عامل معنوی ہے۔ عامل لفظی کی تین قسمیں ہیں: (۱) حروفِ عاملہ (۲) افعال (۳) اسمائے عاملہ، اِن کو ہم تین ابواب میں بیان کریں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

باب اول: حروف عاملہ کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں:

پہلی فصل: حروفِ عاملہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) حروفِ عاملہ در اسم (۲) حروفِ عاملہ در فعل۔

حروفِ عاملہ در اسم: وہ حروف ہیں جو اسم میں عمل کرتے ہیں، ان کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) حروفِ جر (۲) حروفِ مشبہ بالفعل (۳) ماولا مشابہ بلیس (۴) لاءِ نفی جنس (۵) حروفِ نداء۔

۱-حروفِ جر: وہ حروف ہیں جو فعل، یا شبہ فعل، یا معنیٔ فعل کا اپنے مابعد اسم کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں، فعل کی مثال؛ جیسے: مَـرَرْتُ بِزَيْدٍ (میں زید کے پاس سے گذرا)۔ شبہ فعل[1] کی مثال؛ جیسے: أَنَا مَارٌّ بِزَيْدٍ (میں زید کے پاس سے گذرنے والا ہوں) معنیٔ فعل[2] کی مثال؛ جیسے: هٰذَا فِي الدَّارِ (یہ گھر میں ہے)۔ حروفِ جر سترہ ہیں:

باء وتاء و کاف ولام و واؤ مُنْذُ مُذْ خَلا ☆ رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِيْ عَنْ عَلىٰ حَتّٰى إلىٰ

یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اُس کے آخری حرف کو جر دیتے ہیں؛ جیسے: اَلْـمَالُ لِزَيْدٍ (مال زید کے لئے ہے)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، عاملِ لفظی، عاملِ معنوی اور حروفِ جر کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں، نیز بتائیں کہ حروفِ جر کیا عمل کرتے ہیں:

يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ، أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، الحَمْدُ لِلّٰهِ، ذَهَبَ حَامِدٌ إِلٰى دُكَّانِ الْـخَبَّازِ، نَبِيْلٌ شَكَرَ لِخَالِدٍ، جَلَسْتُ عَلَى الْبِسَاطِ، الطُّلَّابُ النَّشِيْطُوْنَ فَائِزُوْنَ فِي الْإِمْتِحَانِ، نَحْنُ عِبَادٌ خَائِفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ .

سبق (۳۸)

۲-حروفِ مشبہ بالفعل: وہ حروف ہیں، جو فعل متعدی کے ساتھ لفظاً، معنیً اور عملاً مشابہت رکھتے ہوں۔ یہ چھ ہیں: إِنَّ (بیشک)، أَنَّ (کہ)، كَـأَنَّ (گویا کہ)، لٰكِنَّ (لیکن)، لَيْـتَ (کاش کہ)، لَعَلَّ (شاید کہ)۔ یہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں؛ جیسے: إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ (بے شک زید کھڑا ہے)، زید کو "إِنَّ" کا اسم اور قَائِمٌ کو "إِنَّ" کی خبر کہیں گے۔

---

[1] شبہ فعل: وہ اسم ہے جو عمل میں فعل کے مشابہ ہو اور اُس کا اور فعل کا مادہ ایک ہو؛ جیسے: زَيْـدٌ ضَـارِبٌ میں ضَـارِبٌ (زید مارنے والا ہے)۔ شبہ فعل پانچ ہیں: اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل اور مصدر۔

[2] معنیٔ فعل: فعل کے وہ معنی ہیں جو کلام کے مضمون سے سمجھے جائیں اور جس فعل کے معنی سمجھے جائیں وہ صراحۃً یا تقدیراً کلام میں مذکور نہ ہو؛ جیسے: هٰذَا فِي الدَّارِ میں "ہا" سے "أُنَبِّهُ" اور "ذَا" اسم اشارہ سے "أُشِيْرُ" فعل کے معنی سمجھے جا رہے ہیں۔

جان لیجئے کہ ''إِنَّ'' اور ''أَنَّ'' حرفِ تحقیق ہیں، ''كَأَنَّ'' حرفِ تشبیہ ہے، ''لٰكِنَّ'' حرفِ استدراک، ''لَيْتَ''، حرفِ تمنی اور ''لَعَلَّ'' حرفِ ترجی۔

۳-ماولا مشابہ بلیس: وہ حروف ہیں جو نفی میں اور مبتدا اور خبر پر داخل ہونے میں ''لَيْسَ'' فعل ناقص کے مشابہ ہوں۔ یہ حروف ''لَيْسَ'' فعل ناقص جیسا عمل کرتے ہیں، یعنی اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں؛ جیسا کہ آپ کہیں گے: **مَا زَيْدٌ قائِمًا** (زید کھڑا نہیں ہے)، زید ''ما'' مشابہ بلیس کا اسم ہے اور ''قائِمًا'' اُس کی خبر۔ **لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ** (کوئی مرد تجھ سے افضل نہیں ہے)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، حروفِ مشبہ بالفعل اور **مَا** و **لَا** مشابہ بلیس کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں، نیز بتائیں کہ یہ کیا عمل کرتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ، إِنَّا قَاعِدُوْنَ، عَلِمْتُ أَنَّ عَلْقَمَةَ ذَاهِبٌ، كَأَنَّ رَاشِدًا أَسَدٌ، لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا، لَيْتَ أَخَا عَمْرٍو حَاضِرٌ، لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبَةٌ، غَابَ نَبِيْلٌ لٰكِنَّ فَرِيْدًا حَاضِرٌ، مَا هٰذَا بَشَرًا، مَا الْحُصُوْنُ مَانِعَةً، لَا شَارِعٌ مُزْدَحِمًا، إِنَّمَا ثَمَرَةُ الْعِلْمِ العَمَلُ .

سبق (۳۹)

۴-لائے نفی جنس: وہ حرف ہے جو جنس سے صفت کی نفی کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو؛ جیسے: **لَا كِتَابَ رَجُلٍ جَيِّدٌ** (مرد کی کتاب عمدہ نہیں ہے)۔ لائے نفی جنس کے مدخول کی چار صورتیں ہیں: (۱) معرب منصوب (۲) مبنی برعلامتِ نصب (۳) الغائے عمل (یعنی لفظاً عمل نہ کرنا) (۴) پانچ صورتوں کا جواز۔

۱-اس ''لَا'' کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے اور اِس کی خبر مرفوع ہوتی ہے؛ جیسے: **لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ** (مرد کا کوئی غلام ہوشیار اور گھر میں نہیں ہے)۔

۲-اور اگر ''لا'' کا اسم نکرۂ مفردہ ہو، مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو، تو وہ مبنی برفتحہ ہوتا ہے؛

جیسے: لَا رَجُلَ فِيْ الدَّارِ (گھر میں کوئی مرد نہیں ہے)۔[1]

۳-اور اگر "لا" کے بعد معرفہ ہوتو دوسرے معرفہ کے ساتھ "لا" کا تکرار لازم ہوتا ہے اور "لا"، مُلغیٰ ہوجاتا ہے، یعنی لفظاً کوئی عمل نہیں کرتا، اور وہ معرفہ ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے؛ جیسے: لَا زَيْدٌ عِنْدِيْ وَ لَا عَمْرٌو (میرے پاس نہ زید ہے، نہ عمرو)۔

۴-اور اگر "لا" کے بعد نکرۂ مفردہ دوسرے نکرہ کے ساتھ مکرر ہوتو اُس میں پانچ صورتیں جائز ہیں:

۱-دونوں کا فتحہ، دونوں کو لاء نفی جنس کا اسم مانتے ہوئے؛ جیسے: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .

۲-دونوں کا رفع دونوں جگہ "لَا" کو زائد مانتے ہوئے؛ جیسے: لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ .

۳-پہلے کا فتحہ لاء نفی جنس کا اسم مانتے ہوئے، دوسرے کا رفع پہلے کے محل پر عطف کرتے ہوئے؛ جیسے: لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ .

۴-پہلے کا فتحہ لائے نفی جنس کا اسم مانتے ہوئے، دوسرے کا نصب پہلے کے لفظ پر عطف کرتے ہوئے؛ جیسے: لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةً إِلَّا بِاللّٰهِ .

۵-پہلے کا رفع "لا مشابہ بلیس" کا اسم مانتے ہوئے، دوسرے کا فتحہ لاء نفی جنس کا اسم مانتے ہوئے؛ جیسے: لَاحَوْلٌ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، "لائے نفی جنس" اور اُس کے مدخول کی چاروں صورتوں کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

لَا دِيْنَارَ وَلَادِرْهَمَ لِرَاشِدٍ، يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ، لَا دُكَّانَ فَاكِهَانِيٍّ قَرِيْبٌ، لَا الرَّجُلُ كَرِيْمٌ وَ لَا ابْنُه، لَا دَفْتَرِيْ مَعِيَ وَ لَا قَلَمِيْ، لَاصَاحِبَ جُوْدٍ مَذْمُوْمٌ، لَا صَحْرَاوَاتِ فِيْ أَوْرُبَّا، لَامُؤْمِنِيْنَ قَانِطُوْنَ، لَا عَاصِيًا أَبَاهُ مُوَفَّقٌ .

[1] یہ اُس وقت ہے جب کہ وہ اسم جس پر "لائے نفی جنس" داخل ہے، تثنیہ، جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کے علاوہ ہو؛ اس لئے کہ اگر "لائے نفی جنس" کا مدخول تثنیہ، جمع مذکر سالم یا جمع مؤنث سالم ہو، تو اس صورت میں "لائے نفی جنس" کا مدخول فتحہ پر مبنی نہیں ہوتا؛ بلکہ تثنیہ اور جمع مذکر سالم ہونے کی صورت میں یاء پر مبنی ہوتا ہے، اور جمع مؤنث سالم ہونے کی صورت میں کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ (النحو الواضح ثانویہ ۱/ ۱۳۸)

سبق (۴۰)

۵-حروفِ نداء: وہ حروف ہیں جو کسی کو متوجہ کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں، یہ "أَدْعُوْ" فعل کے قائم مقام ہوتے ہیں؛ جیسے: يَا زَيْدُ . یہ پانچ ہیں: يَا، أَيَا، هَيَا، أَيْ اور ہمزۂ مفتوحہ۔

یہ حروف منادیٰ مضاف کو نصب دیتے ہیں؛ جیسے: يَا عَبْدَ اللّٰهِ (اے اللہ کے بندے)، اور مشابہ مضاف کو؛ جیسے: يَا طَالِعًا جَبَلاً (اے پہاڑ پر چڑھنے والے)، اور نکرۂ غیر معین کو؛ جیسا کہ اندھا کہے: يَا رَجُلاً خُذْ بِيَدِيْ (اے کوئی مرد میرا ہاتھ پکڑ لے)۔

مشابہ مضاف: وہ اسم ہے جو مضاف تو نہ ہو؛ لیکن مضاف کی طرح اُس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر مکمل نہ ہوں؛ جیسے: طَالِعٌ جَبَلاً (پہاڑ پر چڑھنے والا)، اس مثال میں طَالِعٌ کے معنی "جَبَلاً" کے بغیر مکمل نہیں ہورہے ہیں، لہٰذا اس کو مشابہ مضاف کہیں گے۔ اسماء عدد بھی مشابہ مضاف ہوتے ہیں۔

اگر منادیٰ مفرد معرفہ[۱] ہو، یعنی مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو، تو علامتِ رفع پر مبنی ہوگا، علامتِ رفع تین ہیں: (۱) ضمہ، مفرد منصرف صحیح، مفرد منصرف قائم مقام صحیح، جمع مکسر منصرف، جمع مؤنث سالم اور غیر منصرف میں۔ (۲) الف، تثنیہ میں (۳) واؤ، جمع مذکر سالم اور اسماء ستہ مکبرہ میں؛ جیسے: يَا زَيْدُ، يَا زَيْدَانِ، يَا مُسْلِمُوْنَ، يَا مُوْسٰى، يَا قَاضِيْ .

جان لیجئے کہ "أَيْ" اور "ہمزۂ مفتوحہ" قریب کے لئے ہیں، "أَيَا" اور "هَيَا" دور کے لئے ہیں اور "يَا" عام ہے (یعنی قریب و بعید دونوں کے لیے آتا ہے)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ و ترکیب کرنے کے بعد، منادیٰ کی چاروں صورتوں اور حروفِ نداء کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

يَا رَحْمٰنُ اِرْحَمْنَا، يَا أَبَانَا اِسْتَغْفِرْ لَنَا، أَيُّهَا الْحَرِيْصُ اِقْنَعْ، يَا يُوْسُفُ أَعْرِضْ

[۱] خواہ حرفِ نداء کے داخل ہونے سے پہلے معرفہ ہو؛ جیسے: يَا زَيْدُ . یا حرفِ نداء کے داخل ہونے کے بعد معرفہ ہو؛ جیسے: يَا رَجُلُ . واضح رہے کہ حرفِ نداء کے داخل ہونے سے صرف نکرۂ معینہ (یعنی وہ نکرہ جس کا مصداق متعین ہو) معرفہ ہوتا ہے، نکرۂ غیر معینہ (یعنی جس کا مصداق متعین نہ ہو) حرفِ نداء کے داخل ہونے سے معرفہ نہیں ہوتا۔

عَنْ هٰذَا، یَا طَالِبَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، هَیَا صَدِیْقُ أَقِمِ الصَّلَاةَ، یَا مُؤْمِنُوْنَ اِجْتَنِبُوا السَّیِّئَاتِ، یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّةٍ، أَیَا طَالِبًا عِلْمًا اِجْتَهِدْ فِیْ دُرُوْسِکَ .

سبق (۴۱)

دوسری فصل: حروفِ عاملہ درفعل: وہ حروف ہیں جوفعل مضارع میں عمل کرتے ہیں۔اِن کی دوقسمیں ہیں: (۱) حروفِ ناصبہ (۲) حروفِ جازمہ۔

حروفِ ناصبہ: وہ حروف ہیں جوفعل مضارع کونصب دیتے ہیں اوراگراُس کے آخر میں نونِ اعرابی ہوتو اُس کوگرادیتے ہیں۔یہ چار ہیں: أَنْ، لَنْ ، کَیْ، إِذَنْ .

۱- ''أَنْ''؛ جیسے: أُرِیْدُ أَنْ تَقُوْمَ ،''أَنْ ''فعل کےساتھ مصدرکےمعنی میں ہوتا ہے، چناں چہ یہ أُرِیْدُ قِیَامَکَ کے معنی میں ہے(میں تیرے کھڑے ہونے کوچاہتا ہوں)،اسی وجہ سے اس کو''أَنْ مصدریہ'' کہتے ہیں۔

۲- ''لَنْ''؛ جیسے: لَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ (زید ہرگزنہیں نکلےگا)،''لَنْ''نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے۔

۳-''کَیْ''،اِس کا ماقبل مابعد کے لئے علت ہوتا ہے؛ جیسے: أَسْلَمْتُ کَیْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہوجاؤں)۔

۴-''إِذَنْ''؛ جیسے: إِذَنْ أُکْرِمَکَ (تب تو میں تیرا اکرام کروں گا)،اُس شخص کے جواب میں جو کہے: أَنَا آتِیْکَ غَدًا (میں کل تیرے پاس آؤں گا)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد،حروفِ ناصبہ کا عمل بیان کریں، نیز خط کشیدہ کلمات میں وجوہِ اعراب کےاعتبار سےفعل مضارع کی قسم متعین کریں:

یُرِیْدُوْنَ أَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ، لَنْ یَّرْجِعَ إِلٰی بَیْتِهٖ، إِذَنْ تَطْلُبَ الْعِلْمَ، یَجِبُ عَلَیْکُمْ أَنْ تَکْتُبُوْا الْوَاجِبَاتِ الْمَنْزِلِیَّةَ، لَنْ نَلْعَبَ الْکِرِیْکِتَ، جَلَسُوْا کَیْ یَحْفَظُوْا الدُّرُوْسَ الْمَاضِیَةَ .

سبق (۴۲)

جان لیجئے کہ ''أَنْ'' چھ حروف کے بعد مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے:

۱- ''حتّٰی'' کے بعد؛ جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی أَدْخُلَ الْبَلَدَ (میں گذرا، یہاں تک کہ شہر میں داخل ہوگیا)۔

۲- ''لامِ جحد'' کے بعد، لامِ جحد: وہ لام جارہ ہے جو ''کَانَ'' منفی کی خبر پر، نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے؛ جیسے: ﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ﴾ (ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو عذاب دے)۔

۳- اُس ''أَوْ'' کے بعد جو ''إِلٰى'' یا ''إِلَّا'' کے معنی میں ہو؛ جیسے: لَأَلْزَمَنَّكَ أَوْ تُعْطِيَنِيْ حَقِّي (میں تجھ سے ضرور چمٹا رہوں گا، یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دیدے)۔

۴- ''واوِ صرف'' کے بعد، واوِ صرف: ایسا واوٴ عاطفہ ہے جو معطوف اور معطوف علیہ کے اجتماع اور ایک ساتھ ہونے پر دلالت کرے۔ اِس کے بعد فعل مضارع ''أَنْ مقدرہ'' کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے، بشرطیکہ اُس سے پہلے نفی محض یا طلبِ محض ہو؛ جیسے: لَا تَأْكُلِ السَّمَكَ وَ تَشْرَبَ اللَّبَنَ (دودھ پینے کے ساتھ مچھلی مت کھاوٴ)۔[1]

۵- ''لامِ کَیْ'' کے بعد، لامِ کَیْ: وہ لام جارّہ ہے جس کا ماقبل مابعد کے لئے علت ہو؛ جیسے: قَامَ زَيْدٌ لِيَذْهَبَ (زید کھڑا ہوا تاکہ جائے)۔

۶- اُس ''فاء'' کے بعد جو چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو:

(۱) امر؛ جیسے: زُرْنِيْ فَأُكْرِمَكَ (آپ مجھ سے ملاقات کریں تو میں آپ کا اکرام کروں گا)۔(۲) نہی؛ جیسے: لَا تَشْتِمْنِيْ فَأُهِيْنَكَ (تم مجھے گالی نہ دو، ورنہ میں تمہیں ذلیل کروں گا)۔(۳) نفی؛ جیسے: مَا تَأْتِيْنَا فَتُحَدِّثَنَا (آپ ہمارے پاس نہیں آتے کہ ہم سے بات کریں)۔(۴) استفہام؛ جیسے: أَيْنَ بَيْتُكَ فَأَزُوْرَكَ (کہاں ہے آپ کا گھر کہ میں آپ کی زیارت کروں)۔(۵) تمنی؛ جیسے: لَيْتَ لِيْ مَالًا فَأُنْفِقَ مِنْهُ (کاش میرے لئے کچھ مال ہوتا تو میں اُس میں سے خرچ کرتا)۔(۶) عرض؛ جیسے: أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا (آپ

---

[1] (النحو الوافی ۴/۳۱۵) واوٴ صرف کی ترکیب کے قاعدہ کے لیے دیکھئے: (ص:۹۶)

ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ خیر کو پہنچیں)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، خط کشیدہ کلمات میں وجوہِ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی قسم متعین کرنے کے ساتھ، عاملِ ناصب کی نشان دہی کریں:

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ، أَقِمِ الصَّلَاةَ فَتَدْخُلَ الْجَنَّةَ، لَا تَعْصِ اللّٰهَ فَتُعَذَّبَ، مَا كَانَ الطَّالِبُ لِيَنْجَحَ بِغَيْرِ اِجْتِهَادٍ، لَيْتَ لِيْ مَالًا فَأَحُجَّ الْبَيْتَ، أَيْنَ الْمَاءُ فَأَشْرَبَهُ، أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فَتَنْجُوَ، لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهُ، لَأَجْتَهِدَنَّ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ أَوْ أَفُوْزَ، مَا تَجْتَهِدُوْنَ فَتَنْجَحُوْا فِي الْإِمْتِحَانِ .

سبق (۴۳)

حروفِ جازمہ: وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور اگر اُس کے آخر میں حرفِ علت یا نونِ اعرابی ہو تو اُس کو گرا دیتے ہیں۔ یہ پانچ ہیں:

(۱) ''لَمْ'' (۲) ''لَمَّا''، یہ دونوں فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں؛ جیسے: لَمْ يَنْصُرْ (اُس نے مدد نہیں کی)، لَمَّا يَنْصُرْ (اُس نے اب تک مدد نہیں کی)۔

(۳) ''لام امر''، لام امرِ: وہ لامِ مکسور ہے جو فعل میں طلب کے معنی پیدا کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو؛ جیسے: لِيَنْصُرْ (چاہئے کہ وہ مدد کرے)۔

(۴) ''لائے نہی''، لائے نہی: وہ لا ہے جو فعل میں نہ کرنے کی طلب کے معنی پیدا کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو؛ جیسے: لَا تَنْصُرْ (تو مدد مت کر)۔

(۵) ''إِنْ'' شرطیہ؛ جیسے: إِنْ تَنْصُرْ أَنْصُرْ (اگر تو مدد کرے گا تو میں بھی مدد کروں گا)۔

سبق (۴۴)

جان لیجئے کہ ''إِنْ شرطیہ'' دو جملوں پر داخل ہوتا ہے؛ جیسے: إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا)، پہلے جملے کو شرط کہتے ہیں اور دوسرے جملے کو جزاء؛ ''إِنْ'' مستقبل کے لئے آتا ہے اگرچہ فعل ماضی پر داخل ہو؛ جیسے: إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو مارے گا تو میں

بھی ماروں گا)؛ مگر یہاں جزم تقدیری ہوگا؛ اس لئے کہ ماضی معرب نہیں ہے۔

جان لیجئے کہ: جب شرط کی جزاء: جملہ اسمیہ، امر، نہی یا دعاء ہو، تو جزاء میں ''فاء'' لانا واجب ہے؛ جیسا کہ آپ کہیں گے: إِنْ تَأْتِنِيْ فَأَنْتَ مُكْرَمٌ (اگر تو میرے پاس آئے گا تو تیری عزت کی جائے گی)، إِنْ رَأَيْتَ زَيْدًا فَأَكْرِمْهُ (اگر تو زید کو دیکھے تو اُس کا اکرام کر)، إِنْ أَتَاكَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ (اگر عمرو تیرے پاس آئے تو اُسے ذلیل نہ کر)، إِن أَكْرَمْتَنِيْ فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا (اگر تو میری عزت کرے تو اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے)۔[1]

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، وجوہِ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی قسم متعین کر کے، عاملِ جازم کی شناخت کریں، نیز جزا میں فاء لانے کی وجہ بیان کریں:

لَمْ نَذْهَبْ إِلَى الْحَدِيْقَةِ، ذَهَبَ الرَّسُوْلُ وَلَمَّا يَعُدْ، لِيَجْتَنِبْ كَثْرَةَ الْمِزَاحِ، لَا تَأْكُلُوْا السُّحْتَ، إِنْ تُضَيِّعْ مِنْ وَقْتِكَ تَنْدَمْ عَلَيْهِ، لِيُوَقِّرْ صَغِيْرُكُمْ كَبِيْرَكُمْ. إِنْ سَعَيْتَ فِي الْخَيْرِ فَسَعْيُكَ مَشْكُوْرٌ، إِنْ شَتَمَكَ أَحَدٌ فَلَا تَشْتِمْهُ، إِنْ زُرْتَ مُسْلِمًا فَسَلِّمْ عَلَيْهِ.

سبق (۴۵)

بابِ دوم افعال کے عمل کے بیان میں

مرفوعات: نو ہیں: فاعل، نائب فاعل، مبتدا، خبر، حروفِ مشبہ بالفعل کی خبر، ما ولا مشابہ بلیس کا اسم، لائے نفی جنس کی خبر، افعالِ ناقصہ کا اسم اور افعالِ مقاربہ کا اسم۔

منصوبات: بارہ ہیں: مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، حال، تمیز، حروف مشبہ بالفعل کا اسم، ما ولا مشابہ بلیس کی خبر، لاءِ نفی جنس کا اسم، افعالِ ناقصہ کی خبر اور مستثنیٰ۔

[1] اسی طرح اگر جزاء فعل ماضی ''قَدْ'' کے ساتھ، یا فعل ماضی منفی ''لَا'' یا ''مَا'' کے ساتھ، یا فعل مضارع منفی ''لَنْ''، ''مَا'' یا ''إِنْ'' نافیہ کے ساتھ، یا فعل مضارع مثبت ''سین'' یا ''سَوْفَ'' کے ساتھ، یا جملہ انشائیہ، یا ایسا جملہ فعلیہ ہو جس کا فعل جامد ہو، تو وہاں بھی جزاء میں ''فاء'' لانا ضروری ہے۔ اور اگر جزاء فعل ماضی بغیر ''قد'' کے ہو تو اُس کے شروع میں ''فاء'' لانا جائز نہیں۔ اور اگر جزاء فعل مضارع مثبت، یا فعل مضارع منفی بہ لا ہو تو وہاں ''فاء'' لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں۔

مجرورات: دو ہیں: (۱) مضاف الیہ (۲) وہ اسم جس پر حرفِ جر داخل ہو۔
فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) فعل ناقص (۲) فعلِ تام۔
فعلِ ناقص: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو؛ بلکہ فاعل کی خبر یعنی صفت بیان کرنے کا محتاج ہو؛ جیسے: کَانَ، صَارَ وغیرہ۔
فعلِ تام: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے، یعنی فاعل کی صفت بیان کرنے کا محتاج نہ ہو؛ جیسے: نَصَرَ وغیرہ۔ پھر فعل کی دو قسمیں ہیں: فعلِ لازم اور فعل متعدی۔
فعلِ لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے، یعنی اُسے مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو؛ جیسے: ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا)۔
فعلِ متعدی: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو؛ بلکہ اُسے مفعول بہ کی ضرورت ہو؛ جیسے: ذَكَرْتُ اللّٰهَ (میں نے اللہ کا ذکر کیا)۔

سبق (۴۶)

جان لیجئے کہ کوئی فعل ایسا نہیں ہے جو عامل نہ ہو؛ عمل کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) فعل معروف (۲) فعل مجہول۔
فعلِ معروف: وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو، یعنی اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ (زید نے مارا)۔
فعل مجہول: وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول بہ کی طرف ہو؛ یعنی اس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ (زید مارا گیا)۔
جان لیجئے کہ فعل معروف، خواہ لازم ہو یا متعدی، فاعل کو رفع دیتا ہے؛ جیسے: قَامَ زَيْدٌ (زید کھڑا ہوا)، ضَرَبَ عمرٌو (عمرو نے مارا)۔ اور سات اسموں کو نصب دیتا ہے: (۱) مفعول مطلق کو جیسے: قَامَ زَيْدٌ قِيَامًا (زید اچھی طرح کھڑا ہوا)، ضَرَبَ زَيْدٌ ضَرْبًا (زید نے خوب مارا)۔ (۲) مفعول فیہ کو؛ جیسے: صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا)، جَلَسْتُ فَوْقَكَ (میں تیرے اوپر بیٹھا)۔ (۳) مفعول معہ کو؛ جیسے: جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (سردی آئی جُبّوں کے

ساتھ)۔(۴) مفعول لہ کو؛ جیسے: قُمْتُ إِكْرَامًا لِزَيْدٍ (میں زید کے اکرام کے لئے کھڑا ہوا)، ضَرَبْتُهُ تَادِيبًا (میں نے اس کو ادب سکھانے کے لئے مارا)۔(۵) حال کو؛ جیسے: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا (زید آیا سوار ہونے کی حالت میں)۔(۶) تمیز کو، جب کہ فاعل کی طرف فعل کی نسبت میں ابہام ہو؛ جیسے: طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا (زید اچھا ہوگیا نفس کے اعتبار سے)۔(۷) مستثنیٰ کو؛ جیسے: جَاءَ نِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)۔ فعل متعدی مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے؛ جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید نے عمرو کو مارا)۔اور یہ عمل فعلِ لازم کا نہیں ہوتا ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، فعل لازم، فعل متعدی، فعل معروف اور فعل مجہول کی شناخت کرکے، فعل معروف کا عمل بیان کریں:

جَلَسْتُ عَلَى الْكُرْسِيِّ، فَرِحَ شُعْبَةُ بِالزَّهْرَةِ، شَرَحَ الْمُعَلِّمُ الدَّرْسَ، قَرَأَتْ سُعَادُ الْمَجَلَّةَ، فُتِحَتْ نَافِذَةُ الْحُجْرَةِ، يَلْعَبُ هِشَامٌ بِالْكُرَةِ، سَمِعَ صَوْتُ الْمُؤَذِّنِ .

سبق (۴۷)

فاعل: وہ اسم ہے جس سے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل ہو اور اُس فعل یا شبہ فعل کی اُس اسم کی طرف اسناد کی گئی ہو اس طور پر کہ وہ فعل یا شبہ فعل اُس اسم کے ساتھ قائم ہو؛ جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ میں زید (زید نے مارا)۔

مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جو کسی فعل (یا شبہ فعل) کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اُس فعل (یا شبہ فعل) کے معنی میں ہو؛ جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں ضَرْبًا (میں نے خوب مارا)، قُمْتُ قِيَامًا میں قیامًا (میں اچھی طرح کھڑا ہوا)۔

مفعول فیہ: وہ اسمِ زمان یا مکان ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو؛ اِس کو ظرف بھی کہتے ہیں ظرف کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ظرفِ زمان؛ جیسے: صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ میں يَوْمَ (میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا)۔
(۲) ظرفِ مکان؛ جیسے: جَلَسْتُ عِنْدَكَ میں عِنْدَ (میں تیرے پاس بیٹھا)۔

مفعول معہ: وہ اسم ہے جو ''واؤ'' بمعنی مع کے بعد مذکور ہو؛ جیسے: جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ میں وَالجُبَّاتِ (سردی آئی جبّوں کے ساتھ)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، فاعل، مفعولِ مطلق، مفعول فیہ اور مفعول معہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

لَعِبَ حَسَنٌ لَعِبًا، أَكَلَ عَلِيٌّ أُكُلَتَيْنِ، مَكَثْتُ بِدِهْلِي شَهْرًا، وَقَفْتُ أَمَامَ الْمِرْآةِ، جَلَسَ الْأَبُ وَالْأُسْرَةَ، قَرَأَ الطُّلَّابُ وَالْمُعَلِّمَ، اِخْتَفَى الْوَلَدُ وَرَاءَ الشَّجَرَةِ .

سبق (۴۸)

مفعول لہ: وہ اسم ہے جو ایسی چیز پر دلالت کرے جو فعلِ مذکور کا سبب ہو؛ جیسے: قُمْتُ إِكْرَامًا لِزَيْدٍ میں إکرامًا (میں زید کے اکرام کے لئے کھڑا ہوا)۔

حال: وہ اسم نکرہ ہے جو بوقتِ صدورِ فعل فاعل کی حالت پر دلالت کرے؛ جیسے: جَاءَ زيْدٌ رَاكِبًا میں رَاكِبًا (زید آیا سوار ہونے کی حالت میں)۔ یا بوقتِ وقوع فعل مفعول بہ کی حالت پر دلالت کرے؛ جیسے: ضَرَبْتُ زيدًا مَشْدُوْدًا میں مَشْدُودًا (میں نے زید کو مارا، درآں حالیکہ وہ بندھا ہوا تھا)۔ یا فاعل اور مفعول بہ دونوں کی حالت پر دلالت کرے؛ جیسے: لَقِيْتُ عَمْرًا رَاكِبَيْنِ میں رَاكِبَيْنِ (میں نے عمرو سے ملاقات کی، درآں حالیکہ ہم دونوں سوار تھے)۔

ذوالحال: وہ فاعل یا مفعول بہ ہے جس کی حالت بیان کی جائے؛ جیسے: جَاء زيدٌ رَاكِبًا اور ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا میں زید۔[1]

ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے، اور اگر نکرہ ہو تو حال کو اُس پر مقدم کر دیتے ہیں؛ جیسے: جَاءَ نِيُ رَاكِبًا رَجُلٌ (میرے پاس ایک مرد آیا سوار ہونے کی حالت میں)۔

اور حال جملہ خبریہ بھی ہوتا ہے؛ جیسے: رَأَيْتُ الْأَمِيْرَ وَ هُوَ رَاكِبٌ میں هُوَ رَاكِبٌ (میں نے امیر کو دیکھا درآں حالیکہ وہ سوار تھے)۔

[1] کبھی ذوالحال مضاف الیہ بھی ہوتا ہے؛ جیسے: ﴿بل اتبع ملّةَ إبراهيمَ حنيفًا﴾ میں ابراہیم مضاف الیہ ذوالحال ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، مفعول لہ اور حال کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

رَجَعَ الْجَيْشُ ظَافِرًا، أَقْبَلَ الْمَظْلُوْمُ بَاكِيًا، لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ كَدِرًا، قُمْ اِحْتِرَامًا لِلْأُسْتَاذِكَ، يُسَافِرُ الطُّلَّابُ إِلٰى دِيُوْبَنْدَ طَلَبًا لِلْعِلْمِ، حَضَرَ الضُّيُوْفُ وَالْمُضِيْفُ غَائِبٌ .

سبق (۴۹)

تمیز: وہ اسم نکرہ ہے جو ابہام (یعنی پوشیدگی) کو دور کرے: یا تو عدد سے؛ جیسے: عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا میں دِرْهَمًا (میرے پاس گیارہ درہم ہیں)، یا وزن سے؛ جیسے: عِنْدِيْ رِطْلٌ زَيْتًا میں زَيْتًا (میرے پاس ایک رطل زیتون کا تیل ہے)، یا پیمانہ سے؛ جیسے: عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا میں بُرًّا (میرے پاس دو قفیز گیہوں ہیں)، یا پیمائش سے؛ جیسے: مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا میں سحَابًا (آسمان میں ہتھیلی کے برابر بھی بادل نہیں ہے)۔ یا نسبت سے جیسے: طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا میں نفسًا (زید اچھا ہو گیا نفس کے اعتبار سے)۔

مُمَیَّز: وہ اسم ہے جس سے ابہام دور کیا جائے؛ جیسے: عِنْدِيْ رِطْلٌ زَيْتًا میں رطلٌ .

مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو؛ جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا میں عمرًا (زید نے عمرو کو مارا)۔

جان لیجئے کہ یہ تمام منصوبات جملہ پورا ہونے کے بعد ہوتے ہیں، جملہ فعل اور فاعل سے پورا ہو جاتا ہے، اسی وجہ سے کہتے ہیں: اَلْمَنْصُوبَاتُ فَضْلَةٌ (منصوبات زائد ہیں)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، تمیز اور مفعول بہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

شَرِبْتُ رِطْلًا لَبَنًا، لَا أَمْلِكُ شِبْرًا أَرْضًا، اِشْتَرَيْتُ قَدْحًا سِمْسِمًا، اِعْتَدَلَ الرَّجُلُ قَامَةً، كَتَبَ الْوَلَدُ الدَّرْسَ، فَتَحَ التِّلْمِيْذُ الْكُرَّاسَةَ، مَاجِدٌ يَذْكُرُ اللّٰهَ .

سبق (۵۰)

فاعل کی قسمیں

فصل: جان لیجئے کہ فاعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) اسم ظاہر (۲) اسم ضمیر۔

اسم ظاہر: وہ اسم ہے جو ضمیر کے علاوہ ہو؛ جیسے: **ضَرَبَ زَیْدٌ** میں زید (زید نے مارا)۔

ضمیر کی دو قسمیں ہیں: (۱) ضمیر بارز، یعنی جو لفظوں میں موجود ہو؛ جیسے: **ضَرَبْتُ** میں **تُ** (میں نے مارا)۔ (۲) ضمیر مستتر، یعنی جو لفظوں میں موجود نہ ہو؛ بلکہ پوشیدہ ہو؛ جیسے: **زَیْدٌ ضَرَبَ** میں "**ضربَ**" کا فاعل "**ھو**" ضمیر ہے، جو اُس میں پوشیدہ ہے۔

جان لیجئے کہ جب فاعل مؤنثِ حقیقی یا مؤنث کی ضمیر ہو، تو فعل میں علامتِ تانیث لانا واجب ہے؛ جیسے: **قَامَتْ ھِنْدٌ** اور **ھِنْدٌ قَامَتْ**، یعنی **قَامَتْ ھِیَ** (ہندہ کھڑی ہوئی)۔

اور اگر فاعل اسم ظاہر مؤنثِ غیر حقیقی یا اسم ظاہر جمع تکسیر ہو تو فعل میں علامتِ تانیث لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں؛ جیسے: **طَلَعَ الشَّمْسُ** اور **طَلَعَتِ الشَّمْسُ** (سورج طلوع ہوا)، **قَالَ الرِّجَالُ** اور **قَالَتِ الرِّجَالُ** (بہت سے مردوں نے کہا)۔

دوسری قسم: فعلِ مجہول ہے، جان لیجئے کہ فعلِ مجہول فاعل کے بجائے، مفعول بہ کو رفع دیتا ہے اور باقی مفعولات کو نصب؛ جیسے: **ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، أَمَامَ الْأَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا فِی دَارِهٖ تَادِیْبًا وَالْخَشْبَةَ** (زید کی پٹائی کی گئی جمعہ کے دن امیر کے سامنے، سخت پٹائی، اُس کے گھر میں، ادب سکھانے کے لئے، لاٹھی سے)۔ فعلِ مجہول کو فعل مالم یسم فاعلہ اور اُس کے مرفوع کو مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ کہتے ہیں۔

مفعول مالم یسم فاعلہ یا نائب فاعل: ہر ایسا مفعول ہے جسے فاعل کو حذف کر کے فاعل کی جگہ رکھ دیا گیا ہو؛ جیسے: **ضُرِبَ زَیْدٌ** میں زید۔ فعل مجہول کو مذکر و مؤنث لانے میں، نائب فاعل کا وہی حکم ہے جو فاعل کا ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد بتائیں کہ فاعل اور نائب فاعل اسم ظاہر

ہیں یا اسم ضمیر؟ ضمیر بارز ہے یا ضمیر مستتر؟ نیز فاعل اور نائب فاعل کے فعل کو مذکر اور مؤنث لانے کی وجہ بیان کریں، اور اگر کہیں دو صورتیں جائز ہوں تو اُس کی وضاحت کریں:

سُعَادُ فَتَحَتِ البَابَ، أَرُكَبُ الدَّرَّاجَةَ، أَنْتِ قَرَأْتِ الْقِصَّةَ، أُرْضِعَتْ شَاةٌ حَمَلًا، لَعِبَتْ فَاطِمَةُ، جَاءَتِ الْغِلْمَانُ، اِنْتَهَتِ الْحَرْبُ، قُطِفَتِ الزَّهْرَةُ، تُهَذَّبُ الْبِنْتُ .

سبق (۵۱)

فعل متعدی کی قسمیں

فصل : جان لیجئے کہ فعلِ متعدی کی چار قسمیں ہیں:

۱-متعدی بیک مفعول : وہ فعل متعدی ہے جس کو ایک مفعول بہ کی ضرورت ہو؛ جیسے : ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا میں ضَرَبَ (زید نے عمرو کو مارا)۔

۲-ایسا متعدی بدو مفعول جس کے ایک مفعول پر اکتفاء کرنا جائز ہو؛ مثلاً: أَعْطٰى اور اُس کے ہم معنی: سَأَلَ، مَنَحَ ،كَسَا، أَلْبَسَ وغیرہ؛ جیسے: أَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا میں أَعْطٰى (میں نے زید کو ایک درہم دیا)، یہاں أَعْطَيْتُ زيدًا کہنا بھی جائز ہے۔

۳-ایسا متعدی بدو مفعول جس کے ایک مفعول پر اکتفاء کرنا جائز نہ ہو، یہ افعالِ قلوب میں ہوتا ہے۔

افعالِ قلوب: وہ افعال ہیں جن کا تعلق دل سے ہو۔ یہ سات ہیں: عَلِمْتُ، رَأَيْتُ ، وَجَدْتُ (یقین کے لئے)، ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ (شک کے لئے) اور زَعَمْتُ (شک اور یقین دونوں کے لئے)۔ یہ افعال مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں؛ جیسے: عَلِمْتُ زَيْدًا فاضِلًا (میں نے یقین کیا کہ زید فاضل ہے) ظَنَنْتُ زَيْدًا عَالِمًا (میں نے گمان کیا کہ زید عالم ہے)۔

۴-متعدی بسہ مفعول: وہ فعل متعدی ہے جسے تین مفعولوں کی ضرورت ہو؛ مثلاً: أَعْلَمَ ، أَرٰى، أَنْبَأَ، أَخْبَرَ، خَبَّرَ، نَبَّأَ اور حَدَّثَ؛ جیسے: أَعْلَمَ اللّٰهُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا (اللہ نے زید کو علم دیا کہ عمرو فاضل ہے)۔

جان لیجئے کہ یہ تمام مفعولات مفعول بہ ہیں، بابِ ''عَلِمْتُ'' کے دوسرے مفعول، بابِ ''أَعْلَمْتُ'' کے تیسرے مفعول، مفعول لہ اور مفعول معہ کو نائب فاعل نہیں بنایا جاسکتا، اور دوسرے مفعولوں کو نائب فاعل بنایا جاسکتا ہے۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ بابِ ''أَعْطَيْتُ'' کے دوسرے مفعول کے بجائے، پہلے مفعول کو نائب فاعل بنایا جائے۔[1]

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، فعل متعدی کی قسم متعین کریں:

زَرَعَ الْفَلَّاحُ الْقَصَبَ، ظَنَنْتُ الْجَوَّ مُعْتَدِلًا، يَكْسُوْ الْعِلْمُ أَهْلَه وَقَارًا، خَبَّرْتُ الْمُسَافِرِيْنَ الْقِطَارَ مُتَأَخِّرًا، رَأَيْتُ الصُّلْحَ خَيْرًا، حَدَّثْتُ الْأَوْلَادَ السِّبَاحَةَ نَافِعَةً .

سبق (۵۲)

افعالِ ناقصہ

افعالِ ناقصہ: وہ افعال ہیں جو اپنی صفت کے علاوہ فاعل کو مخصوص صفت کے ساتھ ثابت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں؛ جیسے: **كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا** (زید کھڑا تھا)، اِس مثال میں ''کان'' نے اپنی صفت مصدر کون کے علاوہ، فاعل زید کو صفتِ قیام کے ساتھ ثابت کردیا ہے۔

---

[1] صاحبِ النحو الوافی کی رائے یہ ہے کہ ''بابِ عَلِمْتُ'' کے دوسرے مفعول اور ''بابِ أَعْلَمْتُ'' کے تیسرے مفعول کو نائب فاعل بنانا جائز ہے؛ لیکن ایسا کرنا خلافِ اولیٰ ہے۔

فائدہ: چار چیزیں نائب فاعل بن سکتی ہیں: (۱) مفعول بہ (۲) مصدر، بشرطیکہ اہل عرب اس کو ہمیشہ منصوب نہ پڑھتے ہوں، نیز اس کے ساتھ کوئی ایسا دوسرا لفظ ہو جس سے اس نے اپنے مبہم معنی کے علاوہ زائد معنی حاصل کرلئے ہوں؛ جیسے: فُهِمَ فَهْمٌ عَمِيْقٌ، فُهِمَ فَهْمُ الْعَبَاقِرَةِ . (۳) ظرف، بشرطیکہ اس کے لئے نصب لازم نہ ہو، نیز اس کے ساتھ کوئی ایسا دوسرا لفظ ہو جس سے اس نے اپنے معنیٔ ظرفی کے علاوہ زائد معنی حاصل کرلئے ہوں؛ جیسے: نُوْدِيَ سَاعَةُ الْبَيْعِ . (۴) جار مجرور، بشرطیکہ حرفِ جر مُذْ، مُنْذُ، حَتّٰى، رُبَّ، خَلَا، عَدَا، حَاشَا، بائے قسم، تائے قسم، واوِ قسم اور لامِ قسم کے علاوہ ہو، نیز مجرور یا تو کسی اسم کی طرف مضاف ہو، یا اس کی کوئی صفت لائی گئی ہو؛ جیسے: أُخِذَ مِنْ حَقْلٍ نَاضِجٍ، قُطِعَ فِيْ طَرِيْقِ الْمَاءِ .

پانچ چیزیں نائب فاعل نہیں بن سکتیں: (۱) حال (۲) مستثنیٰ (۳) مفعول معہ (۴) وہ تمیز جس کے لئے نصب لازم ہو (۵) مفعول لہ۔ دیکھئے: النحو الوافی (۲/ ۹۹-۱۰۸)

یہ سترہ ہیں: کَانَ ،صَارَ، ظَلَّ، بَاتَ، أَصْبَحَ، أَضْحٰی، أَمْسٰی، عَادَ، آضَ، غَدَا، رَاحَ، مَازَالَ، مَاانْفَکَّ، مَابَرِحَ، مَافَتِيَ، مَادَامَ اورلَیْسَ بھی[1]

یہ افعال صرف فاعل پر پورے نہیں ہوتے؛ بلکہ خبر کے محتاج ہوتے ہیں، اسی وجہ سے اِن کو ''افعالِ ناقصہ'' کہتے ہیں، یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، اور مسند الیہ کو رفع اور مسند کو نصب دیتے ہیں؛ جیسے: کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا، مرفوع کو ''کَانَ'' کا اسم کہیں گے اور منصوب کو ''کَانَ'' کی خبر۔ اور باقی کو اسی پر قیاس کرلو۔[2]

جان لیجئے کہ اِن افعال میں سے بعض، بعض احوال میں صرف فاعل پر پورے ہو جاتے ہیں، جیسے: کَانَ مَطَرٌ (بارش ہوئی) حَصَلَ کے معنی میں، اِس کو ''کان تامّہ'' کہتے ہیں۔

اور ''کان'' زائدہ بھی ہوتا ہے۔

کَانَ زائدہ: وہ کانَ ہے جس کے حذف کر دینے سے معنی میں کوئی خرابی پیدا نہ ہو؛ جیسے: مَا کَانَ أَصَحَّ عِلْمَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ (کس قدر صحیح ہے متقدمین کا علم)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، افعالِ ناقصہ، کانَ تامہ اور کانَ زائدہ کی شناخت کرکے افعال ناقصہ کا عمل بیان کریں:

کَانَ الْبَیْتُ نَظِیْفًا، صَارَ الثَّوْبُ قَصِیْرًا، لَیْسَ الْعَامِلُ نَشِیْطًا، أَصْبَحَ الْجَوُّ مُمْطِرًا، أَمْسَی الزَّهْرُ ذَابِلًا، ظَلَّ الْمَطَرُ غَزِیْرًا، مَا زَالَ الْحَرُّ شَدِیْدًا، مَا بَرِحَ الْمَرِیْضُ نَائِمًا، مَا انْفَکَّ الْقُضَاةُ عَادِلِیْنَ، کَانَ الْأَمْنُ، القِطَارُ کَانَ قَادِمٌ .

[1] کچھ افعال اور ہیں جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، وہ یہ ہیں: رَجَعَ، وَقَعَ، اِسْتَحَالَ، قَعَدَ، حَارَ، اِرْتَدَّ، تَحَوَّلَ، جَاءَ، یہ تمام افعال معنی اور عمل میں ''صَارَ''، فعلِ ناقص کے مانند ہیں۔ دیکھئے: النحو الوافی (۱/ ۴۹۸-۴۹۹)

[2] جو عمل افعالِ ناقصہ کرتے ہیں وہی عمل ان کے مصادر اور مشتقات بھی کرتے ہیں۔ افعالِ ناقصہ تین طرح کے ہیں:
(۱) بعض وہ ہیں جن سے صرف فعل ماضی آتا ہے؛ جیسے: لَیْسَ، مَادَامَ .
(۲) بعض وہ ہیں جن سے صرف ماضی، مضارع اور اسم فاعل آتا ہے؛ جیسے: مَازَالَ، مَابَرِحَ، مَافَتِيَ، مَا انْفَکَّ .
(۳) بعض وہ ہیں جن سے ماضی، مضارع، امر، مصدر اور بہ استثناء اسم مفعول باقی تمام مشتقات آتے ہیں؛ جیسے: کَانَ صَارَ أَصْبَحَ، أَضْحٰی، أَمْسٰی، بَاتَ، ظَلَّ . دیکھئے: النحو الوافی (۱/ ۵۰۷-۵۰۸)

سبق (۵۳)

افعالِ مقاربہ

افعالِ مقاربہ: وہ افعال ہیں جو خبر کو فاعل سے قریب کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں؛ جیسے: عَسٰی زَیْدٌ أَنْ یَّخْرُجَ (امید ہے کہ زید نکلے)۔ یہ چار ہیں: عَسٰی، کَادَ، کَرَبَ أَوْشَکَ.[1] یہ افعال "کَانَ" کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں؛ مگر یہ کہ ان کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے "أَنْ" کے ساتھ؛ جیسے: عَسٰی زَیْدٌ أَنْ یَّخْرُجَ، یا بغیر "أَنْ" کے؛ جیسے: عَسٰی زَیْدٌ یَخْرُجُ (امید ہے کہ زید نکلے)۔ اور ایسا ہوسکتا ہے کہ فعل مضارع "أَنْ" کے ساتھ "عَسٰی" کا فاعل ہو اور خبر کی ضرورت نہ ہو؛ جیسے: عَسٰی أَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ میں "أَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ" مصدر کے معنی میں ہوکر محلِ رفع میں ہے۔

عَسٰی کی دو قسمیں ہیں: (۱) عسیٰ تامہ (۲) عسیٰ ناقصہ۔

عسیٰ تامّہ: وہ عسیٰ ہے جو فاعل کے علاوہ خبر کا محتاج نہ ہو، عسی تامّہ کی پہچان یہ ہے کہ اُس کے بعد فعل مضارع "أَنْ" کے ساتھ متصلاً واقع ہوتا ہے اور ترکیب میں مصدر کے معنی میں ہوکر عسیٰ کا فاعل ہوتا ہے؛ جیسے: عَسٰی أَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ (امید ہے کہ زید نکلے)۔

عسیٰ ناقصہ: وہ عسیٰ ہے جو فاعل کے علاوہ خبر کا محتاج ہو؛ جیسے: عسٰی زَیْدٌ أَن یَّخْرُجَ (امید ہے کہ زید نکلے)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، افعالِ مقاربہ، عَسٰی تامہ اور عَسٰی ناقصہ کی شناخت کرکے افعال مقاربہ کا عمل بیان کریں:

کَادَتِ السَّفِیْنَةُ أَنْ تَغْرَقَ، عَسَی الضِّیْقُ أَنْ یَّنْفَرِجَ، عَسٰی أَنْ تَغِیْبَ الشَّمْسُ، یُوْشِکُ الْمَرِیْضُ أَنْ یَّبْرَأَ، کَرَبَ الْمَاءُ یَجْمُدُ، أَوْشَکَ الْمَالُ أَنْ یَّنْفَدَ.

[1] کچھ افعالِ مقاربہ اور ہیں جن کو مصنف نے بیان نہیں کیا، وہ یہ ہیں: حَرٰی، اِخْلَوْلَقَ، شَرَعَ، أَنْشَأَ، أَخَذَ، طَفِقَ، جَعَلَ، عَلَقَ، قَامَ، أَقْبَلَ، هَبَّ. (النحو الواضح ثانویہ/۱۲۳)

سبق (۵۴)

افعالِ مدح وذم

افعالِ مدح وذوم: وہ افعال ہیں جو تعریف یا برائی ثابت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں؛ جیسے: **نِعْمَ الرَّجُلُ زیدٌ** (اچھا مرد ہے زید)۔ یہ چار ہیں: **نِعْمَ** اور **حَبَّذَا** (تعریف کے لئے) اور **بِئْسَ** اور **سَاءَ** (برائی کے لئے)۔ اور جو کچھ فاعل کے بعد ہوتا ہے اُس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذّم کہتے ہیں۔

نِعْمَ ، **بِئْسَ** اور **سَاءَ** میں شرط یہ ہے کہ فاعل مُعرَّف باللّام ہو؛ جیسے: **نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ** (اچھا مرد ہے زید)۔ یا معرّف باللام کی طرف مضاف ہو؛ جیسے: **نِعْمَ صاحِبُ الْقَوْمِ زَیْدٌ** (اچھا قوم کا سردار ہے زید)۔ یا ایسی ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرۂ منصوبہ لائی گئی ہو؛ جیسے: **نِعْمَ رَجُلاً زیدٌ** (اچھا ہے وہ مرد ہونے کے اعتبار سے زید)، "**نِعْمَ**" کا فاعل **ھُوَ** ضمیر ہے جو اُس میں پوشیدہ ہے، اور "**رَجُلًا**" منصوب ہے تمیز ہونے کی بناء پر؛ اس لئے کہ **ھُوَ** ضمیر مبہم ہے۔[1]

اور **حَبَّذَا** میں "**حَبّ**" فعل مدح ہے، "**ذا**" اُس کا فاعل ہے اور زید مخصوص بالمدح ہے۔

اور اسی طرح **بِئْسَ الرَّجُلُ زیدٌ** (برا مرد ہے زید) اور **سَاءَ الرَّجُلُ عَمْرٌو** (برا مرد ہے عمرو)۔[2]

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، افعالِ مدح وذم کی شناخت کر کے اُن کا عمل بیان کریں:

نِعْمَ الْقَائِدُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ، بِئْسَ الْخُلُقُ الْکِذْبُ، سَاءَ جَلِیْسُ السُّوْءِ النَّمَّامُ، نِعْمَ وَطَنًا الْمَدِیْنَةُ الْمُنَوَّرَةُ، حَبَّذَا قَاسِمٌ، نِعْمَ صَدِیْقًا الْکِتَابُ، حَبَّذَا جَوُّ مَکَّةَ .

[1] نِعْمَ ، بِئْسَ اور سَاءَ کے فاعل کی، ان کے علاوہ اور بھی صورتیں ہیں:
(۱) فاعل ایسا اسم ہو جس کی اضافت کسی ایسے اسم کی طرف کی گئی ہو جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔
(۲) فاعل "مَنْ"، "مَا" یا "الَّذِیْ" اسم موصول ہو۔
(۳) فاعل اسم نکرہ ہو، خواہ کسی دوسرے نکرہ کی طرف مضاف ہو، یا مضاف نہ ہو۔ (النحو الوافی ۳/ ۲۸۷-۲۸۹)

[2] ترکیب میں فعل مدح اور فعل ذم اپنے فاعل سے مل کر خبر مقدم ہوگا اور مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم مبتدا مؤخر۔

سبق (٥٥)

افعالِ تعجب

افعالِ تعجب: وہ افعال ہیں جو تعجب ثابت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔ اِن کے ہر مصدرِ ثلاثی مجرد سے دو صیغے آتے ہیں:

١- **مَا أَفْعَلَه**، اِس کے آخر میں آنے والا اسم مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے جیسے: **مَا أَحْسَنَ زَيْدًا** (کیا ہی اچھا ہے زید)، اِس کی تقدیری عبارت: **أَيُّ شَيءٍ أَحْسَنَ زَيْدًا** ہے۔ "ما" أيُّ شَيْءٍ کے معنی میں ہے جو مبتدا ہونے کی وجہ سے محلِ رفع میں ہے، اور "أحْسَنَ" محل رفع میں مبتدا کی خبر ہے، "أَحْسَنَ" کا فاعل **هُوَ** ضمیر ہے جو اُس میں پوشیدہ ہے اور "زیدًا" مفعول بہ ہے۔[1]

٢- **أَفْعِلْ بِهِ**، اِس کے آخر میں آنے والا اسم لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہوتا ہے اور "باء" زائدہ ہوتی ہے؛ جیسے: **أَحْسِنْ بِزَيْدٍ** (کس قدر حسین ہے زید)، "أَحْسِنْ" امر کا صیغہ ہے جو خبر کے معنی میں ہے، اس کی تقدیری عبارت: **أَحْسَنَ زَيْدٌ** بمعنی **صَارَ ذَا حُسْنٍ** ہے، اور "باء" زائدہ ہے۔[2]

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، فعل تعجب کی شناخت کر کے، صیغہ متعین کریں، نیز اس کا عمل بھی بیان کریں:

مَا أَعْدَلَ الْقَاضِيَ، أَشْدِدْ بِازْدِحَامِ الْمَلْهٰى، مَا أَقْبَحَ أَنْ يُّعَاقَبَ الْبَرِيءُ، أَشْدِدْ بِخُضْرَةِ الزَّرْعِ، مَا أَجْمَلَ السَّمَاءَ، مَا أَقْبَحَ أَنْ يُخَالِفَ الْوَلَدُ أَبَاهُ، أَكْرِمْ بِالْعَرَبِ .

[1] مَا بمعنی أی شيء مبتدا، أَحْسَنَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، زَيْدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

[2] أَحْسِنْ فعل امر بمعنی أَحْسَنَ فعل ماضی، باء زائدہ، زَيد لفظاً مجرور محلاً مرفوع فاعل، أَحْسِنْ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سبق (۵۶)

بابِ سوم اسماء عاملہ کے بیان میں

اسماء عاملہ: وہ اسماء ہیں جو عمل کرتے ہیں۔ اِن کی گیارہ قسمیں ہیں:

۱- اسماء شرطیہ بمعنی إِنْ: وہ اسماء ہیں جو "إِنْ" کی طرح دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں، اور فعلِ مضارع کو جزم دیتے ہیں، ترکیب میں پہلے جملے کو شرط اور دوسرے جملہ کو جزاء کہتے ہیں یہ نو ہیں: **مَنْ، مَا، أَيْنَ، مَتٰی، أَيٌّ، أَنّٰی، إِذْ مَا، حَيْثُمَا، مَهْمَا**؛ جیسے: **مَنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ** (جس کو تو مارے گا اُس کو میں بھی ماروں گا)، **مَا تَفْعَلْ أَفْعَلْ** (جو تو کرے گا میں بھی کروں گا)، **أَيْنَ تَجْلِسْ أَجْلِسْ** (جہاں تو بیٹھے گا میں بھی بیٹھوں گا)، **مَتٰی تَقُمْ أَقُمْ** (جب تو کھڑا ہوگا میں بھی کھڑا ہوں گا)، **أَيَّ شَيْءٍ تَاكُلْ آكُلْ** (جو چیز تو کھائے گا میں بھی کھاؤں گا) **أَنّٰی تَكْتُبْ أَكْتُبْ** (جہاں تو لکھے گا میں بھی لکھوں گا)، **إِذْ مَا تُسَافِرْ أُسَافِرْ** (جس وقت تو سفر کرے گا میں بھی سفر کروں گا)، **حَيْثُمَا تَقْصِدْ أَقْصِدْ** (جہاں کا تو ارادہ کرے گا میں بھی ارادہ کروں گا)، **مَهْمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ** (جہاں تو بیٹھے گا میں بھی بیٹھوں گا)۔[1]

۲- اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی: وہ اسماء ہیں جو فعل ماضی کے معنی میں ہوں؛ جیسے: **هَيْهَاتَ** بمعنی **بَعُدَ** فعل ماضی (وہ دور ہوا)، **شَتَّانَ** بمعنی **اِفْتَرَقَ** فعل ماضی (وہ جدا ہوا)، **سَرْعَانَ** بمعنی **سَرِعَ** فعل ماضی (اُس نے جلدی کی)، یہ اپنے بعد آنے والے اسم کو فاعل ہونے کی بناء پر رفع دیتے ہیں؛ جیسے: **هَيْهَاتَ يَوْمُ العِيْدِ** (عید کا دن دور ہوا)۔

۳- اسمائے افعال بمعنی امر حاضر: وہ اسماء ہیں جو امر حاضر کے معنی میں ہوں؛ جیسے:

---

[1] مَن اور مَا کے بعد آنے والے جملے میں اگر اِن کی طرف لوٹنے والی کوئی ضمیر ہو تو یہ ترکیب میں مبتدا واقع ہوتے ہیں، اور اگر کوئی ضمیر نہ ہو تو یہ مابعد فعل کا مفعول بہ مقدم ہوتے ہیں۔ اور أَيٌّ اگر اسم ظرف کی طرف مضاف ہو تو یہ مابعد فعل کا مفعول فیہ مقدم ہوتا ہے، اور اگر مصدر کی طرف مضاف ہو تو مفعول مطلق مقدم اور اگر ایسے اسم کی طرف مضاف ہو جو حال کا فائدہ دے تو حالِ مقدم ہوتا ہے۔ اِن کے علاوہ باقی تمام اسماء شرطیہ ترکیب میں ہمیشہ مابعد فعل کے مفعول فیہ مقدم واقع ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ أَيَّانَ اور كَيْفَمَا بھی اسمائے شرطیہ میں سے ہیں۔ (النحو الواضح ثانویہ ۲/۴۱)

رُوَیْدَ بمعنی أَمْهِلْ امر حاضر (چھوڑ)، بَلْهَ بمعنی اُتْرُکْ امر حاضر (چھوڑ)، حَیَّهَلْ بمعنی أَقْبِلْ امر حاضر (متوجہ ہو)، عَلَیْکَ بمعنی أَلْزِمْ امر حاضر (لازم پکڑ)، دُوْنَکَ بمعنی خُذْ امر حاضر (پکڑ)، هَا بمعنی خُذْ امر حاضر (پکڑ)۔ یہ اپنے بعد آنے والے اسم کو مفعول بہ ہونے کی بناء پر نصب دیتے ہیں؛ جیسے: رُوَیْدَ زَیْدًا، أَمْهِلْهُ کے معنی میں (زید کو چھوڑ)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، اسمائے شرطیہ، اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی اور اسمائے افعال بمعنی امر حاضر کی شناخت کریں، نیز ہر ایک کا عمل بھی بیان کریں:

أَیْنَ یَکْثُرِ الظُّلْمُ یَضْعُفِ الْعُمْرَانُ، مَتٰی یَأْتِ الرَّبِیْعُ یُزْرَعِ الْقُطْنُ، مَنْ یَکْثُرْ کَلَامُہ یَکْثُرْ مَلَامُہ، مَا تَقْرَأْ یُفِدْکَ، أَیَّ نَفْعٍ تَنْفَعِ النَّاسَ یَحْمَدُوْکَ عَلَیْهِ، هَیْهَاتَ الْأَمَلُ، عَلَیْکَ نَفْسَکَ، دُوْنَکَ الْکِتَابَ، شَتَّانَ الْأَخَوَانِ .

سبق (۵۷)

اسم فاعل

۴- اسم فاعل: وہ اسم ہے جو مصدرِ معروف سے نکلا ہوا اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنیٔ مصدری بطورِ حدوث یعنی (تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ میں) قائم ہوں؛ جیسے: ضَارِبٌ (مارنے والا)۔

اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہونے کے وقت فعل معروف کا عمل کرتا ہے، یعنی متعدی ہونے کی صورت میں فاعل کو رفع اور آٹھ اسموں: مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہ، مفعول معہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے، اور لازم ہونے کی صورت میں فاعل کو رفع اور مفعول بہ کے علاوہ باقی سات اسموں کو نصب دیتا ہے، بشرطیکہ اُس سے پہلے کوئی لفظ ہو جس پر وہ اعتماد کیے ہوئے ہو[1] وہ لفظ یا تو مبتدا ہوگا، لازم میں؛ جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ (زید کا باپ کھڑا

[1] اعتماد سے مراد یہاں ترکیبی اور معنوی تعلق ہے؛ یعنی یا تو اسم فاعل کا اُس لفظ سے ترکیبی تعلق ہو؛ مثلاً: اسم فاعل ترکیب میں اُس لفظ کی خبر، صفت یا حال واقع ہو، یا اُس لفظ کی وجہ سے اسم فاعل میں استفہام یا نفی کے معنی پیدا ہو گئے ہوں۔

ہے)،اور متعدی میں؛ جیسے: زیدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرًا (زید کا باپ عمرو کو مارنے والا ہے)۔

یا موصوف ہوگا؛ جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ أَبُوْهُ بَكْرًا (میں ایک ایسے مرد کے پاس سے گذرا جس کا باپ بکر کو مارنے والا ہے)۔

یا اسم موصول ہوگا[1]؛ جیسے: جَاءَ نِيْ الْقَائِمُ أَبُوْهُ (میرے پاس ایسا شخص آیا جس کا باپ کھڑا ہے)،اور جَاءَ نِيْ الضَّارِبُ أَبُوْهُ عَمْرًا (میرے پاس ایسا شخص آیا جس کا باپ عمرو کو مارنے والا ہے)۔

یا ذوالحال ہوگا؛ جیسے: جَاءَ نِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا غُلَامُه فَرَسًا (میرے پاس زید آیا در آں حالیکہ اُس کا غلام گھوڑے پر سوار ہے)۔

یا ہمزۂ استفہام ہوگا؛ جیسے: أَضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًا ؟ (کیا زید عمرو کو مارنے والا ہے؟)۔

یا حرفِ نفی ہوگا؛ جیسے: مَا قَائِمٌ زَيْدٌ (زید کھڑا نہیں ہے)،جو عمل "قَامَ" اور "ضَرَبَ" کرتے ہیں وہی عمل "قَائِمٌ" اور "ضَارِبٌ" بھی کر رہے ہیں۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد،اسم فاعل کی شناخت کرکے اسم فاعل کا عمل اور شرائط بیان کریں:

أَنَا الشَّاكِرُ نِعْمَتَكَ، أَمُنْجِزٌ أَنْتُمْ وَعْدَكُمْ ؟ رَأَيْتُ رَجُلًا رَاكِبًا بَعِيْرًا، مَا مُطِيْعٌ الْجَاهِلُ نُصْحَ الطَّبِيْبِ، حَضَرَ الطَّالِبُ حَامِلًا حَقِيْبَتَه، لَسْتُ بِالْجَاحِدِ فَضْلَكُمْ .

سبق (۵۸)

اسم مفعول وصفت مشبّہ

۵- اسم مفعول: وہ اسم ہے جو مصدرِ مجہول سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہو؛ جیسے: مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)۔اسم مفعول حال یا استقبال کے معنی میں ہونے کے

[1] اسم موصول کا ذکر یہاں محلِ نظر ہے؛اس لئے کہ اسم موصول سے مراد یہاں الف لام بمعنی الَّذِيْ اسم موصول ہے، اور اگر اسم فاعل اور اسم مفعول پر الف لام بمعنی الَّذِيْ اسم موصول داخل ہو تو اسم فاعل اور اسم مفعول بغیر کسی شرط کے عمل کرتے ہیں۔ دیکھئے: النحو الوافی (۳/ ۱۹۸)۔

وقت فعلِ مجہول کا عمل کرتا ہے، یعنی نائب فاعل کو رفع، اور سات اسموں: مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہ، مفعول معہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے[1]، بشرطیکہ اُس سے پہلے پانچ لفظوں: مبتدا موصوف، ذوالحال، ہمزۂ استفہام اور حرفِ نفی میں سے کوئی ایک ہو جس پر وہ اعتماد کئے ہوئے ہو؛ جیسے: زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ أَبُوْهُ (زید کا باپ مارا ہوا ہے)، عَمْرٌو مُعْطًی غُلَامُهٗ دِرْهَمًا (عمرو کے غلام کو درہم دیا ہوا ہے)، بَکْرٌ مَعْلُوْمٌ ابْنُهٗ فَاضِلًا (بکر کا لڑکا فاضل جانا ہوا ہے)، خَالِدٌ مُخْبَرٌ ابْنُهٗ عَمْرًا فَاضِلًا (خالد کے لڑکے کو یہ خبر دی گئی ہے کہ عمرو فاضل ہے)، جو عمل "ضُرِبَ" "أُعْطِیَ"، "عُلِمَ" اور "أُخْبِرَ" کرتے ہیں، وہی عمل "مَضْرُوْبٌ"، مُعْطًی، "مَعْلُوْمٌ" اور "مُخْبَرٌ" بھی کر رہے ہیں۔

۶ - صفتِ مشبہ: وہ اسم ہے جو مصدرِ لازم سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے، جس کے ساتھ معنیٔ مصدری بطورِ ثبوت (یعنی تینوں زمانوں سے قطع نظر) قائم ہوں؛ جیسے: حَسَنٌ (خوب صورت)۔ یہ اپنے فعل کا عمل کرتا ہے، یعنی فاعل کو رفع اور مشابہ بالمفعول، مفعولِ مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہ، حال اور تمیز کو نصب دیتا ہے، بشرطیکہ اُس سے پہلے الف لام بمعنیٰ "اَلَّذِیْ" کے علاوہ پانچ لفظوں: مبتدا، موصوف، ذوالحال، ہمزۂ استفہام اور حرفِ نفی میں سے کوئی ایک ہو جس پر وہ اعتماد کئے ہوئے ہو[2]؛ جیسے: زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ (زید کا غلام خوب صورت ہے)۔ جو عمل "حَسُنَ" کرتا ہے، وہی عمل حَسَنٌ بھی کر رہا ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، اسم مفعول اور صفتِ مشبہ کی شناخت کر کے ان کا عمل اور شرائط بیان کریں:

دُعَاءُ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابٌ، الْمُجِدُّ مَمْنُوْحٌ جَائِزَةً، الْفَقِیْرُ مُعْطًی ثَوْبًا، مَا مُحْتَفَلٌ اِحْتِفَالٌ عَظِیْمٌ، زُرْتُ الْمَسْجِدَ الْفَسِیْحَ السَّاحَةَ، الْبَحْرُ بَعِیْدٌ غَوْرًا۔

[1] اگر اسم مفعول متعدی بدو مفعول یا متعدی بسہ مفعول سے بنا ہو، تو اس صورت میں وہ مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے۔

[2] صفت مشبہ کے لئے یہ شرط صرف مشابہ بالمفعول میں عمل کرنے کے لئے ہے، باقی معمولات میں عمل کرنے کے لئے کوئی شرط نہیں (النحو الوافی ۳/ ۲۳۷)۔ اگر صفت مشبہ کے بعد فاعل کے علاوہ کوئی معرفہ ہو تو وہ مشابہ بالمفعول ہونے کی بناء پر اور اگر کوئی نکرہ ہو تو وہ تمیز ہونے کی بناء پر منصوب ہوگا۔

سبق (۵۹)

اسم تفضیل ومصدر

۷- اسم تفضیل: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں معنیٔ مصدری، دوسرے کے مقابلے میں زیادتی کے ساتھ پائے جائیں؛ جیسے: أَضْـرَبُ (زیادہ مارنے والا دوسرے کے مقابلہ میں)۔ یہ اپنے فاعل کو رفع اور مفعول فیہ، مفعول لہ، حال اور تمیز کو نصب دیتا ہے۔ اسم تفضیل کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے:

(۱) "مِنْ" کے ساتھ؛ جیسے: زَیْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے افضل ہے)۔

(۲) الف لام کے ساتھ؛ جیسے: جَـاءَ نِیْ زَیْدُ نِ الْأَفْضَلُ (میرے پاس زید آیا جو سب سے افضل ہے)۔

(۳) اضافت کے ساتھ؛ جیسے: زَیْـدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم میں سب سے افضل ہے)۔ اس کا عمل فاعل میں ہوتا ہے، اور "أَفْضَلُ" کا فاعل "ھُوَ" ضمیر ہے جو اُس میں پوشیدہ ہے۔

۸- مصدر: وہ اسم ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو غیر کے ساتھ قائم ہوں، اور اُس سے افعال وغیرہ نکلتے ہوں؛ جیسے: ضَـرْبٌ (مارنا)۔ یہ اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے[۱] بشرطیکہ مفعول مطلق نہ ہو؛ جیسے: أَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا (مجھے تعجب میں ڈال دیا زید کے عمرو کو مارنے نے)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، اسم تفضیل اور مصدر کی شناخت کرکے ان کا عمل اور شرائط بیان کریں:

الْعِلْمُ أَنْفَعُ مِنَ الْمَالِ، الوَلَدُ الْأَکْبَرُ ذَکِیٌّ، رِجَالُ الْعِلْمِ أَنْفَعُ رِجَالٍ، مَکَّۃُ وَ الْمَدِیْنَۃُ أَفْضَلُ الْمُدُنِ، یَسُرُّنِیْ شُکْرُکَ الْمُنْعِمَ، عِقَابُکَ الْمُذْنِبَ رَادِعٌ لَہٗ، حَسُنَتْ حَالُ الْمَرِیْضِ بَعْدَ شُرْبِ الدَّوَاءِ، الْجِبَالُ أَعْلَی مِنَ التِّلَالِ .

[۱] یعنی اگر مصدر لازم ہو تو وہ فعل لازم جیسا عمل کرتا ہے، اور اگر متعدی ہو تو فعل متعدی جیسا عمل کرتا ہے۔ مصدر میں ضمیر مستتر نہیں ہوتی؛ بلکہ اُس کا فاعل ہمیشہ ضمیر بارز یا اسم ظاہر ہوتا ہے۔ مصدر کے فاعل کو ذکر کرنا ضروری نہیں، اُس کو حذف کیا جا سکتا ہے۔ مصدر کی اکثر اس کے فاعل یا مفعول بہ کی طرف اضافت کر دی جاتی ہے۔

سبق (۶۰)

اسم مضاف واسم تام

۹-اسم مضاف: مضاف الیہ کو جر دیتا ہے؛ جیسے: **جَاءَ نِیْ غُلَامُ زَیْدٍ** (میرے پاس زید کا غلام آیا)۔ جان لیجئے کہ یہاں حقیقت میں لام حرفِ جر مقدر ہے؛ اس لئے کہ اِس کی تقدیری عبارت: **غُلَامٌ لِزَیْدٍ** ہے۔

۱۰-اسم تام: وہ اسم ہے جس کے آخر میں کوئی ایسی چیز ہو، جس کے ہوتے ہوئے اس کی اضافت دوسرے کی طرف جائز نہ ہو؛ جیسے: **عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا** میں **رطلٌ** (میرے پاس ایک رطل زیتون کا تیل ہے)۔ اسم تام تمیز کو نصب دیتا ہے۔[۱]

اسم: یا تو تنوینِ لفظی سے تام ہوتا ہے؛ جیسے: **مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا** میں **رَاحَةٍ** (آسمان میں ایک ہتھیلی کے برابر بھی بادل نہیں ہے)۔ یا تنوینِ تقدیری سے؛ جیسے: **عِنْدِیْ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا** میں **أَحَدَ عَشَرَ** کا دوسرا جز (میرے پاس گیارہ مرد ہیں) اور **زَیْدٌ أَکْثَرُ مِنکَ مَالًا** (زید تجھ سے زیادہ مال والا ہے)۔[۲]

یا نونِ تثنیہ سے؛ جیسے: **عِندِیْ قَفِیْزَان بُرًّا** میں **قَفِیْزَان** (میرے پاس دو قفیز گیہوں ہیں)۔

یا نونِ جمع سے؛ جیسے: ﴿**هَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْأَخْسَرِیْنَ أَعْمَالًا**﴾ میں **الْأَخْسَرِیْنَ** (کیا ہم تمہیں اُن لوگوں کے بارے میں بتائیں جو زیادہ خسارہ میں ہیں اعمال کے اعتبار سے)۔[۳]

---

[۱] جب کہ تمیز: مفرد مقدار: عدد، پیمانہ، پیمائش، مساحت اور مقیاس وغیرہ، یا مفرد غیر مقدار سے ابہام کو دور کرے۔ اور اگر تمیز نسبت سے ابہام کو دور کرے تو وہاں فعل یا شبہ فعل عامل ہوتا ہے؛ جیسے: **طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا**.

[۲] یہاں اس مثال کو پیش کرنا محلِ نظر ہے؛ اس لئے کہ یہاں ''أکثر'' اسم تفضیل نے ''مالًا''، تمیز کو شبہ فعل ہونے کی حیثیت سے نصب دیا ہے، نہ کہ اسم تام ہونے کی حیثیت سے؛ کیوں کہ ''مالًا''، تمیز اس نسبت سے ابہام کو دور کر رہی ہے جو ''أَکْثَرُ''، اسم تفضیل کی اس کے فاعل **ھو** ضمیر مستتر کی طرف ہو رہی ہے اور جو تمیز نسبت سے ابہام کو دور کرے اُس کا عامل فعل یا شبہ فعل ہوتا ہے، نہ کہ اسم تام۔ نیز یہاں ''أَکْثَرُ''، کو اسم تام کہنا بھی صحیح نہیں؛ اس لئے کہ تنوین تقدیری سے صرف دو جگہ اسم، تام ہوتا ہے: (۱) **أَحَدَ عَشَرَ** سے **تِسْعَةَ عَشَرَ** تک کے دوسرے جز میں (۲) کم استفہامیہ میں۔

[۳] یہ مثال اس حد تک تو صحیح ہے کہ ''الأخسرین'' نون جمع سے تام ہو رہا ہے؛ مگر یہاں یہ اسم تام ہونے کی حیثیت سے عامل نہیں، بلکہ شبہ فعل ہونے کی حیثیت سے عامل ہے؛ اس لئے کہ **أعمالًا** تمیز نے نسبت سے ابہام کو دور کیا ہے۔

یا مشابہ نون جمع سے؛ جیسے: عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا میں عِشْرُوْنَ (میرے پاس بیس درہم ہیں)، تِسْعُوْنَ تک۔

یا اضافت سے؛ جیسے: عِنْدِیْ مِلْؤُه عَسَلًا میں مِلْؤُه' (میرے پاس برتن بھر شہد ہے)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، اسم مضاف اور اسم تام کی شناخت کرکے ان کا عمل بیان کریں، نیز بتائیں کہ کس چیز سے اسم، تام ہو رہا ہے:

اِبْتَعِدْ عَنْ قَرِيْنِ السُّوْءِ، أَغْلَقْتُ مِصْرَاعَيِ الْبَابِ، عِنْدِیْ مِثْقَالٌ ذَهَبًا، لَقِيْتُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ فَارِسًا، فِي الشَّهْرِ ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا، عَلَى التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زُبْدًا، شَرِبْتُ كُوْبًا لَبَنًا .

سبق (۶۱)

اسمائے کنایہ از عدد

۱۱- اسماء کنایہ از عدد: وہ اسماء ہیں جو مبہم عدد پر دلالت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔ اور وہ دو لفظ ہیں: کَمْ اور کَذَا . کَمْ کی دو قسمیں ہیں: (۱) کم استفہامیہ (۲) کم خبریہ۔

کم استفہامیہ: وہ کم ہے جس کے ذریعہ کسی شیٔ کی تعداد کے متعلق سوال کیا جائے۔ کم استفہامیہ تمیز کو نصب دیتا ہے اور کَذَا بھی؛ جیسے: کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ ؟ (کتنے مرد ہیں تیرے پاس؟)۔ عِنْدِی کَذَا دِرْهَمًا (میرے پاس اتنے درہم ہیں)۔

کم خبریہ: وہ کم ہے جس کے ذریعہ مبہم طور پر کسی شیٔ کی کثرتِ تعداد کی خبر دی جائے۔ کم خبریہ تمیز کو جر دیتا ہے؛ جیسے: کَمْ مَالٍ أَنْفَقْتُ (کتنا ہی مال میں نے خرچ کیا)، اور کَمْ دارٍ بَنَيْتُ (کتنے ہی گھر میں نے بنائے)۔[1] اور کبھی کم خبریہ کی تمیز پر "مِنْ" جارہ آجاتا ہے؛ جیسے: اللہ تعالیٰ

[1] اگر کم استفہامیہ اور کم خبریہ کے بعد آنے والا فعل یا شبہ فعل ان کی ضمیر یا متعلق میں عمل نہ کر رہا ہو، تو یہ ترکیب میں اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ مقدم واقع ہوتے ہیں بشرطیکہ تمیز ظرف یا مصدر نہ ہو۔ اور اگر تمیز ظرف ہے تو مفعول فیہ مقدم اور اگر مصدر ہے تو مفعول مطلق مقدم واقع ہوتے ہیں۔ اور اگر اِن سے پہلے حرف جر یا مضاف ہو تو یہ اپنی تمیز سے مل کر مجرور یا مضاف الیہ واقع ہوتے ہیں۔ اور اگر مذکورہ صورتوں میں سے کوئی صورت نہ ہو، تو یہ مبتدا واقع ہوتے ہیں جب کہ تمیز ظرف نہ ہو، اور خبر مقدم واقع ہوتے ہیں جب کہ تمیز ظرف ہو۔

کا ارشاد ہے: ﴿كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوَاتِ﴾ (آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں)۔[1]

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی شناخت کرکے ان کا عمل بیان کریں:

كَمْ مَدِيْنَةً شَاهَدْتَ ؟ كَمْ عُلُوْمٍ دَرَسْتُ، كَمْ تِلْمِيْذًا اِجْتَهَدَ ؟ كَمْ جَوْلَةً جُلْتَ لِلْحَقِّ ؟ كَمْ سَاعَاتٍ قَضَيْتُهَا لَاهِيًا، غَرَسْتُ كَذَا شَجَرَةً، كَمْ دَقِيْقَةً اِنْتَظَرَنِيْ ؟

سبق (۶۲)

عاملِ معنوی کی قسمیں

دوسری قسم: عوامل معنوی ہیں۔ عامل معنوی: وہ عامل ہے جو لفظاً یا تقدیراً کلام میں موجود نہ ہو۔ عاملِ معنوی کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ابتداء یعنی اسم کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا۔ یہ مبتدا اور خبر کو رفع دیتا ہے؛ جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے)۔ یہاں کہیں گے کہ زید مبتدا ہے جو مرفوع ہے ابتداء کی وجہ سے، اور قَائِمٌ مبتدا کی خبر ہے جو مرفوع ہے ابتداء کی وجہ سے۔

یہاں دو مذہب اور ہیں: ایک یہ کہ مبتدا میں ابتدا عامل ہوتا ہے، اور خبر میں مبتدا عامل ہوتا ہے؛ اور دوسرا مذہب یہ ہے کہ مبتدا اور خبر میں سے ہر ایک دوسرے میں عامل ہوتا ہے۔

مبتدا: وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو؛ جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ میں زید۔

خبر: وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند ہو؛ جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ میں قائِمٌ .

(۲) فعل مضارع کا عامل ناصب وجازم سے خالی ہونا۔ یہ فعل مضارع کو رفع دیتا ہے؛ جیسے: يَضْرِبُ زَيْدٌ (زید مارتا ہے یا مارے گا)، یہاں يَضْرِبُ مرفوع ہے؛ اس لئے کہ یہ عامل

[1] تمیز پر "مِنْ جارہ" کا داخل ہونا کم خبریہ کے ساتھ خاص نہیں؛ بلکہ کم استفہامیہ کی تمیز پر بھی "مِنْ جارہ" کو داخل کرنا جائز ہے، اس صورت میں کم استفہامیہ کی تمیز مجرور ہوگی؛ جیسے: كَمْ مِنْ كِتَابٍ عِنْدَكَ (کتنی کتابیں ہیں تیرے پاس)۔
فائدہ: اسم منسوب بھی صفت مشبہ کی طرح اسم ظاہر اور اسم ضمیر کو رفع دیتا ہے؛ مگر اس کا مرفوع قائم مقام فاعل ہوتا ہے، حقیقت میں فاعل نہیں ہوتا؛ جیسے: الحَدِيْقَةُ أَنْدَلُسِيٌّ نِظَامُهَا. (النحو الواضح ثانویہ ۲۸/۳)

ناصب و جازم سے خالی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد سے عواملِ نحو پورے ہو گئے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ و ترکیب کرنے کے بعد، عامل لفظی اور عامل معنوی کی شناخت کر کے ان کا عمل بیان کریں:

اَلتُّفَّاحَةُ حُلْوَةٌ، اَلنَّظَافَةُ وَاجِبَةٌ، اَلجَرْیُ مُفِیْدٌ، اَلْقِطَارُ سَرِیْعٌ، تَطِیْرُ الْحَمَامَةُ، یَنْزِلُ الْمَطَرُ، یَعُوْدُ الْمُسَافِرُ، یَحْکُمُ الْقَاضِیُ، یَأْکُلُ الثَّعْلَبُ الدَّجَاجَ، یَنْدَمُ الْفَاشِلُ .

سبق (۶۳)

توابع کا بیان

خاتمہ: اُن فوائدِ متفرقہ کے بیان میں جن کا جاننا ضروری ہے اور اِس میں تین فصلیں ہیں:

پہلی فصل: توابع کے بیان میں۔ جان لیجئے کہ تابع: ہر ایسا دوسرا لفظ ہے جو اپنے سے پہلے لفظ کے، ایک ہی وجہ[1] سے اعراب میں موافق ہو۔ اور پہلے لفظ کو متبوع کہتے ہیں۔

تابع کا حکم: یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اعراب میں متبوع کے موافق ہوتا ہے۔ تابع کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) صفت (۲) تاکید (۳) بدل (۴) عطف بحرف (۵) عطفِ بیان۔

۱-صفت: ایسا تابع ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع یعنی موصوف میں ہوں؛ جیسے: **جَاءَ نِیُ رَجُلٌ عَالِمٌ** میں **عَالِمٌ** (میرے پاس ایک عالم مرد آیا)۔ اس کو صفت بحال موصوف کہتے ہیں۔ یا ایسے معنی پر دلالت کرے جو موصوف کے متعلق میں ہوں؛ جیسے: **جَاءَ نِیُ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُه** یا **اَبُوْهُ** میں **حَسَنٌ غُلَامُه** (میرے پاس ایک ایسا شخص آیا جس کا غلام خوب صورت ہے)۔ اس کو صفت بحالِ متعلقِ موصوف کہتے ہیں۔

پہلی قسم: یعنی صفت بحالِ موصوف دس چیزوں: یعنی تعریف و تنکیر، تذکیر و تانیث، افراد، تثنیہ، جمع، رفع، نصب اور جر میں سے بیک وقت چار چیزوں[2] میں متبوع کے موافق ہوتی ہے:

[1] مثلاً: اگر پہلا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے تو دوسرا بھی فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہو۔

[2] یعنی تعریف و تنکیر میں سے ایک میں، تذکیر و تانیث میں سے ایک میں، افراد، تثنیہ اور جمع میں سے ایک میں اور رفع نصب اور جر میں سے ایک میں۔

جیسے: عِنْدِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ، وَ رَجُلَانِ عَالِمَانِ، وَ رِجَالٌ عَالِمُوْنَ، وَ اِمْرَأَۃٌ عَالِمَۃٌ، وَ اِمْرَأَتَانِ عَالِمَتَان وَ نِسْوَۃٌ عَالِمَاتٌ .

دوسری قسم: یعنی صفت بحالِ متعلقِ موصوف پانچ چیزوں: یعنی تعریف وتنکیر، رفع، نصب اور جر میں سے بیک وقت دو چیزوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے؛ جیسے: جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ أبُوْہُ (میرے پاس ایک ایسا شخص آیا جس کا باپ عالم ہے)۔

جان لیجئے کہ جملہ خبریہ کو نکرہ کی صفت بنایا جا سکتا ہے، اور جملہ میں نکرہ کی طرف لوٹنے والی ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے؛ جیسے: جَاءَ نِیْ رَجُلٌ أَبُوْہُ عَالِمٌ میں أَبُوْہُ عَالِمٌ (میرے پاس ایک ایسا شخص آیا جس کا باپ عالم ہے)۔[۱]

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، صفت بحال موصوف اور صفت بحال متعلق موصوف کی شناخت کر کے بتائیں کہ صفت کن کن چیزوں میں موصوف کے موافق ہے:

هٰذَانِ مَنْزِلَانِ ضَیِّقَان ، هٰذِهٖ شَجَرَۃٌ غَلِیْظٌ جِذْعُهَا ، رَكِبْتُ الْحِصَانَ الْجَمِیْلَ ، عَثَرْتُ بِطَائِرَیْنِ غَرِیْبٍ شَكْلُهُمَا ، نَظَرْتُ إِلٰی سَفِیْنَۃٍ تَغْرَقُ ، مَضٰی یَوْمٌ حَرُّہٗ شَدِیْدٌ .

سبق (۶۴)

۲- تاکید: ایسا تابع ہے جو نسبت یا شمولِ حکم میں متبوع کے حال کو ثابت کر دے، تاکہ سننے والے کو کوئی شک نہ رہے[۲]؛ نسبت کی مثال؛ جیسے: جَاءَ نِیْ زَیْدٌ نَفْسُہٗ (میرے پاس زید خود آیا)، اس مثال میں آنے کی نسبت جو زید کی طرف ہو رہی ہے، اس میں احتمال تھا کہ زید خود نہ آیا ہو؛ بلکہ اُس کا قاصد آیا ہو، "نَفْسُہٗ" نے آ کر اس احتمال کو ختم کر دیا۔ شمولِ حکم کی مثال:

---

[۱] جملہ خبریہ معرفہ کی صفت نہیں بن سکتا، اور جملہ انشائیہ معرفہ اور نکرہ میں سے کسی کی بھی صفت نہیں بن سکتا۔ اور ضمیر نہ موصوف بن سکتی ہے، نہ صفت۔

[۲] یہ اُس تاکید کی تعریف ہے جو اسم کے ذریعہ لائی جائے۔ جو تاکید فعل یا حرف کے ذریعہ لائی جائے اُس کو یہ تعریف شامل نہیں۔ مطلق تاکید کی تعریف (جو سب کو شامل ہے) یہ ہے:
تاکید: ایسا تابع ہے جو متبوع کے معنی کے اچھی طرح ثابت ہونے پر دلالت کرے۔

جیسے: جَاءَ نِیُ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ (میرے پاس پوری ہی قوم آئی)،اس مثال میں آنے کا حکم جو قوم پر لگایا جارہا ہے،اس میں شک تھا کہ آنے کا حکم قوم کے تمام افراد کو شامل ہے یا بعض افراد کو، "کُلُّھُمْ" نے آکر اس شک کو ختم کردیا۔تاکید کے متبوع کو مؤکد کہتے ہیں۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں: (۱) تاکیدِ لفظی (۲) تاکیدِ معنوی۔

تاکید لفظی: وہ تاکید ہے جس میں لفظِ اول یعنی مؤکد کو مکرر لایا جائے؛ جیسے: زیدٌ زیدٌ قَائِمٌ (زید ہی کھڑا ہے)، ضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے یقیناً مارا)، إِنَّ إِنَّ زَیدًا قَائِمٌ (بلاشبہ واقعی زید کھڑا ہے)۔

تاکیدِ معنوی: وہ تاکید ہے جس میں نئے مخصوص الفاظ کے ساتھ تاکید لائی جائے؛وہ مخصوص الفاظ یہ ہیں: نَفْسٌ، عَیْنٌ، کِلَا، کِلْتَا، کُلٌّ، أَجْمَعُ، أَکْتَعُ، أَبْتَعُ اور أَبْصَعُ؛ جیسے: جَاءَ نِیُ زَیْدٌ نَفْسُه‘، جَاءَ نِیُ الزَّیْدَانِ أَنْفُسُھُمَا، جَاءَ نِیُ الزَّیْدُوْنَ أَنْفُسُھُمْ، اور عَیْنٌ کو اسی پر قیاس کرلیا جائے۔اور جیسے: جَاءَ نِیُ الزَّیْدَانِ کِلَاھُمَا، وَ الْھِنْدَانِ کِلْتَاھُمَا (میرے پاس دونوں زید اور دونوں ہندہ آئیں)۔

کِلَا اور کِلْتَا: تثنیہ کی تاکید کے ساتھ خاص ہیں۔کُلٌّ، أَجْمَعُ، أَکْتَعُ، أَبْتَعُ اور أَبْصَعُ: واحد اور جمع کی تاکید کے لئے استعمال ہوتے ہیں،"کُلٌّ" میں مؤکد کے مطابق ضمیر کی تبدیلی، اور أَجْمَعُ، أَکْتَعُ، أَبْتَعُ اور أَبْصَعُ میں صیغہ کی تبدیلی کے ساتھ؛ جیسے: جَاءَ نِیُ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ أَجْمَعُوْنَ، أَکْتَعُوْنَ، أَبْتَعُوْنَ، أَبْصَعُوْنَ (میرے پاس پوری ہی قوم آئی)۔

جان لیجئے کہ أَکْتَعُ، أَبْتَعُ اور أَبْصَعُ، أَجْمَعُ کے تابع ہیں، یہ أَجْمَعُ کے بغیر نہیں آتے اور أَجْمَعُ پر مقدم بھی نہیں ہوتے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد،تاکید لفظی اور تاکید معنوی کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

حَادَثَنِی الْوَزِیْرُ نَفْسُه، نَجَحَ الْأَخَوَانِ کِلَاھُمَا، اِحْتَرَقَتِ الدَّارُ کُلُّھَا، حَضَرَ حَضَرَ الْغَائِبُ، حَذَارِ حَذَارِ مِنَ الْإِھْمَالِ، أَعْطِفْ عَلٰی إِخْوَتِکَ أَجْمَعِیْنَ، الْمُلْکُ کُلُّه لِلّٰهِ .

سبق (۶۵)

۳- بدل: ایسا تابع ہے جو نسبت سے خود مقصود ہو۔ بدل کے متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں۔ بدل کی چار قسمیں ہیں: (۱) بدل الکل (۲) بدل البعض (۳) بدل الاشتمال (۴) بدل الغلط۔

بدل الکل: وہ بدل ہے جس کا مدلول (مصداق) وہی ہو جو مبدل منہ کا مدلول ہے؛ جیسے: جَاءَ نِیْ زَیْدٌ أَخُوْکَ (میرے پاس زید یعنی تیرا بھائی آیا)۔

بدل البعض: وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا جز ہو؛ جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُه‘ (مارا گیا زید یعنی اس کا سر)۔

بدل الاشتمال: وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا متعلق ہو؛ جیسے: سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُه (چھینا گیا زید یعنی اس کا کپڑا)۔

بدل الغلط: وہ بدل ہے جو غلطی کے بعد کسی دوسرے لفظ سے ذکر کیا جائے؛ جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ (میں گذرا ایک مرد کے پاس سے؛ نہیں بلکہ گدھے کے پاس سے)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، اقسامِ بدل کی شناخت کریں:

حَضَرَ أَخُوْکَ حَسَنٌ، قَضَیْتُ الدَّیْنَ ثُلُثَه، سَرَّتْنَا الشَّوَارِعُ نَظَافَتُهَا، سَمِعْتُ الشَّاعِرَ إِنْشَادَه، جَاءَ نِیْ زَیْدٌ جَعْفَرٌ، عَامَلْتُ التَّاجِرَ خَلِیْلاً، تَمَزَّقَ الْکِتَابُ غِلَافُه.

سبق (۶۶)

۴- عطف بحرف: ایسا تابع ہے جو حرفِ عطف کے بعد ہو، اور نسبت سے اپنے متبوع کے ساتھ مقصود ہو؛ جیسے: جَاءَ نِیْ زَیْدٌ و عَمْرٌو (میرے پاس زید اور عمرو آئے)۔ حروفِ عطف دس ہیں: واؤ، فاء، ثُمَّ، حَتّٰی، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، لَا، بَلْ اور لٰکِنْ. اور اِس کو عطفِ نسق بھی کہتے ہیں۔ عطف بحرف میں متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں۔

۵- عطفِ بیان: ایسا تابع ہے جو صفت کے علاوہ ہو اور متبوع کی وضاحت کرے؛ جیسے: أَقْسَمَ بِاللّٰهِ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ (قسم کھائی اللہ کی ابو حفص عمر نے)، جب کہ علم سے زیادہ مشہور

ہو۔اور جیسے: جَاءَ نِیْ زَیْدٌ أَبُوْ عَمْرٍو (میرے پاس زید ابوعمرو آیا)، جب کہ کنیت سے زیادہ مشہور ہو۔عطفِ بیان کے متبوع کو مُبَیَّن یا معطوف علیہ کہتے ہیں۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد،عطف بحرف اور عطفِ بیان کی شناخت اوروجہ شناخت بیان کریں:

تَوَلَّی الْخِلَافَةَ أَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ، دَخَلَ الْمُدَرِّسُ فَوَقَفَ التَّلَامِیْذُ، فَرَّ الْجُنُوْدُ حَتَّی الْقَائِدُ، اِشْتَرَیْتُ مِحْبَرَةً بَلْ قَلَمًا، رَوٰی سُلَیْمَانُ الْأَعْمَشُ، قَالَ نُعْمَانُ أَبُوْ حَنِیْفَةَ.

سبق (٦٧)

دوسری فصل: منصرف اور غیر منصرف کے بیان میں۔جان لیجئے کہ اسم متمکن کی دو قسمیں ہیں (۱) منصرف (۲) غیر منصرف۔

منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا ایسا ایک سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو، نہ پایا جائے؛ جیسے: زَیْدٌ.

غیر منصرف: کی تعریف گذر چکی ہے۔(دیکھئے: سبق نمبر ۲۷)

اسبابِ منع صرف نو ہیں: عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزنِ فعل اور الف ونون زائدتان، چناں چہ عُمَرُ میں عدل اور علم ہے، ثُلَاثُ اور مَثْلَثُ میں وصف اور عدل ہے، طَلْحَةُ میں تانیثِ لفظی اور علم ہے، زَیْنَبُ میں تانیث معنوی اور علم ہے، حُبْلٰی میں تانیث بالف مقصورہ ہے، حَمْرَاءُ میں تانیث بالف ممدودہ ہے،تانیث بالف مقصورہ اور تانیث بالف ممدودہ تنہا دو سببوں کے قائم مقام ہوتی ہیں، إِبْرَاهِیْمُ میں عجمہ اور علم ہے، مَسَاجِدُ اور مَصَابِیْحُ میں جمع منتہی الجموع ہے،جمع منتہی الجموع بھی تنہا دو سببوں کے قائم مقام ہوتی ہے، بَعْلَبَکُّ میں ترکیب اور علم ہے، أَحْمَدُ میں وزنِ فعل اور علم ہے، سَکْرَانُ میں الف ونون زائدتان اور وصف ہے،اور عُثْمَانُ میں الف ونون زائدتان اور علم ہے۔

غیر منصرف کی باقی تحقیق دوسری کتابوں سے معلوم ہوجائے گی۔

سبق (٦٨)

حروفِ غیر عاملہ کا بیان

تیسری فصل: حروف غیر عاملہ کے بیان میں۔

حروفِ غیر عاملہ: وہ حروف ہیں جو عمل نہیں کرتے۔ اِن کی سولہ قسمیں ہیں:

۱-حروف تنبیہ: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو مخاطب سے غفلت دور کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں؛ جیسے: ﴿أَلاَ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (آگاہ رہو! اللہ کے ذکر ہی سے دل مطمئن ہوتے ہیں)۔ یہ تین ہیں: أَلاَ، أَمَا، هَا.

۲-حروفِ ایجاب: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو کلام سابق کو ثابت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں؛ جیسے: هَلْ قَامَ زَيْدٌ کے جواب میں کہا جائے: نَعَمْ (جی ہاں)۔ یہ چھ ہیں: نَعَمْ بَلٰی، أَجَلْ، إِيْ، جَيْرِ اور إِنَّ .

۳-حروف تفسیر: وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں جو کلام سابق سے پوشیدگی دور کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں؛ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿نَادَيْنَاهُ أَنْ يَّا إِبْرَاهِيْمُ﴾ (ہم نے اُن کو پکارا بایں الفاظ: اے ابراہیم)۔ یہ دو ہیں: أَيْ اور أَنْ [1]

۴-حروفِ مصدر: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو جملے کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتے ہیں؛ جیسے: ﴿أَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے)، یہ صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ کے معنیٰ میں ہے۔ یہ تین ہیں: مَا، أَنْ اور أَنَّ۔ [2] یہ فعل پر داخل ہوتے ہیں تو فعل مصدر کے معنیٰ میں ہو جاتا ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، حروفِ تنبیہ، حروفِ ایجاب، حروفِ

[1] اگر جملہ کی تفسیر جملہ سے کی جائے تو ترکیب میں حروف تفسیر کے ماقبل کو مفسَّر اور مابعد کو مفسِّر کہیں گے۔ اور اگر مفرد کی تفسیر مفرد سے کی جائے تو ترکیب میں حروف تفسیر کے ماقبل کو مبدل منہ اور مابعد کو بدل کہیں گے۔

[2] صاحبِ "نحو میر" کا تمام حروفِ مصدر کو حروفِ غیر عاملہ میں بیان کرنا محلِ نظر ہے، اس لئے کہ تمام حروفِ مصدر غیر عامل نہیں ہیں، بلکہ ان میں سے صرف "مَا" غیر عامل ہے، باقی "أَنْ" اور "أَنَّ" عامل ہیں۔

تفسیر اور حروفِ مصدر کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

أَمَا هٰذِهِ السَّاعَةُ سَاعَةُ تَوْبَةٍ، نَعَمْ أَرْمِي الْكُرَةَ بِالصَّوْلَجَان، اِسْأَلِ الْقَرْيَةَ أَيْ أَهْلَ الْقَرْيَةِ، أَلَا إِنَّ الْمَدَارِسَ حُصُوْنُ الإِسْلَامِ، أَ لَيْسَ الْكِذْبُ مَمْقُوْتًا؟ بَلٰى، كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَنِ اجْتَهِدْ فِي الدُّرُوْسِ، يَسُرُّنِيْ أَنْ تَصْدُقَ، يَحْسِبُ الْبَخِيْلُ أَنَّ الْمَالَ خَالِدٌ .

سبق (۶۹)

۵-حروفِ تحضیض: وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں جو مخاطب کو سختی سے کسی کام پر آمادہ کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں؛ جیسے: هَلَّا تَأْكُلُ (تو کیوں نہیں کھاتا)، اِن کو حروف تندیم بھی کہتے ہیں۔ یہ چار ہیں أَلَّا، هَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا.

۶-حرفِ توقع: وہ حرفِ غیر عامل ہے جس کے ذریعہ ایسی چیز کی خبر دی جائے جس کے قریب میں واقع ہونے کی مخاطب کو امید ہو؛ جیسے: قَدْ جَاءَ زَيْدٌ (زید آ گیا ہے)۔ حرفِ توقع قَدْ ہے، یہ ماضی میں تحقیق اور ماضی کو حال سے قریب کرنے کے لئے آتا ہے؛ جیسے: قَدْ جَاءَ زَيْدٌ . اور مضارع میں تقلیل کے لئے آتا ہے؛ جیسے: قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوْبُ (کبھی جھوٹا بھی سچ بول دیتا ہے)۔

۷-حروفِ استفہام: وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں جو سوال کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں جیسے: هَلْ جَاءَ زَيْدٌ ؟ (کیا زید آ گیا؟)۔ یہ تین ہیں: مَا، ہمزہ اور هَلْ [1]

۸-حرفِ رَدَع: وہ حرفِ غیر عامل ہے جو مخاطب کو ڈانٹنے یا کسی کام سے باز رکھنے کے لئے وضع کیا گیا ہو؛ جیسے: كَلَّا (ہرگز نہیں) اِضْرِبْ زَيْدًا کے جواب میں۔ حرفِ ردع كَلَّا ہے روکنے کے معنی میں، اور یہ "حَقًّا" یعنی یقیناً کے معنی میں بھی آتا ہے؛ جیسے: ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ (یقیناً عنقریب تم جان لوگے)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، حروفِ تحضیض، حرفِ توقع، حروفِ

---

[1] حروف استفہام صرف دو ہیں: ہمزہ اور هَلْ . "مَا" اسم استفہام ہے، حرف استفہام نہیں۔

استفہام اور حرفِ ردع کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

هَلَّا تَحْفَظُ الدَّرْسَ، قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ، قَدْ يَبْخَلُ الْجَوَادُ، هَلْ عَادَ الرَّسُوْلُ؟ أَطَلَعَتِ الشَّمْسُ؟ لَوْمَا تَجْتَنِبُوْنَ السَّيِّئَاتِ، كَلَّا لَا أَغِيْبُ عَنِ الدَّرْسِ .

سبق (۷۰)

۹-تنوین: وہ نون ساکن ہے جو کلمے کے آخری حرف کی حرکت کے تابع ہو اور فعل کی تاکید کے لئے نہ ہو؛ جیسے: زَيْدٌ، رَجُلٌ. تنوین کی پانچ قسمیں ہیں: تنوین تمکن، تنوین تنکیر، تنوین عوض، تنوین مقابلہ اور تنوین ترنم۔

تنوینِ تمکن: وہ تنوین ہے جو اسم کے منصرف ہونے پر دلالت کرے؛ جیسے: زَيْدٌ، رَجُلٌ .

تنوین تنکیر: وہ تنوین ہے جو اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے؛ جیسے: صَهٍ بمعنی اُسْكُتْ سُكُوْتًا مَّا فِي وَقْتٍ مَّا (کسی وقت خاموش رہ)، اور صَهْ بغیر تنوین کے معنی ہیں: اُسْكُتِ السُّكُوْتَ الآنَ (ابھی خاموش رہ)، یہ تنوین صرف اسماء اصوات اور اسماء افعال پر آتی ہے۔

تنوین عوض: وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کو حذف کرنے کے بعد مضاف پر مضاف الیہ کے بدلے میں لائی جائے؛ جیسے: يَوْمَئِذٍ [1] یا حرف کو حذف کرنے کے بعد حرف کے بدلے میں لائی جائے؛ جیسے: جَوَارٍ اور دَوَاعٍ، اِن کی اصل: جَوَارِيُ اور دَوَاعِيُ ہے۔

تنوین مقابلہ: وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم میں جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں آتی ہے؛ جیسے: مُسْلِمَاتٌ .

تنوینِ ترنم: وہ تنوین ہے جو اشعار اور مصرعوں کے آخر میں حسن اور خوب صورتی پیدا کرنے کے لئے لائی جاتی ہے؛ جیسے:

أَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلُ وَالْعِتَابَنْ ☆ وَقُوْلِي اِنْ أَصَبْتُ: لَقَدْ أَصَابَنْ

(اے ملامت کرنے والی عورت! ملامت اور عتاب کم کر، اور تو کہہ اگر میں صحیح کام کروں کہ اُس نے صحیح کیا)، اس شعر میں ''اَلْعِتَابَنْ'' اسم اور ''أَصَابَنْ'' فعل کے آخر میں تنوینِ ترنم ہے۔

[1] اِس کی اصل: يَوْمَ إِذْ كَانَ كَذَا ہے، مضاف الیہ كانَ كَذا کو حذف کرکے اُس کے عوض ذال پر تنوین لے آئے۔

تنوین ترنم اسم، فعل اور حرف تینوں پر آتی ہے، جب کہ پہلی چاروں تنوینیں صرف اسم پر آتی ہیں، فعل یا حرف پر نہیں آتیں۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، تنوین اور اس کی اقسام کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

قَرَأَ عَلِيٌّ الْكِتَابَ، جَاءَ تْ سَيِّدَاتٌ أُخَرُ، صَاحَ الْغُرَابُ غَاقٍ، اِعْتَدَلَ الْجَوُّ أَيَّامَ الشِّتَاءِ إِلَّا بَعْضًا (أي بعض الأيام)، جَاءَ الصَّدِيْقُ وَ كُنْتُ حِيْنَئِذٍ (أي حينَ جاء الصديقُ) غَائِبًا، أَفِدَ التَّرَحُّلُ غَيْرَ أَنَّ رِكَابَنَا ☆ لَمَّا تَزُلْ بِرِحَالِنَا وَكَأَنْ قَدِنْ .[1]

سبق (۱۷)

۱۰-نونِ تاکید: وہ غیر عامل نونِ مشدد اور نونِ ساکن ہے جو فعل مضارع، امر اور نہی کے آخر میں تاکید یعنی قوت پیدا کرنے کے لئے آتا ہے؛ جیسے: اِضْرِبَنَّ اور اِضْرِبَنْ .

۱۱-حروفِ زیادت: وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں جن کے حذف کر دینے سے اصل معنی میں کوئی خرابی پیدا نہ ہو۔ یہ آٹھ حروف ہیں: إِنْ، مَا، أَنْ، لَا، مِنْ، كَاف، باء، لام . آخر کے چار کا ذکر ''حروفِ جر'' میں آ چکا ہے۔[2]

۱۲-حروفِ شرط: وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں جو دو جملوں پر داخل ہو کر پہلے جملے کے شرط اور دوسرے جملے کے جزاء ہونے پر دلالت کریں۔ یہ دو ہیں: أَمَّا اور لَوْ .

''أَمَّـا'' تفصیل کے لئے آتا ہے، اور اس کے جواب میں ''فاء'' لانا ضروری ہے؛ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَ سَعِيْدٌ، فَأَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ، وَ أَمَّا الَّذِيْنَ

[1] ترجمہ: کوچ کا وقت قریب آ گیا؛ مگر ہماری سواری کے اونٹوں نے ☆ ابھی تک کوچ نہیں کیا، حالاں کہ شان یہ ہے کہ کوچ ہو ہی چکا ہے۔ اس شعر میں ''قَدْ'' حرف کے آخر میں تنوین ترنم ہے۔

[2] آخر کے چار: مِنْ، کاف، باء، لام حروفِ عاملہ میں سے ہیں؛ لیکن چوں کہ یہ شروع کے چار حروف کی طرح کبھی کلام میں زائد ہوتے ہیں، اس لئے محض زائد ہونے کی مناسبت سے صاحبِ ''نحو میر'' نے اِن کو بھی یہاں ذکر کر دیا ہے۔

قاعدہ: جو حروفِ جر کلام میں زائد ہوں، وہ کسی فعل یا شبہ فعل کے متعلق نہیں ہوتے۔

سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ﴾ (اُن میں سے کچھ لوگ بد بخت ہیں اور کچھ نیک بخت، جو بد بخت ہیں وہ جہنم میں جائیں گے اور جو نیک بخت ہیں وہ جنت میں جائیں گے)۔[1]

"لَوْ": دو جملے فعلیہ پر داخل ہوتا ہے اور پہلے جملے کی نفی کی وجہ سے دوسرے جملے کی نفی کرتا ہے؛ جیسے: ﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾ (اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے علاوہ اور معبود ہوتے تو دونوں میں فساد برپا ہو جاتا)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، نونِ تاکید، حروفِ زیادت اور حروفِ شرط کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

لَوِ احْتَمٰى الْمَرِيضُ لَسَلِمَ، لَأَسْتَمِعَنَّ النَّصِيحَةَ، لَا تَجْلِسَنَّ فِي الطَّرِيقِ، مَا التَّنَافُسُ بِمَذْمُومٍ، مَا إِنْ خَالِدٌ عَاقِلٌ، كَيْفَمَا تُعَامِلُ صَدِيقَكَ يُعَامِلُكَ، فِي الْمَدَارِسِ طُلَّابٌ كَثِيرُونَ أَمَّا الْمُجْتَهِدُونَ فَنَاجِحُونَ، وَاللّٰهِ أَنْ لَوْ قُمْتَ قُمْتُ .

سبق (۷۲)

۱۳- **لَوْلَا امتناعیہ**: وہ حرفِ غیر عامل ہے جو دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اور پہلے جملے کے پائے جانے کی وجہ سے دوسرے جملے کی نفی کرتا ہے؛ جیسے: لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (اگر علیؓ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا)۔

۱۴-**لام مفتوحہ**: وہ حرفِ غیر عامل ہے جو اپنے بعد والے فعل یا اسم میں تاکید کے معنی پیدا کرنے کے لئے آتا ہے؛ جیسے: لَزَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (واقعی زید عمرو سے افضل ہے)۔

۱۵-**مَا بمعنی مَادَامَ**: وہ مَا مصدریہ ہے جو اپنے بعد والے فعل کو مصدر کے معنی میں کر دے، اور اس سے پہلے مدّت یا وقت وغیرہ مضاف محذوف ہو؛ جیسے: أَقُومُ مَا جَلَسَ الْأَمِيرُ (میں کھڑا رہوں گا جب تک امیر بیٹھے رہیں گے)۔ اس کی اصل عبارت ہوگی: أَقُومُ مُدَّةَ جُلُوسِ الْأَمِيرِ .

[1] "أَمَّا" حرف شرط کی ترکیب کے لیے دیکھئے: (ص:۹۶)۔

۱۶-حروفِ عطف: وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں جو مابعد کو ماقبل سے جوڑنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں؛ جیسے: أَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ وعَمْرٌو (زید اور عمرو نے میرا اکرام کیا)۔حروفِ عطف دس ہیں: واؤ، فاء، ثُمَّ، حَتّٰی، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، لَا، بَلْ اور لٰکِنْ.

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، لَوْلَا، لامِ مفتوحہ، مَا بمعنی مَادَامَ اور حروفِ عطف کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

لَوْلَا أَمَلٌ فِي الشَّبَابِ لَيَئِسْنَا، لَوْلَا الْهَوَاءُ مَا عَاشَ الْإِنْسَانُ، لَلْعِلْمُ أَنْفَعُ مِنَ الْمَالِ، مَاتَ الرَّشِيْدُ ثُمَّ الْمَامُوْنُ، صَلَّى الْإِمَامُ وَ الْمَامُوْمُ، حَكَمَ مِصْرَ إِسْمَاعِيْلُ فَتَوْفِيْقُ ، أَذْكُرُ اللّٰهَ مَا كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، لَدَارُ الْعُلُوْمِ أَكْبَرُ الْجَامِعَاتِ الْإِسْلَامِيَّةِ، نَقَلَ الْخَبَرَ عَلِيٌّ أَوْ فَرِيْدٌ، رَآنَا أَبُوْكَ فَحَيَّانَا .

سبق (۳۷)

مستثنیٰ کا بیان[1]

مستثنیٰ: وہ لفظ ہے جو کلماتِ استثناء[2]: إِلَّا اور اُس کے نظائر: غَيْرَ، سِوٰى، سَوَاءَ، حَاشَا، خَلَا، عَدَا، مَا خَلَا، مَا عَدَا، لَيْسَ اور لَا يَكُوْنُ کے بعد مذکور ہو، تاکہ معلوم ہو جائے کہ جس چیز کی نسبت مستثنیٰ کے ماقبل (یعنی مستثنیٰ منہ) کی طرف کی گئی ہے اُس کی نسبت مستثنیٰ کی طرف نہیں ہو رہی ہے۔ مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: (۱) مستثنیٰ متصل (۲) مستثنیٰ منقطع۔

مستثنیٰ متصل: وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل ہو، اور اُس کو "إِلَّا" یا اُس کے نظائر کے ذریعہ متعدد سے نکالا گیا ہو؛ جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)۔ پس زید جو کہ قوم میں داخل تھا، "إِلَّا" کے ذریعہ اُس کو آنے کے حکم سے خارج کر دیا گیا۔

---

[1] مستثنیٰ کی بحث "نحو میر" میں نہیں تھی، بعد میں کسی نے بڑھائی ہے۔

[2] کلماتِ استثناء گیارہ ہیں: جن میں سے "إِلَّا" حرف ہے، غَيْرَ، سِوٰى اور سَوَاء اسم ہیں، مَا خَلَا، مَا عَدَا، لَيْسَ اور لَا يَكُوْنُ فعل ہیں، اور حَاشَا، خَلَا اور عَدَا فعل بھی ہو سکتے ہیں اور حرفِ جر بھی۔

مستثنیٰ منقطع: وہ مستثنیٰ ہے جو "إلَّا" یا اُس کے نظائر کے بعد مذکور ہو، اور اُس کو متعدد سے نہ نکالا گیا ہو، اُس کے مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے؛ جیسے: **جَاءَ نِیُ الْقَوْمُ إلَّا حِمَارًا** (میرے پاس قوم آئی سوائے گدھے کے)؛ اس لئے کہ گدھا قوم میں داخل نہیں تھا۔

سبق (۷۴)

جان لیجئے کہ مستثنیٰ کے اعراب کی چار صورتیں ہیں: (۱) وجوبِ نصب (۲) دوصورتوں کا جواز: نصب استثناء کی بناء پر اور ماقبل سے بدل (۳) عامل کے اعتبار سے اعراب: اگر عامل رافع ہو تو رفع، عامل ناصب ہو تو نصب، عامل جار ہو تو جر (۴) جر۔

وجوبِ نصب: چار صورتوں میں ہوتا ہے:

(۱) مستثنیٰ "إلَّا" کے بعد کلام مُوجَب میں واقع ہو؛ جیسے: **جَاءَ نِی الْقَوْمُ إلَّا زَیْدًا .**

کلام موجب: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام انکاری جو نفی کو شامل ہو، نہ ہو۔

(۲) کلامِ غیر موجب میں مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ پر مقدم کر دیا جائے؛[1] جیسے: **مَا جَاءَ نِیُ إلَّا زَیْدًا أَحَدٌ** (میرے پاس کوئی نہیں آیا سوائے زید کے)۔

کلام غیر موجب: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی یا استفہام انکاری ہو؛ جیسے: **مَاضَرَبَ زَیْدٌ .**

(۳) مستثنیٰ منقطع ہو؛ جیسے: **جَاءَ نِیُ الْقَومُ إلَّا حِمَارًا .**

(۴) مستثنیٰ "خَلَا" کے بعد واقع ہو، اِس صورت میں اکثر علماء کے مذہب کے مطابق مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے۔ **مَا خَلَا، مَا عَدَا، لَیْسَ** اور **لَا یَکُوْنُ** کے بعد بھی مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے؛ جیسے: **جَاءَ نِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا وَ عَدَا زَیْدًا .**

دوصورتوں کا جواز: یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ مستثنیٰ "إلَّا" کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو، اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو؛ جیسے: **مَا جَاءَ نِی أَحَدٌ إلَّا زَیْدًا/ و إلَّا زَیْدٌ .**

عامل کے اعتبار سے اعراب: یہ اُس وقت ہوتا ہے جب کہ مستثنیٰ مفرغ ہو، مستثنیٰ مفرغ

---

[1] واضح رہے اگر مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ پر مقدم کر دیا جائے تو مستثنیٰ منصوب ہوگا، خواہ کلام موجب میں ہو یا کلام غیر موجب میں، یہ حکم کلام غیر موجب کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ دیکھئے: شرح ابن عقیل (ص ۸۸) اور ہدایۃ النحو وغیرہ۔

وہ مستثنیٰ ہے جو کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو؛ جیسے: مَا جَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدٌ، مَا رَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا، مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ [1]۔

جر: اگر مستثنیٰ لفظ "غیر"، "سِوٰی" یا "سَوَاء" کے بعد واقع ہو تو مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے، اور "حَاشَا" کے بعد بھی اکثر علماء کے مذہب کے مطابق مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے، اور بعض حضرات نے نصب کو بھی جائز قرار دیا ہے؛ جیسے: جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ، و سِوٰی زَیْدٍ، و سَوَاءَ زَیْدٍ، و حَاشَا زَیْدٍ (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، مستثنیٰ متصل اور مستثنیٰ منقطع کی شناخت کر کے مستثنیٰ کے اعراب کی صورت متعین کریں:

أَثْمَرَتِ الْأَشْجَارُ إِلَّا شَجَرَةً، مَا صَحِبْتُ إِلَّا الْأَخْيَارَ، لَمْ تَتَفَتَّحِ الْأَزْهَارُ إِلَّا الْبَنَفْسَجَ، حَضَرَ الضُّيُوْفُ إِلَّا سَيَّارَاتِهِمْ، أَضَاْئَتُ الْمَصَابِيْحَ إِلَّا غُرْفَةً، سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِيْنَ غَيْرَ سَعِيْدٍ، قَطَفْتُ الْأَزْهَارَ خَلَا الْوَرْدِ، طَارَ الْحَمَامُ إِلَّا وَاحِدَةً .

سبق (۷۵)

جان لیجئے کہ لفظِ "غیـــرَ" کا اعراب، مذکورہ تمام صورتوں میں مستثنیٰ بہ اِلَّا کے اعراب کی طرح ہوتا ہے؛ جیسا کہ آپ کہیں گے: جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ غَیْرَزَیْدٍ، و غَیْرَ حِمَارٍ، مَا جَاءَ نِیْ غَیْرَ زَیْدٍ الْقَوْمُ، مَاجَاءَ نِیْ أَحَدٌ غَیْرَ زَیْدٍ/ وغَیْرُ زَیْدٍ، مَا جَاءَ نِیْ غَیْرُ زَیْدٍ، مَارَأَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ، مَامَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ .[2]

جان لیجئے کہ لفظِ "غیرَ" صفت کے لئے وضع کیا گیا ہے، یہ بتانے کے لئے کہ "غیرَ" کا

---

[1] مستثنیٰ منہ کو حذف کر کے مستثنیٰ کو عوامل کے اعتبار سے اعراب دینا کلام غیر موجب کے ساتھ خاص نہیں؛ بلکہ یہ کلام موجب میں بھی جائز ہے؛ جیسے: قرأتُ إلّا یومَ کذا . (تفصیل کے لیے دیکھئے بندہ کی کتاب: درسِ کافیہ، ص:۲۰۰)

[2] یعنی اگر مستثنیٰ کلام موجب میں "غیـــر" کے بعد واقع ہو، یا مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو، یا مستثنیٰ منقطع ہو، تو "غیـــرَ" منصوب ہوگا۔ اور اگر مستثنیٰ "غیر" کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو، تو "غیرَ" میں دو صورتیں جائز ہیں: (۱) نصب (۲) ماقبل سے بدل۔ اور اگر مستثنیٰ مفرغ ہو تو "غیر" پر عامل کے اعتبار سے اعراب آئے گا۔

مابعد ماقبل سے الگ ہے، اور ''غیــرَ'' کبھی استثناء کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے؛ جیسا کہ ''إِلاَّ'' استثناء کے لئے وضع کیا گیا ہے، اور کبھی صفت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ''إِلاَّ'' صفت کے لئے اُس وقت ہوتا ہے جب کہ ''إِلاَّ'' کا استثناء کے لئے ہونا متعذر رہو، اور یہ اکثر اُس وقت ہوتا ہے جب کہ ''إِلاَّ'' سے پہلے ایسی جمع یا شبہ جمع ہو جو نکرہ ہو اور اُس کے افراد متعین نہ ہوں؛ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَا آلِهَةٌ إِلاَّ اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾ (اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے علاوہ اور معبود ہوتے تو دونوں میں فساد برپا ہو جاتا)، یہ غَيْرُ اللّٰهِ کے معنی میں ہے۔ اور اِسی طرح ''لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ'' (نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، ''غیر'' کا اعراب بیان کریں:

اِتَّقَدَتِ الْمَصَابِيْحُ غَيْرَ وَاحِدٍ ، مَا عَادَ الْمَرِيْضَ أَحَدٌ غَيْرَ الطَّبِيْبِ ، لَا يَنَالُ الْمَجْدَ غَيْرُ الْعَامِلِيْنَ ، لَمْ يَفْتَرِسِ الذِّئْبُ غَيْرَ شَاةٍ ، اِكْتَمَلَ الطُّلاَّبُ غَيْرَ الْكُتُبِ .

سبق (۷۶)

اسماء اعداد کا بیان[۱]

اسم عدد: وہ اسم ہے جو اشیاء کے افراد کی مقدار (تعداد) پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔

معدود: وہ اسم ہے جس کی تعداد بیان کی جائے؛ جیسے: ثَـلاثَةُ رِجَــالٍ (تین مرد) میں ثَلاثَةُ اسم عدد ہے اور رِجَالٌ معدود۔ معدود کو تمیز بھی کہتے ہیں۔

تمام اعداد کی اصل بارہ کلمے ہیں: وَاحِدٌ (ایک)، إِثْنَانِ (دو)، ثَلاثَةٌ (تین)، أَرْبَعَةٌ (چار)، خَمْسَةٌ (پانچ)، سِتَّةٌ (چھ)، سَبْعَةٌ (سات)، ثَمَانِيَةٌ (آٹھ)، تِسْعَةٌ (نو)، عَشْرَةٌ (دس)، مِائَةٌ (ایک سو)، أَلْفٌ (ایک ہزار)۔

[۱] اسمائے اعداد کی بحث بھی ''نحو میر'' میں نہیں تھی؛ ضروری اور مفید ہونے کی وجہ سے یہاں بڑھادی گئی ہے۔

(۱) ایک اور دو کا استعمال قیاس یعنی قاعدہ کے مطابق ہوتا ہے، یعنی معدود مذکر کے لئے اسم عدد مذکر، اور معدود مؤنث کے لئے اسم عدد مؤنث لایا جائے گا؛ جیسے: رَجُلٌ وَاحِدٌ (ایک مرد)، اِمْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ (ایک عورت)، رَجُلَانِ اِثْنَانِ (دو مرد)، اِمْرَأَتَانِ اِثْنَتَانِ (دو عورتیں)۔[۱]

(۲) تین سے دس تک کا استعمال خلاف قیاس ہوتا ہے، یعنی معدود مذکر کے لئے اسم عدد مؤنث، اور معدود مؤنث کے لئے اسم عدد مذکر لایا جائے گا؛ جیسے: ثَلَاثَةُ رِجَالٍ سے عَشَرَةُ رِجَالٍ تک اور ثَلَاثُ نِسْوَةٍ سے عَشْرُ نِسْوَةٍ تک۔

(۳) دس کے بعد اسم عدد مرکب ہوجائے گا، گیارہ اور بارہ کا استعمال قیاس کے مطابق ہوگا، یعنی معدود مذکر کے لئے دونوں جز مذکر، اور معدود مؤنث کے لئے دونوں جز مؤنث لائے جائیں گے؛ جیسے: أَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً، اِثْنَاعَشَرَ رَجُلاً، اِحْدٰی عَشْرَةَ اِمْرَأَةً، اِثْنَتَا عَشْرَةَ اِمْرَأَةً.

سبق (۷۷)

(۴) تیرہ سے انیس تک کے استعمال میں، پہلا جز خلاف قیاس ہوتا ہے، یعنی معدود مذکر کے لئے پہلا جز مؤنث اور معدود مونث کے لئے پہلا جز مذکر لایا جائے گا۔ اور دوسرا جز قیاس کے مطابق ہوتا ہے، یعنی معدود مذکر کے لئے دوسرا جز مذکر، اور معدود مؤنث کے لئے دوسرا جز مؤنث لایا جائے گا؛ جیسے: ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلاً سے تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا تک، اور ثَلَاثَ عَشْرَةَ اِمْرَأَةً سے تِسْعَ عَشْرَةَ إِمْرَأَةً تک۔

(۵) بیس سے نوے تک کی تمام دہائیوں کے بعد والے دو عدد: یعنی ۲۱، ۲۲؛ ۳۱، ۳۲؛ ۴۱، ۴۲؛ ۵۱، ۵۲؛ ۶۱، ۶۲؛ ۷۱، ۷۲؛ ۸۱، ۸۲؛ ۹۱، ۹۲ کا استعمال قیاس کے مطابق ہوگا، یعنی معدود مذکر کے لئے، پہلا جز مذکر، اور معدود مؤنث کے لئے پہلا جز مؤنث لایا جائے گا، اور دوسرا جز دونوں کے لئے یکساں رہے گا؛ جیسے: أَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا، إِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ إِمْرَأَةً ......

(۷) ۲۳ سے ۲۹، ۳۳ سے ۳۹، ۴۳ سے ۴۹، ۵۳ سے ۵۹، ۶۳ سے ۶۹، ۷۳ سے ۷۹، ۸۳ سے ۸۹، اور ۹۳ سے ۹۹، تک کا استعمال خلاف قِیاس ہوتا ہے، یعنی معدود مذکر کے لئے پہلا

---

[۱] معدود یعنی تمیز اگر جمع ہو تو اس کے مذکر یا مؤنث ہونے میں اُس کے واحد کا اعتبار ہوتا ہے، اگر واحد مذکو ہو تو تمیز مذکر شمار ہوگی، اور اگر واحد مؤنث ہو تو تمیز مؤنث شمار ہوگی۔ (النحو الوافی ۴/۴۵۵)

جز مؤنث اور معدود مؤنث کے لئے پہلا جز مذکر لایا جائے گا؛ جیسے: ثَلاثَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلاً، ثَلاثٌ وَّ عِشْرُوْنَ إمْرَأَةً ......

قاعدہ: تین سے دس تک کی تمیز جمع مجرور ہوتی ہے؛ جیسے: ثَلاثَةُ رِجَالٍ . اور گیارہ سے ننانوے تک کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے؛ جیسے: أَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً سے تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ رَجُلًا تک۔ اور لفظِ مِائَةٌ، أَلْفٌ اور اِن کے تثنیہ وجمع کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے؛ جیسے: مِائَةُ رَجُلٍ، أَلْفُ رَجُلٍ، مِائَتَارَجُلٍ، أَلْفَا رَجُلٍ......[1]

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرنے کے بعد، اسم عدد اور معدود کی شناخت کر کے اسم عدد کے طریقۂ استعمال کی وضاحت کریں، نیز تمیز کی حالت بیان کریں:

غَرَسْتُ ثَلاثَ شَجَرَاتٍ ، رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ فَارِسًا ، اِشْتَرَيْتُ خَمْسَةً وثَلاثِيْنَ قَلَمًا ، فِي الْبُسْتَانِ تِسْعٌ وتِسْعُوْنَ نَخْلَةً ، فِي الْمَسْجِدِ عَشْرَةُ أَعْمِدَةٍ ، فِي الشَّهْرِ ثَلاثُوْنَ يَوْمًا ، فِي الشَّجَرَةِ إحْدٰى وأَرْبَعُوْنَ بُرْتُقَالَةً ، فِي الشَّجَرَةِ سَبْعَةَ عَشَرَ غُصْنًا، فِي الْقِنْطَارِ مِائَةُ رِطْلٍ ، رَكِبَ السَّفِيْنَةَ مِائَتَا مُسَافِرٍ ، فِي الْحَدِيْقَةِ أَلْفُ شَجَرَةٍ، فِي سَاحَةِ الْقِتَالِ ثَلاثَةُ آلافِ جُنْدِيٍّ ، مِسَاحَةُ الدَّارِ أَلْفَا ذِرَاعٍ .

خدا کے فضل وکرم سے "نحو میر" کا ترجمہ، ضروری اور مفید اضافوں کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔ اللہ تعالی اصل کتاب کی طرح اسے بھی علمی حلقوں میں قبولیتِ عامہ عطا فرمائے ، اور مؤلف کے لئے دنیوی واخروی سعادت کا ذریعہ بنائے (آمین)

محمد جاوید قاسمی سہارن پوری

۲۳/ جمادی الثانیہ ۱۴۳۴ھ بروز پیر

[1] اگر معدود یعنی تمیز کلام میں مذکور نہ ہو، البتہ اس کے معنی ملحوظ ہوں؛ یا تمیز کلام میں مذکور تو ہو؛ مگر اسم عدد پر مقدم ہو تو ایسی صورت میں اسم عدد کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے، خواہ تمیز مذکر ہو یا مؤنث؛ جیسے: صافَحْتُ أَرْبَعَةً...... یا أَرْبَعًا، كَتَبْتُ صُحُفًا ثَلاثَةً، یا صُحُفًا ثَلاثًا دونوں طرح کہہ سکتے ہیں۔ (النحو الوافی ۴/۴۵۴)

ترکیبِ نحوی کے کچھ ضروری اصول وقواعد

۱- ترکیب وہی صحیح اور معتبر ہوتی ہے جو نحوی قواعد کے مطابق ہو؛ ترکیب کراتے وقت اس کا خاص خیال رکھا جائے۔

۲- عبارت میں اگر کہیں کوئی شبہ فعل (مثلاً اسم فاعل وغیرہ) ہو اور وہ وہاں عمل کر رہا ہو، تو ترکیب میں اُس کو عامل بنانا ضروری ہے، بلا عامل بنائے اُس کو صفت وغیرہ بنانا درست نہیں۔

۳- ترکیب کرتے وقت الف لام کو متعین کرنا چاہئے کہ وہ حرف تعریف ہے یا اسم موصول یا زائد، نیز ضمائر غائبہ کا مرجع متعین کرنے کا بھی خاص اہتمام ہونا چاہئے۔

قاعدہ (۱): حروفِ جارہ غیر زائدہ اور اسمائے ظروف کے لیے ہمیشہ کسی متعلَّق کا ہونا ضروری ہے، اور وہ متعلَّق مندرجہ ذیل چیزوں میں سے کوئی ایک ہوتا ہے:

(۱) فعل مطلقاً، خواہ معروف ہو یا مجہول، لازم ہو یا متعدی، فعل ناقص ہو یا فعل تام، البتہ "لَیْسَ"، فعل ناقص کے بارے میں نحویوں کا اختلاف ہے، بعض کے نزدیک اُسے جار مجرور کا متعلَّق بنایا جاسکتا ہے اور بعض کے نزدیک نہیں؛ جیسے: **حضر الطالبُ في الفصلِ**. (۲) اسم فعل؛ جیسے: **نَزالِ في الباخرةِ**. (۳) مصدر؛ خواہ مصدرِ اصلی ہو، یا مصدرِ صناعی، یا مصدرِ میمی، یا ایسا مصدر جو کسی کام کی ہیئت یا ایک مرتبہ ہونے پر دلالت کرے؛ جیسے: **السكوتُ عن السفيهِ جوابٌ، الوحشيّةُ للجنود الأمريكيين غير خافية على المجتمع العالمي**.[۱]

(۴) اسم مصدر[۲] بشرطیکہ کسی کا علم نہ ہو؛ جیسے: **العونُ للمحتاجِ عمل مرضيٌّ**. (۵) اسم فاعل؛ جیسے: **أنا محبٌّ لأستاذي**. (۶) اسم مفعول؛ جیسے: **المسلمُ مأمورٌ بأداء الصلاةِ على الميعادِ**. (۷) صفت مشبہ؛ جیسے: **زيدٌ فرحٌ بالأستاذِ**. (۸) اسم تفضیل؛ جیسے: **خالدٌ أجملُ من زيد**. (۹) اسم مبالغہ؛ جیسے: **زيدٌ جوّالٌ في السوقِ**. (۱۰) اسم ظرف، خواہ ظرفِ زمان ہو؛ جیسے: **انقضىٰ مسعاك لتأييد الحقِّ**. یا ظرفِ مکان؛ جیسے: **عرفنا مدخلَك إلىٰ أعوانك**. (۱۱) اسم آلہ؛ جیسے: **السواكُ مِطهَرةٌ للفمِ**. (۱۲) وہ نسبت جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہوتی ہے؛ جیسے "عسىٰ" کے متعلق صاحبِ شرح مائۃ عامل کا قول ہے: **و هو فعل لدخول تاء التأنيث الساكنة فيه**. (۱۳) وہ اسم جامد جو کسی مشتق کی تاویل میں ہو؛ جیسے: **أنتَ عمرُ في القضاءِ**، یہاں عمر اسم جامد **عادلٌ** مشتق کی تاویل میں ہے۔ (النحو الوافی ۲/ ۳۷۷-۳۷۸، حاشیہ شرح مائۃ عامل، ص ۱۵، ط: اتحاد)

قاعدہ (۲): جس حرفِ جر اور اسم ظرف کا متعلَّق عبارت میں مذکور نہ ہو؛ بلکہ پوشیدہ ہو، اُس کو متعلِّق یا ظرفِ مستقر کہتے ہیں؛ اور جس کا متعلَّق عبارت میں مذکور ہو اُس کو متعلِّق یا ظرفِ لغو سے تعبیر کرتے ہیں۔

قاعدہ (۳): اگر عبارت میں کوئی ایسا عامل نہ ہو جس کو حرفِ جر اور اسم ظرف کا متعلَّق بنایا جاسکے، تو وہاں دیکھیں

---

[۱] مصدرِ اصلی: وہ مصدر ہے جو اپنی اصل اور وضع کے اعتبار سے مصدر ہو؛ جیسے: السُّكُوتُ. مصدرِ صناعی: وہ مصدر ہے جو اپنی اصلِ وضع کے اعتبار سے مصدر نہ ہو؛ بلکہ اُس کے آخر میں "یائے مشدد" اور "تاء" لگا کر اُسے مصدر بنایا گیا ہو؛ جیسے: الوَحْشِيَّةُ. اس کو مصدرِ جعلی بھی کہتے ہیں۔ مصدرِ میمی: وہ مصدر ہے جس کے شروع میں میم زائدہ ہو؛ جیسے: مَسْعًى.

[۲] اسم مصدر کی تعریف کے لیے دیکھئے: پنج گنج اردو (ص ۹۳)، درس علم الصیغہ (ص: ۱۶۵)

گے: اگر سیاق وسباق سے کوئی خاص فعل یا شبہ فعل سمجھ میں آرہا ہو تو اُسے محذوف مانیں گے، ورنہ افعالِ عامہ میں سے کسی فعل یا اُن سے مشتق شبہ فعل کو محذوف مان کر حرفِ جر اور اسم ظرف کو اُس کا متعلق یا ظرف بنائیں گے۔ افعالِ عامہ پانچ ہیں: حَصَلَ/حَاصِلٌ، ثَبَتَ/ ثَابِتٌ، کَانَ/ کَائِنٌ، وُجِدَ/ مَوْجُوْدٌ، اِسْتَقَرَّ/ مُسْتَقِرٌّ . البتہ الف لام بمعنی الّذی کے علاوہ دیگر اسمائے موصولہ کے صلہ اور قسم میں فعل کو محذوف ماننا ضروری ہے، شبہ فعل کو محذوف نہیں مان سکتے۔ (النحو الوافی ۲/۳۸۰)

قاعدہ (۴): حروفِ جارہ اصلیہ اور اسمائے ظروف اگر معرفۂ محضہ کے بعد واقع ہوں، تو ترکیب میں معرفہ کو ذو الحال اور جار مجرور اور اسمائے ظروف کو کسی محذوف کا متعلق بنا کر حال کہیں گے۔

اور اگر نکرۂ محضہ کے بعد واقع ہوں، تو وہ نکرہ موصوف ہوگا اور جار مجرور اور اسمائے ظروف کسی محذوف کے متعلق ہونے کے بعد اُس کی صفت ہوں گے۔ اور اگر کسی ایسے اسم کے بعد واقع ہوں جس میں معرفہ اور نکرہ دونوں کا احتمال ہو، تو وہاں اُن کو کسی محذوف کا متعلق بنا کر ماقبل کی صفت بھی بنا سکتے ہیں اور ماقبل سے حال بھی مان سکتے ہیں۔ اور بعض محققین کی رائے کے مطابق معرفۂ محضہ کے بعد واقع ہونے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے۔ (النحو الوافی ۲/۳۸۶)

فائدہ: حروفِ جر میں سے "رُبَّ" حرفِ جر مشابہ بالزائد ہے۔ "مِنْ"، "باء"، "لام" اور "کاف" کبھی حروفِ اصلیہ ہوتے ہیں کبھی حروفِ زائد۔ ان کے علاوہ باقی سب حروفِ اصلیہ ہیں۔ (النحو الوافی ۲/۳۷۰، ۳۷۲، و ۳۸۶)

قاعدہ (۵): حروفِ جر جب "ما استفہامیہ" پر داخل ہوں، تو "ما" کے الف کو حذف کرنا واجب ہے؛ جیسے: ﴿عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ﴾۔ اور اگر وہاں وقف کرنا ہو، تو الف کو حذف کرنے کے بعد "ہائے سکتہ" لانا بھی ضروری ہے؛ جیسے: عَمَّهْ، لِمَهْ . (النحو الوافی ۲/۳۷۲)

قاعدہ (۶): "مَا ذَا" میں ترکیب کے اعتبار سے دو صورتیں جائز ہیں:

۱- "مَا" استفہامیہ مبتدا ہو، اور "ذَا"، بمعنی الّذی اسم موصول، اور اس کا مابعد صلہ، پھر اسم موصول صلہ سے مل کر خبر واقع ہو۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ "مَا" استفہامیہ کو خبر مقدم بنایا جائے اور مابعد کو مبتدا مؤخر۔

۲- "مَا ذَا": أيُّ شيءٍ کے معنی میں ہو، یا تو "مَا" أيُّ شيءٍ کے معنی میں ہو اور "ذَا" زائد، یا "مَا ذَا" پورا أيُّ شيءٍ کے معنی میں ہو، اس صورت میں یہ مابعد کا معمول ہوگا، بشرطے کہ مابعد میں اُس کی طرف لوٹنے والی ضمیر نہ ہو۔

قاعدہ (۷): جب "إذا" ظرفیہ کا استعمال شرط کے لئے ہوتا ہے، تو اس کے بعد جملہ فعلیہ آتا ہے، جملہ اسمیہ نہیں آتا، اور یہ ترکیب میں اپنے مابعد جملہ کی طرف مضاف ہو کر جزاء میں مذکور فعل یا شبہ فعل کا مفعول فیہ واقع ہوتا ہے، خواہ جزاء پر فاء داخل ہو یا نہ ہو۔ صرف یہی ایک ایسی صورت ہے کہ جہاں "فاء جزائیہ" کا مابعد ماقبل میں عمل کرتا ہے۔ (النحو الوافی ۲/۲۴۳)

قاعدہ (۸): اگر کہیں "فاءِ فصیحہ" ہو، تو اُس سے پہلے **إذا کان الأمرُ کذلک** یا کلام کے مناسب کوئی شرط محذوف ہوتی ہے۔ فاءِ فصیحہ: وہ فاء ہے جو شرطِ محذوف پر دلالت کرے۔

قاعدہ (۹): "واؤِ صرف" کا مابعد "أنْ مقدرہ" کی وجہ سے مصدر کی تاویل میں ہوتا ہے، اور اُس مصدرِ تاویلی کا مصدر ہی پر عطف ہوتا ہے، اگر ماقبل میں کوئی مصدر صریح ہو تو اُس پر عطف ہوگا، اور اگر مصدر صریح نہ ہو تو ماقبل کلام سے کوئی مصدر نکال کر اُس پر عطف کریں گے، اور اگر ماقبل میں نہ مصدر صریح ہو اور نہ کوئی ایسی چیز کہ جس سے مصدر نکالا

جا سکے؛ مثلاً واوٗ کا ماقبل کوئی ایسا جملہ اسمیہ ہو کہ جس کی خبر جامد ہو، تو وہاں اُس جملہ اسمیہ کے مضمون اور لازمِ معنی سے کوئی مصدر بنا کر اُس پر عطف کریں گے۔ (النحو الوافی ۴/ ۲۱۵)

مثلاً: لَا تَأْكُلِ السَّمَكَ وَ تَشْرَبَ اللَّبَن کی تقدیری عبارت ہوگی: لا يكُنْ منك أكلُ السمكِ و شُربُ اللبنِ ، لایکن فعل ناقص (فعل نہی)، منک جار مجرور ثابتًا کا متعلق ہوکر خبر مقدم، أكل السمك مرکب اضافی معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، شرب اللبن مرکب اضافی معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر اسم مؤخر، لایکن فعل ناقص اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قاعدہ (۱۰): "أَمَّا" حرفِ شرط کے بعد آنے والا جملہ جزاء ہوتا ہے اور اُس سے پہلے وجوبی طور پر "مَهْمَا يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ" یا اُس کے مانند کوئی شرط محذوف ہوتی ہے، چناں چہ ﴿أَمَّا الذينَ سُعِدُوا ففي الجنةِ﴾ کی اصل ہے: مَهْمَا يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ فالذينَ سعدوا في الجنةِ، مهما اسم شرط مفعول فیہ مقدم، يَكُنْ فعل تام بمعنی يثبتُ فعل، مِنْ حرف جر زائد، شيءٍ لفظاً مجرور محلاً مرفوع فاعل، يكن فعل تام اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، فاء جزائیہ، الذين اسم موصول، سعدوا فعل مجہول با نائب فاعل جملہ فعلیہ خبریہ صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر مبتدا، في الجنة جار مجرور ثابتٌ اسم فاعل محذوف کا متعلق ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قاعدہ (۱۱): کلماتِ استثناء میں سے "ليسَ" اور "لايكونُ" میں "هُوَ" ضمیر مستتر اِن کا اسم، اور اِن کے بعد آنے والا مستثنیٰ اِن کی خبر ہوگا، پھر یہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر یہ جملہ یا تو ماقبل سے حال ہوگا، یا جملہ مستانفہ ہوگا۔

اور "ما خلا" اور "ما عدا" میں "ما" مصدریہ ہے، "خلا" اور "عدا" فعل ہیں، اِن میں مستتر "هو" ضمیر ان کا فاعل اور ان کے بعد آنے والا مستثنیٰ ان کا مفعول بہ ہوگا، پھر یہ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہونے کے بعد، یا تو مجاوزًا اسم فاعل کے معنی میں ہوکر ماقبل (مستثنیٰ منہ) سے حال ہوں گے، یا ان سے پہلے "وقت" مضاف محذوف مان کر اِن کو ماقبل فعل یا شبہ فعل کا مفعول فیہ بنائیں گے۔

اور "خلا"، "عدا" اور "حاشا" کو اگر حرف جر مانیں تو یہ اپنے مابعد (مستثنیٰ) مجرور سے مل کر ماقبل فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہوں گے۔ اور اگر اِن کو فعل مانیں، تو اِن میں مستتر "هو" ضمیر اِن کا فاعل اور اِن کے بعد آنے والا مستثنیٰ اِن کا مفعول بہ ہوگا، پھر یہ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر، یہ جملہ یا تو ماقبل مستثنیٰ منہ سے حال ہوگا، یا جملہ مستانفہ ہوگا۔

ان افعال میں جو "هو" ضمیر مستتر ہے، اُس کا مرجع وہ لفظ "بعض" ہوگا جو ماقبل کے مضمون سے سمجھ میں آتا ہے؛ مثلاً: زرعتُ الحقلَ ليسَ حقلًا میں، "ليس" میں جو "هو" ضمیر مستتر اُس کا اسم ہے، اُس کا مرجع بعض الحقول ہے، اور یہ زرعتُ الحقلَ ليس بعضُ الحقولِ حقلًا کے معنی میں ہے۔

قاعدہ (۱۲): "إِلَّا" بمعنی "غير" مضاف ہوگا اور اُس کا مابعد مضاف الیہ، پھر یہ مرکب اضافی ماقبل کی صفت ہوگا، اور یہاں مضاف الیہ کو مجرور پڑھنا بھی جائز ہے (اور یہی اولی اور بہتر ہے) اور اس کو مضاف والا اعراب دے کر مرفوع منصوب یا مجرور پڑھنا بھی درست ہے۔ (دیکھئے: النحو الوافی ۲/ ۳۰۳)

☆......☆......☆